بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہے انہی کے دم قدم سے باغ عالم میں بہار
وہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وہ نہ ہوں عالم نہیں (اعلیٰ حضرت)



مقصود تخلیق کائنات

یعنی

سید الکائنات

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مؤلف علامہ ابو الطاہر قادری رضوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

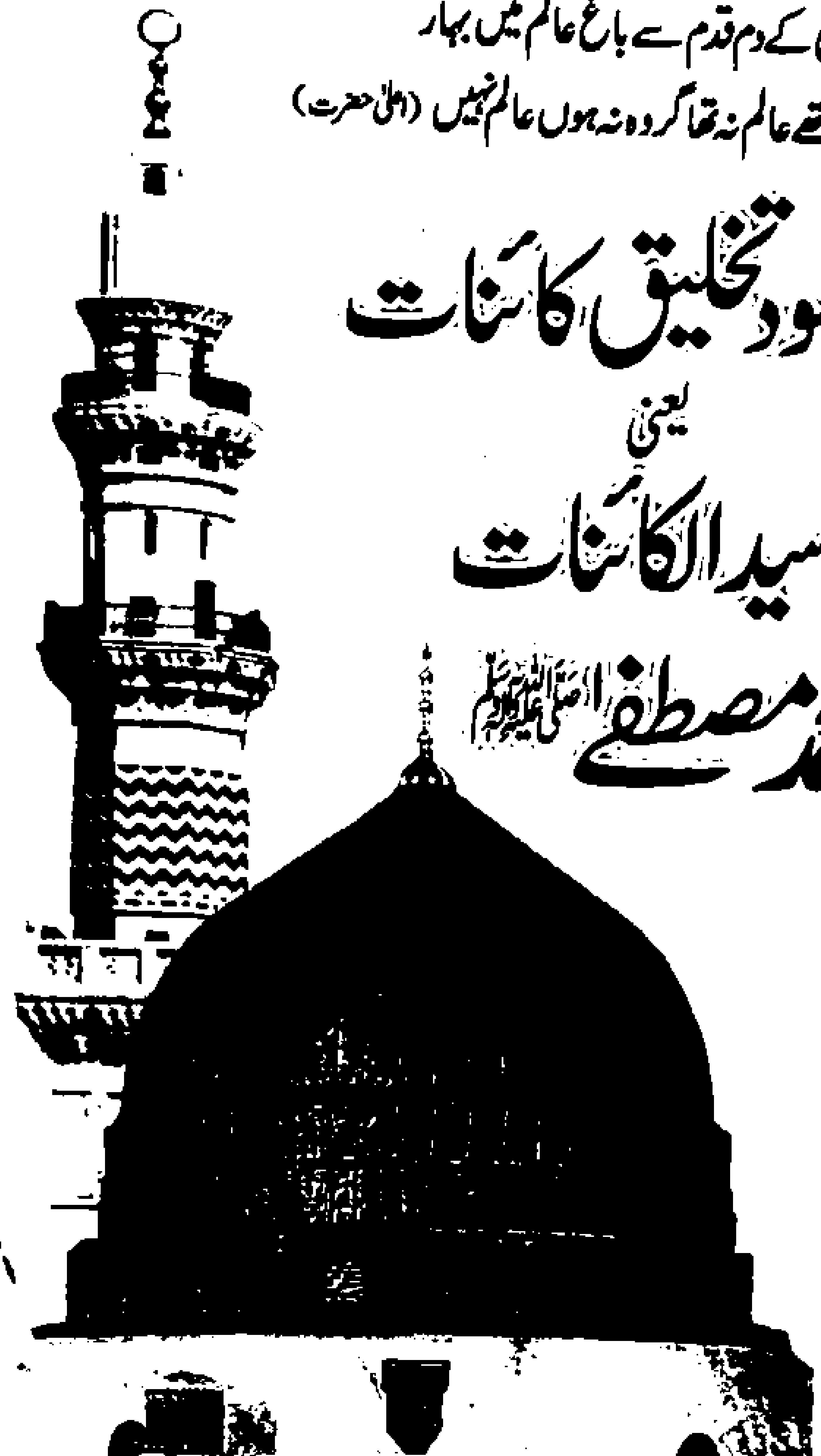
ہے انہی کے دم قدم سے باغ عالم میں بہار
وہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وہ نہ ہوں عالم نہیں (اعلیٰ حضرت)

مقصود تخلیق کائنات

یعنی

سید الکائنات

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم



مؤلف علامہ ابوالطاہر قادری رضوی

شانِ مصطفیٰ کریم ﷺ

یا صاحبَ الجمال و یا سیّدَ البشر

مِن وجہکَ المنیرِ لقد نوّرَ القمر

لا یُمکنُ الثّناءُ کما کانَ حقّہٗ

"بعد از خدا بزرگ توئی قصّہ مختصر"

۱۳۶۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب ہذا مقصود تحقیق کا نات کی تالیف میں مندرجہ ذیل کتب سے استفادہ کیا گیا

نمبر	نام کتاب	مصنف
1	قصیدۃ النعمان	سیدنا امام اعظم
2	دلائل الخیرات	سیدنا محمد بن سلیمان
3	مطالع المسرات	امام محمد مہدی
4	آب کوثر	شیخ محمد امین
5	الشفا شریف	قاضی عیاض مالکی
6	نسیم الریاض شرح شفاء	شہاب الدین خفاجی
7	بیان میلاد النبوی	محدث ابن جوزی
8	الخصائص الکبریٰ	امام جلال الدین سیوطی
9	مکتوبات شریف	امام ربانی مجدد الف ثانی
10	مدارج النبوۃ	شیخ محقق عبدالحق دہلوی
11	شفاء السقام	امام تقی الدین سبکی مالکی
12	شرح شفا	ملا علی قاری
13	معارج النبوۃ	علامہ معین الدین کاشفی
14	فتاویٰ رضویہ شریف	اعلیٰحضرت مجدد اعظم
15	حجۃ اللہ علی العالمین	یوسف بن اسماعیل نبہانی
16	شجرۃ الکون	شیخ اکبر ابن عربی
17	انجیل برنباس	سیدنا عیسیٰ کا صحابی
18	اخبار الاخیار	شیخ عبدالحق دہلوی
19	الموضوعات الکبیر	ملا علی قاری
20	حدائق بخشش	اعلیٰحضرت مجدد اعظم
21	الکوکبۃ الشہابیۃ فی کفریات ابی الوہابیہ	اعلیٰحضرت مجدد اعظم
22	اطیب البیان فی رد تقویۃ الایمان	مفسر قرآن نعیم الدین مراد آبادی
23	مجموعہ مبارکہ سلطانیہ	حضرت سلطان باہو
		رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم

نمبر	نام کتاب	مصنف
	کتب دیوبندیہ وہابیہ	
24	کلیات امدادیہ	حاجی امداد اللہ مہاجر مکی
25	الدر المنظم	عبدالحق الہ آبادی
26	قصائد قاسمی	محمد قاسم نانوتوی
27	عطر الوردہ شرح بردہ	ذوالفقار علی دیوبندی
28	نشر الطیب	اشرف علی تھانوی
29	فضائل اعمال	ذکریا سہارنپوری
30	براہین قاطعہ	خلیل احمد انبیٹھوی
	کتب وہابیہ نجدیہ بزعم خود اہلحدیث	
31	الشمامۃ العنبریہ	نواب بھوپالی
32	تکریم المومنین	نواب بھوپالی
33	سیرت مصطفےٰ	ابراہیم سیالکوٹی
34	تاریخ اہلحدیث	ابراہیم سیالکوٹی
35	مخزن احمدی	المعروف علی
36	ہدیۃ المہدی	وحید الزمان
37	تفسیر وحیدی	وحید الزمان
38	اکرام محمدی	عبدالستار
39	حیات طیبہ	مرزا حیرت دہلوی
40	ابقاء المنن بالقاء المحن خود نوشت سوانح حیات	نواب بھوپالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب ہذا میں چند مقامات پر اغلاط چھپ گئی ہیں جن کی تصحیح حاضر خدمت ہے

نمبر صفحہ	اغلاط	تصحیح
7	آخری سطر۔ باندھایا	باندھا
9	سطر نمبر ۱۵۔ اندراراج	اندراج
11	پہلا سطر۔ المعلنذ ز	المعلنذ
15	سطر نمبر ۳۔ والشرق	وَاَشْرَقَ
19	سطر نمبر ۱۴۔ واوورہ	وَاَوْرَدَهٗ
21	سطر نمبر ۳۔ علامہ بکری	علامہ البکری
24	سطر نمبر ۷۔ جلد اول نمبر ۲۵۹	جلد اول صفحہ نمبر ۲۵۹
25	سطر نمبر ۷۔ جلد اول نمبر ۱۱۵	جلد اول صفحہ نمبر ۱۱۵
37	سطر نمبر ۱۵۔ شرح مشارق	اپنی شرح مشارق
38	سطر نمبر ۱۳۔ علمہ نمائیہ	علمہ عائیہ
38	سطر نمبر ۳۔ ولوصف حی	ولو ضعف صنی
46	سطر نمبر ۱۲۔ اے محمد ﷺ	اگر محمد ﷺ
55	سطر نمبر ۹۔ جلد نمبر ۳	جلد نمبر ۳۰
57	سطر نمبر ۱۔ جلد نمبر ۳	جلد نمبر ۳۰

نمبر صفحہ	اغلاط	تصحیح
58	سطر نمبر ۲۔ جلد نمبر ۳	جلد نمبر ۳۰
64	سطر نمبر ۱۲۔ شمس المصارف	شمس المعارف
69	سطر نمبر ۳۔ ہر نور رازکی	ہر نور رازوی
69	سطر نمبر ۱۱۔ تابمحمد کند	تا بمحمد کند
74	سطر نمبر ۹۔ علمہ زکی	علمہ عالی
75	سطر نمبر ۱۱۔ موجب نمیاء	موجب انمیاء
84	سطر نمبر ۱۳۔ حاشیہ الشمامۃ العنبریہ	یہ اصل عبارت ہے حاشیہ نہیں
84	سطر نمبر ۱۶۔ جواب علی کہا	جواب میں علی کہا
85	سطر نمبر ۷۔ نبی تیم	بنی تمیم
94	سطر نمبر ۷۔ وہابیہ نجدیہ کا	وہابیہ نجدیہ کے
96	سطر نمبر ۹۔ مورث اعظم ہما اعظم	مورث اعظم حیات مورث اعظم
99	سطر نمبر ۹۔ کرامات علامہ میانوالی	علاقہ میانوالی
100	سطر نمبر ۲۔ زاد طلبہ دین سے	زاد طلبہ علم دین سے
100	سطر نمبر ۶۔ میرا خاتم	میرا خاتمہ

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

حضور سیدنا استاذ العلماء والفضلاء

منبع فیوض وبرکات نائب اعلیٰ حضرت

ابوالفضل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

محمد سردار احمد

محدث اعظم پاکستان

کے دربار گوہر بار میں پیش کرنے کی

جسارت کررہا ہوں۔

گر قبول افتدزہے عزوشرف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب	مقصودِ تخلیق کائنات
مؤلف	علامہ ابوالطاہر قادری رضوی
اشاعت اول	1 ہزار - جولائی ۲۰۰۹ء
پرنٹر	سیرینا پرنٹرز (فیصل آباد)
کمپوزنگ	ڈوگر دفتر کتابت اینڈ کمپیوٹرز
ہدیہ	45 روپے

ملنے کا پتہ

درگاہِ معلیٰ محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فیصل آباد

سنی رضوی کتب خانہ۔ اڈا پنواں ضلع ننکانہ

قادری رضوی کتب خانہ۔ گنج بخش روڈ لاہور

کتب خانہ نوریہ رضویہ۔ گنج بخش روڈ لاہور

ہر اسلامی کتب خانہ سے حاصل کر سکتے ہیں

عرض مؤلف

چودھویں صدی کے مجدد برحق اعلیٰ حضرت عظیم البرکت

امام اہل سنت امام احمد رضا خاں قادری برکاتی قدس سرہٗ نے عرصہ قلیل میں بد مذاہب کا قلع قمع فرمایا اور مذہب حقہ اہل سنت کی تائید میں کتابوں کا عظیم ذخیرہ عطا فرمایا۔ جس کی نظیر زمانہ حال میں غیر ممکن ہے۔ آپ کے چشمہ فیض سے حضور سیدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صورت میں اہل سنت کو عطا ہوا۔ یہی وہ ہستی ہے جنہوں نے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر رکھی تھی محنت شاقہ سے ہزاروں علماء، مفسر، مفتی، مناظر، واعظ ملت اسلامیہ کو عطا فرمائے اُن کے فیض وکرم سے ورنہ من آنم کے من دانم کے مطابق یہ مختصر سا رسالہ قارئین کرام کے پیش نظر ہے۔ اُمید واثق ہے۔ اگر اس میں کسی مقام پر غلطی محسوس ہو تو بندہ کو مطلع فرمائیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں ازالہ ہو سکے۔

وجہ تالیف

عزیزم حاجی محمد ارشاد نقشبندی بہار مدینہ ٹریڈرز شاہکوٹ

جو کہ شیخ طریقت سید بہار علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ برادر حقیقی شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ شہسوار علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مستند بریلی شریف تلمیذ حضور سیدنا محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہما ان کا مزار شریف گوجرہ شریف میں مرجع خواص وعوام ہے کے مرید خاص ہیں۔ حاجی صاحب مذکور کے بار بار اصرار پر کہ کئی لوگ حدیث شریف لولاک لما خلقت الافلاک پر اعتراض کرتے ہیں کہ یہ حدیث شریف کسی معتبر کتاب میں نہیں بدیں وجہ فقیر حقیر پر تقصیر متعدد حوالہ جات کتب احادیث واکابرین معترضین کے حوالہ جات سپرد قلم کر رہا ہے۔ اور حاجی صاحب کے مالی تعاون سے یہ کتابچہ شائع ہوا۔ برائے ایصال ثواب محترمہ مرحومہ مغفورہ صدیقہ بی بی والدہ ماجدہ حاجی محمد ارشاد نقشبندی بہار مدینہ ٹریڈرز شاہکوٹ ضلع ننکانہ (نمبرا) احباب اہل سنت کی نظر میں بندہ کہاں تک اپنے مقصد میں کامیاب ہوا اور معترضین کیلئے

؎ شائد کہ اُتر جائے تمہارے دل میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علیٰ رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین سیّد المرسلین اکرام الاولین والآخرین سیّدنا وملجانا وغوثنا محمد رسول رب العالمین وعلیٰ الہ الطیبین واصحابہ المکرمین وعلیٰ علماء امتہ اراسخین وعلینا معھم اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

فصل اول

حوالہ (1) دربیان حدیث قدسی جل جلالہ لولاک لما خلقت الافلاک

حضور سیدنا امام الائمہ سراج الائمہ امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ کا قصیدہ شریف مسمّٰی ابہ قصیدہ النعمان رضی اللہ عنہ جوکہ آپ نے نبی کریم رؤف رحیم ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں عرض کیا تبرکاً اسی سے ابتداء کرتا ہوں۔ جس میں

(حاشیہ)(۱) دیوبندی تو بظاہر سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کی نسبت سے حنفی کہلواتے ہیں اور آپ کی رفعت شان کے قائل ہیں شائد یہ قصیدہ شریف ان کیلئے بھی مشعل راہ ثابت ہو۔ غیر مقلد وہابی (بزعم خود اہلحدیث) تو آپ کی شان میں بیحد گستاخ و بے ادب ہیں لیکن ان کو بھی اپنے امام الطائفہ میر محمد ابراہیم سیالکوٹی سے نصیحت حاصل کرنا ہوگی۔ تاریخ اہل حدیث میں امام اعظم رضی اللہ عنہ، کے لقب کے ترجمہ میں لکھا ہے۔ امام اعظم رضی اللہ عنہ، کا لقب امام ذہبی رحمۃ اللہ نے اپنی کتاب تذکرہ الحفاظ میں ذکر کیا ہے۔ ایسے ہی ابن تیمیہ منہاج السنۃ میں امام مالک امام احمد امام ابوحنیفہ رحمھم اللہ تعالیٰ ائمہ سلف میں ہیں پھر صفحہ نمبر ۲۰ پر لکھا الناس فی ابی حنیفۃ حاسد" وجاھل" یعنی امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ، کے متعلق بُری رائے رکھنے والے لوگ کچھ تو

آپ نے سید عالم ﷺ کو مالک و مختار، نورِ مجسم، حاضر و ناظر، حاجت روا، مشکل کشا، باعث تخلیق کائنات اور تمام مخلوقات کے آقا و مولیٰ، ملجاء و ماوٰی تسلیم فرمایا اور آنیوالی نسل کو عقائد حقہ اہل سنت و جماعت سے متنبہ فرمایا پڑھیں اور ایمان تازہ کریں۔

قصیدة النعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

یَاسَیِّدَالسَّادَاتِ جِئۡتُکَ قَاصِدًا. اَرۡجُوۡکَ اَرۡضَاکَ وَاحۡتَمِیۡ بِحِمَاکَ

یارسول اللہ ﷺ بندہ حاضر دربار ہے۔ آپ کی خوشنودی، حفظ وامان درکار ہے۔

وَاللّٰہِ یَاخَیۡرَ الۡخَلَائِقِ اِنَّ لِیۡ۔ قَلۡبًا مَشُوۡقًا لَا یَرُوۡمُ سِوَاکَ

ہے میرے پہلو میں یا خیر الخلائق ایسا دل۔ جو ہے شیدا آپکا اور غیر سے بیزار ہے

وَبِحَقِّ جَاھِکَ اِنَّنِیۡ بِکَ مُغۡرَمٌ" ۔ وَاللّٰہُ یَعۡلَمُ اِنَّنِیۡ اَھۡوَاکَ

آپ کی عظمت کی میں کھا کر قسم کہتا ہوں سچ۔ یہ دل عاشق شراب عشق سے سرشار ہے

اَنۡتَ الَّذِیۡ لَوۡلَاکَ مَاخَلِقَ امۡرُءٌ" ۔ کَلَّا وَلَا خُلِقَ الۡوَرٰی لَوۡلَاکَ

گر نہ ہوتے آپ تو پیدا نہ ہوتی کوئی شئے۔ آپکے ہونے سے ہی یہ گلشن وگلزار ہے

حاسد ہیں اور کچھ جاہل صفحہ نمبر ۶۴ پر جن کو حافظ شمس الدین ذہبی رحمۃ اللہ علیہ جیسے ناقد الرجال امام اعظم رضی اللہ عنہ، کے معزز لقب سے یاد کرتے ہیں۔ چند سطر کے بعد نیز عبداللہ بن داؤد حریبی نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ لوگوں کو مناسب یہ ہے کہ اپنی نماز میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ، کے لئے دعا کیا کریں کیونکہ انہوں نے ان پر فقہ اور سنت (نبویہ) کو محفوظ رکھا۔

پھر صفحہ نمبر ۲۷ پر لکھا: یہ بات یقین کے مرتبے تک پہنچ چکی ہے کہ بزرگان دین خصوصا حضرات ائمہ متبوعین رحمھم اللہ تعالیٰ سے حسن عقیدت نزول برکات کا ذریعہ ہے اس لئے بعض اوقات خدا تعالیٰ اپنے فیض عمیم سے کوئی فیض اس ذرہ بمقدار پر نازل کردیتا ہے اس مقام کی صورت یوں ہے کہ جب میں نے اس مسئلہ کے

اَنْتَ الَّذِیْ مِنْ نُوْرِکَ الْبَدْرُ اُکْتُسِیْ ۔ وَالشَّمْسُ مُشْرِقَۃٌ" بِنُوْرِ بَھَاکَ

آپ کے ہی نور سے روشن ہے یہ شمس وقمر ۔ آپکے ہی نور سے سارا عالم مطلع انوار ہے

اَنْتَ الَّذِیْ لَمَّا رُفِعْتَ اِلَی السَّمَاءِ ۔ بِکَ قَدْ سَمَتْ وَتَزَیَّنَتْ لِسَرَاکَ

آپ کی معراج سے رتبہ ملا افلاک کو ۔ فخر کرتا آپ پر ہر ثابت وسیار ہے

اَنْتَ الَّذِیْ نَادَاکَ رَبُّکَ مَرْحَبَا ۔ وَلَقَدْ دَعَاکَ لِقُرْبِہٖ وَحَبَاکَ

مرحبا کہہ کر پکارا آپ کو اللہ نے ۔ اور بلا کر قرب کی خاطر جو دینا تھا دیا

اَنْتَ الَّذِیْ فِیْنَا سَاَلْتَ شَفَاعَۃً ۔ لَبَّاکَ رَبُّکَ لَمْ تَکُنْ لِسِوَاکَ

جب شفاعت کی ہماری التجا کی آپ نے ۔ حق فرمایا تمہارا ہی یہ حق ہے مصطفےٰ ﷺ

اَنْتَ الَّذِیْ لَمَّا تَوَسَّلَ آدَمُ ۔ مِنْ زَلَّۃٍ بِکَ فَازَ وَھُوَ اَبَاکَ

آپ کے دادا صفی اللہ ہوئے جب کامیاب ۔ اپنی لغزش پر وسیلہ جبکہ چاہا آپ کا

وَبِکَ الْخَلِیْلُ دَعَا فَعَادَتْ نَارُہٗ ۔ بَرْدًا وَقَدْ خَمَدَتْ بِنُوْرِ سَنَاکَ

آگ ابراہیم پر فوراً ہوئی سرد و فرد ۔ واسطہ دے کر انہوں نے آپ کا جب کی دُعا

متعلق کتب متعلقہ المباری سے نکالیں اور حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ کے متعلق تحقیقات شروع کی تو مختلف کتب کی ورق گردانی سے میرے دل پر کچھ غبار آ گیا جس کا اثر بیرونی طور پر یہ ہوا کہ دن، دوپہر کے وقت جب سورج پوری طرح روشن تھا یکایک میرے سامنے گھپ اندھیرا چھا گیا گویا ظُلُمٰت" بَعْضُھَا فَوْقَ بَعْضٍ بعض کا نظارہ ہو گیا معاً خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ یہ حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ سے بدظنی کا نتیجہ ہے اس سے استغفار کرو میں نے کلمات استغفار دہرانے شروع کئے وہ اندھیرے کافور ہو گئے اور ان کی بجائے ایسا نور چمکا کہ اس نے دوپہر کی روشنی کو مات کر دیا۔ اس وقت سے میری حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے حسن عقیدت اور زیادہ بڑھ گئی اور میں ان شخصوں سے جن کو حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ سے حسن عقیدت نہیں ہے

وَدَعَاکَ اَیُّوبُ بِضُرٍّ مَسَّہٗ ۔فَاُزِیْلَ عَنْہُ الضُّرُّ حِیْنَ دَعَاکَ

وقت سختی جب پکارا آپ کو ایوب نے ۔دور سختی ہو گئی ان کی وہیں یا مجتبےٰ

وَبِکَ الْمَسِیْحُ اَتٰی بَشِیْراً مُخْبِراً ۔ بِصِفَاتِ حُسْنِکَ مَادِحاً بِعُلَاکَ

بن کے مداح اعلیٰ اور مخبر حسن صفات ۔آئے عیسیٰ آپ کا مژدہ سنانے بے ریا

وَکَذَالِکَ مُوْسیٰ لم یزَلْ مُتَوَسِّلاً ۔بِکَ فِیْ الْقِیَامَۃِ یَحْتَمِیْ بِحِمَاکَ

آپ کے توسل اس دنیا میں بھی موسیٰ رہے ۔روز محشر بھی رکھیں گے آپ پر ہی آسرا

وَالْاَنْبِیَآءُ وَکُلُّ خَلْقٍ فِی الْوَرٰی ۔وَالرُّسُلُ وَالْاَمْلَاکُ تَحْتَ لِوَاکَ

سب رسل کل انبیاء سارے فرشتے اور خلق ۔آپؐ کے جھنڈے کے نیچے ہونگے یا خیر الوریٰ

لَکَ مُعْجِزَات" اَعْجَزَتْ کُلَّ الْوَرٰی ۔وَفَضَائِلُ جَلَّتْ فَلَیْسَ تُحَاکَ

لوہا مانا خلق نے ہے معجزوں کا آپؐ کے ۔ہونہیں سکتا فضائل کے بیان کا حق ادا

نَطَقَ الزِّرَاعُ بِسَمِّہٖ لَکَ مُعْلِنا ۔وَالضَّبُّ قَدْلَبَّاکَ حِیْنَ اَتَاکَ

بکری کے شانہ نے زہر آلودگی کر دی بیان ۔گوہ حاضر خدمت ہوئی لبیک کہتی برملا

کہا کرتا ہوں کہ میری اور تمہاری مثال اس آیت کی مثال ہے کہ حق تعالیٰ منکرین قدسیہ آنحضرت ﷺ سے خطاب کر کے فرماتا ہے اَفَتُمَارُوْنَہٗ عَلٰی مَایَرٰی میں نے جو کچھ عالم بیداری اور بشارتی میں جو دیکھ لیا اس میں مجھ سے جھگڑا کرنا بے سود ہے هذا واللہ ولی الهدایه خاتمه الکلام ۔اب میں اس مضمون کو ان کلمات پر ختم کرتا ہوں اور اپنے ناظرین سے اُمید رکھتا ہوں کہ وہ بزرگان دین سے خصوصاً آئمہ متبوعین سے حسن ظن رکھیں اور گستاخی اور شوخی اور بے ادبی سے پرہیز کریں کیونکہ اس نتیجہ پر دو جہان میں موجب خسران ونقصان ہے۔ نسئل اللہ الکریم حسن الظن والتادب مع الصالحین ونعوذ باللہ العظیم من سوء الظن بهم الوقیعة فیهم فانه عرق الرفض والخروج وعلامة المارقین ولنعم ماقیل از خدا خواہیم توفیق

وَالذِّئبُ جَاءَکَ وَالْغزَالَۃُ قَدْ اَتَتْ۔ بِکَ تَستَجِیْرُ وتَحْتَمِیْ بِحِمَاکَ

بھیڑیا و ہرنی نے آپ کی چاہی حمایت۔ حاضر خدمت ہوئے وہ آپ سے چاہنے پناہ

وَکَذَالْوُحُوشُ اَتَتْ اِلَیْکَ وَسَلَّمَتْ۔ وَشَکَاالْعبِیْرُ اِلَیْکَ حِیْنَ رَآکَ

آ کے وحشی جانور کہنے لگے تجھ کو سلام۔ اونٹ نے بھی اپنا شکوہ آپ کو سب کہد یا

وَدَعَوْتَ اَشْجَارًا اَتَتْکَ مُطِیْعَۃً۔ وَسَعَتْ اِلَیْکَ مُجِیْبَۃً لِنِدَاکَ

جب بلایا اشجار کو ہو کر مطیع حاضر ہوئے۔ دوڑے آئے آپکی خدمت میں وہ سنکر ندا

وَالْمَاءُ فَاضَ بِرَاحَتَیْکَ وَسَبَّحَتْ۔ صُمُّ الحِصٰی بِالْفَضْلِ فِیْ یُمْنَاکَ

آپ کی ہتھیلیوں سے پانی جاری ہوگیا۔ پہلے داہنے ہاتھ میں پتھر نے بھی کلمہ پڑھا

وَعَلَیْکَ ظَلَّلَتِ الْغَمَامَۃُ فِی الْوَرٰی۔ وَالْجذْعُ حَنَّ اِلٰی کَرِیْمِ لِقَاکَ

مخلوق میں وہ آپ ہیں کہ ابر بھی سایہ کرے۔ آپکی قربت کی خاطر حنانہ بھی رونے لگا

وکَذَاکَ لَا اَثَر لِمَشْیِکَ فِی الثَّرٰی۔ وَالصَّخْرُ قَدْ غَاصَتْ بِہٖ قَدَمَاکَ

یونہی چلنے سے نہ پڑتا خاک پر کوئی نشان۔ پتھر کے سینے میں اُتر جاتا تھا اکثر نقش پا

ادب کہ بےادب محروم شد از لطف رب خاک پائے علماء متقدمین و متاخرین حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

صفحہ نمبر ۳۷ پر یعنی شیخ الکل حضرت سید نذیر حسین صاحب سے دریافت کیا تو آپ نے جواب میں کہا کہ ہم ایسے شخص کو جو ائمہ دین کے حق میں بےادبی کرے چھوٹا رافضی جانتے ہیں۔ علاوہ ازیں میاں صاحب معیار الحق میں حضرت امام صاحب (امام اعظم رحمۃ اللہ) کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں امامنا وسیدنا ابو حنیفۃ النعمان افاض اللہ علیہ شابیب العفو والغفران نیز فرماتے ہیں انکا مجتہد ہونا اور تبع سنت اور متقی اور پرہیزگار ہونا کافی ہے ان کے فضائل میں اور آیہ کریمہ انَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللہِ اَتْقٰکُمْ زینت بخش مراتب ان کیلئے ہے صفحہ نمبر ۱۵

وَشَفَیْتَ ذَالْعَاھَاتِ مِنْ اَمْرَاضِہٖ۔وَمَلَاءْتَ کُلَّ الْاَرْضِ مِنْ جَدْوَاکَ

سب مریضوں کو بیماری سے شفا دی آپ نے۔اپنے جودو لطف سے روئے زمین کو بھر دیا

وَرَدَدْتَّ عَیْنَ قَتَادَۃَ بَعْدَ الْعَمٰی۔وَابْنَ الْحُصَیْنَ شَفَیْتَہٗ بِشِفَاکَ

آپؐ نے نابینا قتادہ کو بینائی پھیر دی۔ابن حصین کو اپنے فضل وکرم سے بخشی شفا

وَکَذَا خُبَیْبًا وَابْنَ عَفْرَ بَعْدَمَا۔جُرِحَا شَفَیْتَھُمَا بِلَمْسِ یَدَاکَ

ابن عفرا وخبیب جبکہ تھے زخمی بہت۔دونوں ہاتھوں سے کیا مَس اور اچھا کر دیا

وَعَلِیْ "مِنْ رَّمَدِبِہٖ دَاوَیْتَہٗ۔فِیْ خَیْبَرٍ فَشَفٰی بِطِیْبِ لَمَاکَ

آپ کی خوشبوئے لب سے حضرت علی اچھے ہوئے۔یوم خیبر عارضہء چشم میں تھے مبتلا

وَسَاَلْتَ رَبَّکَ فِیْ ابْنِ جَابِرِنِ الَّذِیْ۔قَدْ مَاتَ اِبْنَاہُ وَقَدْ اَرْضَاکَ

حق نے زندہ کر دیا جابر کے مردہ پسر کو۔آپکی سُن کر دُعا آپ کو راضی کیا

شَلَّۃٌ" مَسَسْتَ لِاُمِّ مَعْبَدِنِ الَّتِیْ۔نَشَفَتْ خَدَرَتْ مِنْ شِفَارُقْیَاکَ

دودھ اسکا خشک تھا پر دودھاری ہوگئی۔اُمِ معبد کی بکری کو جب آپ نے مس کر دیا

پھر صفحہ نمبر ۴۲۷ پر حافظ عبدالمنان محدث وزیرآبادی کے ترجمے میں لکھا۔

آپ ائمہ دین کا بہت ادب کرتے تھے چنانچہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص ائمہ دین اور خصوصاً امام ابوحنیفہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی بے ادبی کرتا ہے اس کا خاتمہ اچھا نہیں ہوتا۔

مزید برآں۔محمد ابراہیم میر سیالکوٹی اپنی کتاب سیرت مصطفیٰ ﷺ کے صفحہ نمبر ۱۴۵ پر حاشیہ میں یوں لکھا جو میرے ایک نالائق شاگرد محمد شفیع موئی کے نام سے شائع کیا گیا ہے اس میں سیدنا حضرت امام حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی منقصت دل کھول کر کی گئی ہے اور کتاب الجراح علی ابی حنیفہ میں دوبارہ زہر پاشی کی گئی پھر (چند سطر کے بعد) مولوی محمد شفیع موئی اور مولوی ابوالقاسم بناری امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی منقصت کرنے کا خمیازہ بھگت

وَدَعَوْتَ عَامَ الْقَحْطِ رَبَّکَ مُعْلِناً ۔ فَانْهَلَّ قَطْرُ السُّحْبِ حِیْنَ دُعَاکَ

قحط سالی میں دُعا کی آپؐ نے اللہ سے ۔ مینہ برسنے لگ گیا فی الفور ہی وقت دُعا

وَدَعَوْتَ کُلَّ الْخَلْقِ فَانْقَادُوْا اِلٰی ۔ دَعْوَاکَ طَوْعاً سَامِعِیْنَ نِدَاکَ

آپ نے اسلام کی دعوت دی جملہ خلق کو ۔ آئے طوعاً آپکی جانب سبھی سُن کر ندا

وَخَفَضْتَ دِیْنَ الْکُفْرِنَا عَلَمَ الْهُدٰی ۔ وَرَفَعْتَ دِیْنَکَ فَاسْتَقَامَ هُدَاکَ

کر دیا پست آپ نے کفر اے ہدایت کے علم ۔ سربلندی دین کو دی جم گیا نقشِ ھدٰی

اَعْدَاکَ عَادُوْافِی الْقَلِیْبِ بِجَهْلِهِمْ ۔ صَدْعَی وَقَتْ حُرِمُوالرضٰی بِجَفَاکَ

اندھے کنویں میں گرے دشمن جہالت سے تمام ۔ ہوگئے محروم رحمت آپ پر کر کے جفا

فِی یَوْمِ بَدْرٍ قَدْ اَتَتْکَ مَلَائِکٌ ۔ مِنْ عِنْدِ رَبِّکَ قَاتَلَتْ اَعْدَاکَ

بدر کے دن آئے اللہ کے فرشتے فوج فوج ۔ آپ کے اعداد سے لڑکر، کر دیا ان کو فنا

وَالْفَتْحُ جَائَکَ یَوْمَ فَتْحِکَ مَکَّةَ ۔ وَالنَّصْرُفِی الْاَحْزَابِ قَدْ وَافَاکَ

یوم فتح مکہ بھی حضرت ہوئے فیروز مند ۔ اور ہوئی احزاب میں بھی نصرت حق رہنما

چکے ہیں لیکن عبرت نصیب اعداء۔

دیو بند وہابی، غیر مقلد وہابیہ کا مشترکہ امام نواب صدیق حسن خاں بھوپالی نے اپنی خود نوشتہ سوانح حیات صفحہ نمبر ۵۶ پر یوں لکھا اگر چہ وہ حنفی، شافعی، مالکی یا حنبلی ہیں لیکن ان کے اعتراض نہ کرنے کا سبب یہ ہے کہ میں نے اپنی کسی تصنیف میں بھی ادب کے دامن کو نہیں چھوڑا۔ ائمہ کرام کے مختلف فیہ مسائل اور ان کے دلائل ذکر کرنے کے بعد میں نے قیل وقال سے نہیں بلکہ قوت دلیل سے ترجیح دی ہے کسی امام یا ماموم کے متعلق کوئی نازیبا کلمہ میرے قلم کی زبان سے نہیں نکلا۔

پھر صفحہ نمبر ۱۹۱ پر = رجماً بالغیب مجھ پر یہ طوفان بھی باندھا یا کہ میں خدانخواستہ ائمہ اربعہ کے حق میں

هُوْد" وَیُوْنُس مِنْ بَھَاکَ تَجَمَّلَا ۔ وَجَمَالُ یُوْسُفَ مِنْ ضِیَاءِ سَنَاکَ

ہود و یونس حسن حضرت سے ہوئے صاحب جمال۔ نور سے تھی آپ ہی کے حسن یوسف کی ضیاء

فَقَدْ فُقْتَ یَاطٰہٰ جَمِیْعَ الْاَنْبِیَآء ۔ طُرًّا فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرَاکَ

آپ سارے انبیاء پر فائق اے طٰہٰ ہوئے۔ آپ کو شب میں خدا عرش بریں پر لے گیا

وَاللّٰہِ یَایٰسِیْن مِثْلُکَ لَمْ یَکُنْ ۔ فِی الْعَالَمِیْنَ وَحَقِّ مَنْ اَنْبَاکَ

آپؐ کا یٰسین مخلوقات میں ثانی نہیں۔ اس کا شاہد ہے وہ رب جس نے نبوت کی عطا

عَنْ وَصْفِکَ الشُّعَرَاءُ مُدَّثِّرُ ۔ عَجَزُوْا وَکَلُّوْ مِنْ صِفَاتِ عُلَاکَ

ہمارے مدثر کے ہیں اتنے صفاتِ عالیہ۔ جن کی ہے تعریف سے قاصر ہر اک شاعر رہا

اِنْجِیْلُ عِیْسٰی قَدْ اَتٰی بِکَ مُخْبِرًا ۔ وَلَنَا الْکِتَابُ اَتٰی بِمَدْحِ حُلَاکَ

آئی تھی انجیل عیسیٰ آپکی دینے خبر۔ اور ہے قرآن میں مدح حضرت کی سوا

مَاذَا یَقُوْلُ الْمَادِحُوْنَ وَمَا عَسٰی ۔ اَنْ یَجْمَعَ الْکُتَّابُ مِنْ مَعْنَاکَ

مدح میں کیا آپکی کوئی کہے گا مدح گو۔ لکھنے والے کیا لکھیں آپ کے وصف وثنا

عموماً امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں خصوصاً بے ادب اور نا مہذب ہوں حالانکہ یہ محض افتراء ہے۔ اس کی تکذیب کیلئے میرا رسالہ جلب المنفعۃ ہی کافی ہے۔ اگر میں ایسا ہوتا تو اپنی کتب میں ہرگز کسی حنفی مسئلہ کو ترجیح نہ دیتا حالانکہ مسک الختام اور شروع تجدیدات صحیحین وغیرہ میں بہت جگہ میں نے مذہب امام عالی مقام کو راجح لکھا ہے اور مذاہب کو مذہب مرجوع یا ضعیف یا مردود قرار دیا ہے۔ میں نے تو کسی کتاب میں بھی مقلدین مذاہب کے حق میں زبان قلم سے طعن وتشنیع کا کوئی لفظ نہیں نکالا چہ جائے کہ حضرات ائمہ اربعہ کے حق میں کوئی نازیبا کلمہ استعمال کروں۔

(سُبْحَانَکَ ھٰذَا بُھْتَان" عَظِیْم)

وَاللهِ لَوْ اَنَّ الْبِحَارَ مِدَادُهُمْ ـ وَالشُّعْبُ اَقْلَام" جُعِلْنَ لِذَاکَ
روشنائی اُن کی ہو جائیں اگر دریا تمام۔ اور اشجار جہاں سے لیں قلم سنکھوں بنا

لَمْ يَقْدِي الثَّقَلَانِ يَجْمَعُ نَذْرَه' ـ اَبَدًا وَّمَا اسْتَطَاعُوْ الَه' اِدْرَاکَ
جب بھی جن وانس مل کر جو لکھیں گے ہوگا ہیچ۔ کیا لکھیں باراں نہیں جب شان کے ادراک کا

بِکَ لِیْ قُلَیْب" مُغْرَم" يَا سَيِّدِیْ ـ وَحُشَاشَة" مَحْشُوَّة" بِهَوَاکَ
دل میرا ہے آپ ہی کا شیفتہ یا سیدی۔ جان جو باقی ہے اسمیں آپ ہی کی ہے ہوا

فَاِذَا سَکَتُّ فَفِيکَ صَمْتِيْ کُلُّه' ـ وَاِذَا نَطَقْتُ فَمَادِحاً عُلْيَاکَ
چپ جو ہوتا ہوں تو ہوتا ہوں تصور میں تیرے۔ بولتا جب ہوں تو مدحت میں تیری ہوں بولتا

فَاِذَا سَمِعْتُ فَعَنْکَ قَوْلاً طَيِّباً ـ وَ اِذَا نَظَرْتُ فَمَا اَرٰی اِلَّاکَ
سنتا ہوں جب تو ہوں سنتا آپکے اقوال کو۔ دیکھتا ہوں جب تو میں ہوں آپ ہی کو دیکھتا

يَا مَالِکِيْ کُنْ شَافِعِيْ فِي فَاقَتِيْ ـ اِنِّی فَقِيْر" فِی الْوَرٰی لِغِنَاکَ
میرے مالک فقر میں ہیں آپ ہی شافع میرے۔ سب سے بڑھکر آپکا ہوں میں ہی محتاج غنا

يَا اَکْرَمَ الثَّقَلَيْنِ يَا کَنْزَ الْوَرٰی ـ جُدْلِيْ بِجُوْدِکَ وَارْضِنِي بِرِضَاکَ
اکرم الثقلین اور کنز الوریٰ بھی آپ ہیں۔ کیجئے راضی رضا سے خود سے بھی کچھ عطا

یہ چند حوالہ جات اکابرین وہابیہ اندراج پر امید کرتا ہوں کہ حضور سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کے قصیدہ النعمان پر اپنے عقائد باطلہ سے رجوع کریں گے بصورت دیگر آپ کی رفعت شان میں اپنے اکابرین کے عمل کو مدنظر رکھتے ہوئے گستاخی و بےادبی سے تائب ہونگے۔ (لیکن ایں خیال است و محال است و جنوں)

فقیر قادری رضوی عفی عنہ

اَنَا طَامِعٌ "بِالْجُوْدِ مِنْکَ وَلَمْ یَکُنْ ۔ لِاَبِیْ حَنِیْفَۃَ فِی الْاَنَامِ سِوَاکَ

میں حریص بخشش حضرت کیوں نہ ہوں جب نہیں ۔ بو حنیفہ کا کوئی یاور محمدؐ کے سوا

فَعَسَاکَ تَشْفَعُ فِیْہِ عِنْدَ حِسَابِہٖ ۔ خَلَقَدْ غَدَا مُتَمَسِّکٌ بِعُرَاکَ

ہے امید اسکو کہ ہونگے آپ شافع روزِ حشر ۔ اسلئے کہ اس نے اِک دامن ہے پکڑا آپکا

فَلَاَنْتَ اَکْرَمُ شَافِعٍ مُشَفَّعٍ ۔ وَمَنِ الْتَجٰی بِحِمَاکَ نَالَ رِضَاکَ

سب سے بڑھکر آپ مقبول شفاعت میں شفیع ۔ جس نے تھاما آپکا دامن ملی اسکو رضا

فَاجْعَلْ قِرَاکَ شَفَاعَۃً لِّیْ فِیْ غَدٍ ۔ فَعَسٰی اَرٰی فِی الْحَشْرِ تَحْتَ لِوَاکَ

میری مہمانی شفاعت آپکی ہو کل کے دن ۔ ہوں میں حضرت روزِ محشر آپکے تحتِ لوا

صَلّٰی عَلَیْکَ اللّٰہُ یَا عَلَمَ الْھُدٰی ۔ مَا حَنَّ مُشْتَاقٌ" اِلٰی مَثْوَاکَ

اے ہدایت کے نشان اللہ کی رحمت آپ پر ۔ ہو جہاں تک کوئی مشتاق آپکے دیدار کا

وَعَلٰی صَحَابَتِکَ الْکِرَامِ جَمِیْعِھِمْ ۔ وَالتَّابِعِیْنَ وَکُلِّ مَنْ وَالَاکَ

آپکے صحب کرام اور تابعین پر بھی درود ۔ اور اُس پر بھی جو رکھے دوست حضرت کو سوا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(2) حضور سیّدنا غوث اعظم قطب الاقطاب فرد الافراد شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا حدیث قدسی لولاک لما خلقت الافلاک کے ترجمہ میں درود شریف

اللھم صل وسلم علٰی سیدنا ومولٰنا محمدبحرِ انوارک ومعدن اسرارک ولسان حجتک وعروس مملکتک وامام حضرتک

وطراز ملکک وخزائن رحمتک وطریق شریعتک املتلذذ بمشاهدتک انسان عین الوجود والسبب فی کل موجود عین اعیان خلقک المتقدم من نورضیائک صلوۃ تحل بها عقدتی وتفرج بها کربتی صلاۃ ترضیک وترضیه وترضٰی بها عنا یا رب العالمین۔

اے اللہ درود بھیج ہمارے آقا ﷺ پر جو سمندر ہیں تیرے انوار کے "جو کان ہیں تیرے اسرار کی" جو زبان ہیں تیری روشن دلیل کی، جو دولہا ہیں تیری مملکت کے، جو امام ہیں تیری بارگاہ کے، جو زینت ہیں تیرے ملک کی، جو خزانہ ہیں تیری رحمت کے، جو راستہ ہیں تیری شریعت کے، جو لذت پانے والے ہیں تیری توحید سے، جو پتلی ہیں وجود کی آنکھ کے، جو سبب ہیں ہر موجود کے وجود کے، جو آنکھ ہیں تیری مخلوق کے برگزیدوں کے، اور پہلے ظاہر ہونے والے ہیں تیری ذات کی تجلی کے نور سے، اس درود شریف سے میری مشکل حل فرمادے اور میری مصیبت دُور فرمادے ایسا درود کہ خوش کرے تجھے اور خوش کردے آپکو، اور خوش ہو جائے تو اس کے سبب ہم سے، اے تمام جہانوں کے پالنے والے۔ (دلائل الخیرات۔ مطالع المسرات۔ آب کوثر۔ نشر الطیب فی ذکر الحبیب)

(3) الشفافی حقوق المصطفٰے ﷺ مصنفہ قاضی عیاض مالکی اندلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نسیم الریاض جلد الثانی صفحہ نمبر ۲۲۴

وفی راویة الاخری فقال ادم علیه الصلوۃ والسلام لما خلقتنی رفعت راسی الی عرشک فاذا فیه مکتوب لا اله الا الله

محمد رسول اللہ نعلمت انه ليس احد اعظم قدرا عندک ممن جعلت مع اسمک فاوحی اللہ عزتی وجلالی انه لاخر النبيين من ذريتک ولولاه ماخلقتک قال کان آدم عليه الصلوة والسلام يکنی بابی محمد وقيل بابی البشر کما رواه البهقی عن علی کرم اللہ وجهه مرفوعاً۔

اور دوسری روایت میں ہے کہ آدم علیہ السلام نے عرض کی کہ تم نے مجھے پیدا کیا تو میں نے اپنا سر عرش کی طرف اُٹھا کر دیکھا تو اس میں لکھا ہوا تھا۔ لا الٰہ الّا اللہ محمد رسول اللہ پس میں سمجھ گیا کہ وہ ہستی تیرے نزدیک سب سے اعظم شان والی جس کا نام پاک تو نے اپنے نام کے ساتھ ملایا ہے تو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم، تحقیق اس کو تیری اولاد میں تمام نبیوں کے آخر میں رکھوں گا۔ اور اگر وہ نہ ہوتے تو تم کو بھی پیدا نہ کرتا۔ کہا کہ آدم علیہ السلام کی کنیت ابو محمد یا کہا گیا ابوالبشر ہوئی جیسا کہ اس کو روایت کی بیہقی نے حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً۔

(4) ولولاهُ خلقتک کی شرح میں علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمہ فرماتے ھیں فروحه صلی اللہ علیه وسلم مخلوقة قبل الارواح والانبیاء کلهم خلقوا الاجله ووجوده سبب لوجودهم فهو اب معنوی لهم وکلهم اتباعه فی الوجود۔ (نسیم الریاض)

پس آپ کی روح مبارک ﷺ تمام روحوں اور تمام انبیاء علیھم السلام سے پہلے پیدا فرمائی اور تمام مخلوق آپ کی خاطر پیدا کی گئی اور آپ کا وجود مبارک تمام

روحوں کا سبب ہے اور آپ ان تمام کے معنوی اب (باپ) ہیں۔تمام مخلوق کا وجود
پ کے تابع ہے۔

(5) محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ بیان میلاد النبی ﷺ میں یوں لکھتے ہیں: (صفحہ 7)

لولاہ ماخلق الوجود باسرہ ھذا الفخار ولا اقول نکیراً

" اگر آپ نے ہوتے تو یہ ساری دنیا ہی پیدا نہ ہوتی یہ فخر کی بات ہے یہ کہ میں انکار کی بات نہیں کر رہا "

صفحہ 18۔ **وروی وھب بن منبہ** (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) **انہ قال لما خلق اللہ آدم والقی فیہ الروح وفتح عینیہ ونظر الی باب الجنۃ واذا مکتوب علیہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ فقال ادم ای رب ھل خلقت خلق ھواعظم علیک منی قال نعم یا ادم وھو من ذریتک ولولاہٗ ما خلقتک**

حضرت وہب ابن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ کہا انہوں نے کہ جب آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام کو پیدا کر کے اس میں روح پھونکی تو انہوں نے اپنی دونوں آنکھیں کھول کر جنت کے دروازے کی طرف دیکھا تو لکھا تھا **لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ** اس پر حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی کہ اے میرے رب کیا تو نے ایسی مخلوق کو پیدا فرمایا ہے جو تیرے نزدیک مجھ سے افضل ہو۔فرمان الٰہی ہوا ہاں اے آدم علیہ السلام وہ تیری اولاد میں سے ہے اگر وہ نہ ہوتے تو تجھے پیدا نہ فرماتا

(6) بیان میلاد النبوی ﷺ صفحہ 24-23

روی عن آدم انہ لماتاب قال اللھم بحق محمد اغفرلی خطیئتی وتقبل توبیتی فقال سبحانہ من این عرفت محمد ﷺ فقال یارب انی رأیت فی کل موضع من الجنۃ مکتوبا علیہ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ فعلمت انّہ اکرم الخلق عندک قال ﷺ کنت بنیاد آدم بین الماء واطین وانا اول جاء فی الوجود العالم ولا ماء ولاطین ولا جسم ولا آدم وقد سئل النبی ﷺ عن اول ماخلق اللہ فی الکون فقال اول ماخلق اللہ نور ومن نوری خلق جمیع الکائنات۔

حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں مروی ہے کہ جب انہوں نے توبہ کی تو مناجات میں کہا ''اے خدا بحق محمد ﷺ میری خطا کو بخش دے اور میری توبہ قبول فرما اس پر حق تعالیٰ نے دریافت کیا تم نے نام محمد ﷺ کیسے جانا عرض کیا میں نے جنت میں ہر جگہ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا دیکھا اس سے میں نے جانا کہ تیرے نزدیک یہ سب سے زیادہ مکرم مخلوق ہے اور نبی ﷺ نے فرمایا میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے اور میں سب سے پہلے عالم وجود میں آیا اس وقت نہ پانی تھا نہ مٹی نہ جسم تھا اور نہ آدم علیہ السلام تھے اور یہ کہ حضرت محمد ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ عالم وجود میں سب سے پہلے کون سا وجود

تھا فرمایا اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا اور میرے نور سے ساری کائنات کو پیدا فرمایا۔

(7) مصنف دلائل الخیرات وشیخ الامام العارف الکامل قطب الاقطاب ابوعبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی اسلالی رحمۃ اللہ تعالیٰ الحزب الثانی فی یوم الثلاثاء

وصل علیٰ سیدنا محمد الذی نورہ من نور الانوار والشرق بشعاع سِرِّہٖ الاَسْرارِہ

اور درود بھیج حضرت محمد ﷺ پر جن کا نور سارے نوروں کا اصل ہے اور چمک گئے ہیں اس کے راز کی کرنوں سے سارے اسراء

(8) اللھم صل علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ اٰلہٖ بحر انوارک ومعدن اسرارک ولسان مجتک وعروس مملکتک امام حضرتک وخاتم انبیائک صلوٰۃ تدوم بدوامک وتبقیٰ بیقائک صلوٰۃ ترضیک وترضیہ وترضیٰ بھا عنا یا ارحم الراحمین ۔اے اللہ درود بھیج حضرت محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر جو تیرے انوار کا سمندر ہیں اور تیرے اسراء کی کان ہیں جو تیری توحید کی دلیل کی زبان ہیں اور تیری مملکت کے دولہا ہیں اور تیری بارگاہ عزت کے امام ہیں اور تیرے انبیاء کے خاتم ہیں ایسا درود جو ہمیشہ رہے تیرے دوام تک اور باقی رہے تیرے بقا تک ایسا درود جو راضی کر دے تجھ کو اور راضی کر دے حضور کو اور راضی ہو جائے تو اس کی برکت سے ہم سے یا ارحم الراحمین۔

(9) الحزب الثانی۔ اللھم صل علٰی من فاضت من نورہٖ جمیع الانوار اے اللہ درود بھیج اُس پر جس کے نور سے سارے انوار ظاہر ہوئے

(10) الحزب الثالث۔ اللھم صل علٰی سیدنا محمد ن السابق للخلق نورہ والرحمۃ للعالمین ظھورہ عدد مَن مضٰی من خلقک ومن بقی ومن سعد منھم ومن شقی صلوٰۃ تستغرق العد وتحیط باالحد صلوٰۃ لا غایۃ لھا ولا منتھٰی ولا انقضاء صلوٰۃ دائمۃ بدوامک وعلٰی الہ وصحبہ وسلم تسلیما مثل ذالک اے اللہ درود بھیج ہمارے آقا محمد ﷺ پر جن کا نور پیدائش میں سب سے پہلے ہے اور جن کا ظہور سارے جہانوں کے لئے رحمت ہے بشمار اپنی اُس مخلوق کے جو گذر چکی ہے اور جو باقی ہے اور جو نیک بخت ہے ان میں سے اور جو بد بخت ہے ایسا درود جو گھیرے ساری گنتی کو اور احاطہ کرے ساری حدوں کا ایسا درود جس کی انتہا نہ ہو اور ایسا درود جس کی کوئی حد نہ ہو اور نہ وہ ختم ہو ایسا درود جو تیرے دوام کے ساتھ ہمیشہ رہنے والا اور آپ کی آل پر اور اصحاب پر اور خوب سلام بھیج آپ پر مثل اس کے۔

(11) الحزب الرابع یوم الخمیس .اللھم صل علٰی سیدنا محمد

(حاشیہ) دلائل الخیرات کے متعلق نواب صدیق حسن خاں بھوپالی نے اپنی خود نوشتہ سوانح حیات صفحہ نمبر ۱۲۹ پر لکھا کہ دلائل الخیرات میرے وظائف میں سے ہے اور کتاب الداء والدواء میں صفحہ نمبر ۲۱۳ کے متعلق پر لکھا کہ یہ میری تصنیف ہے اس میں وظیفہ دلائل الخیرات ہر مشکل اور حاجات کیلئے اکسیر ہے ایسے ہی اشرف علی تھانوی نے بھی نشر الطیب میں وظیفہ دلائل الخیرات کا ذکر کیا۔

نور الانوار وسرا الاسرار وسید الابرار وزین المرسلین الاخیار واکرم من اظلم علیہ الیل واشرق علیہ النهار عدد مانزل من اول الدنیا الٰی آخرها من قطر الامطار وعدد مانبت من اول الدنیا الٰی اخرها من النبات والاشجار صلٰوۃ دائمۃ بدوام ملک اللہ الواحد القهارہ۔ اے اللہ درود بھیج ہمارے آقا محمد ﷺ پر جو تمام انوار کا منبع ہیں اور تمام اسرار کا مخزن اور تمام نیکوں کے سردار ہیں اور سب جلیل القدر رسولوں کی زینت ہیں اور تمام سے افضل جن پر رات اپنی تاریکی کا دامن پھیلائے اور دن دن اُن پر ضیاء پاشی کرے بشماران بارش کے قطروں کے جو ابتداء دنیا سے اس کی انتہا تک برسیں اور بشماران جڑی بوٹیوں اور درختوں کے جو دنیاء کی ابتداء سے اُس کی انتہا تک اُگیں ایسا درود جو اُس وقت تک ہمیشہ رہے جب تک اللہ واحد اور قہار کا ملک قائم رہے۔

(12) امام اجل سیدنا جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف الخصائص الکبریٰ صفحہ نمبر ۶ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد باب خصوصیۃ ﷺ بکتابہ اسمہ الشریف مع اسم اللہ علی العرش وسائر مافی الملکوت

اخرج الحاکم والبیهقی والطبرانی فی الصغیر وابو نعیم وابن عساکر عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ لما اقترف آدم الخطیئۃ قال یا رب بحق محمد ﷺ لما غفرت لی قال کیف عرفت محمد ﷺ قال لانت لما خلقتنی بیدک ونفخت فی من روحک رفعت راسی فرائیت علٰی قوائم العرش مکتوبالا الہ

الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ فعلمت انک لم تصنف الی اسمک الا احب الخلق الیک قال صدقت یا آدم علیہ الصلوۃ والسلام ولولا محمد ﷺ ماخلقتک۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت کہ آپ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے خطا کا ارتقاب کیا تو آپ نے عرض کی اے میرے رب تعالیٰ حضرت محمد ﷺ کے وسیلہ سے میری بخشش فرما۔ فرمان الٰہی ہوا تو نے محمد ﷺ کو کیسے جانا عرض کیا جب تو نے اپنے دست قدرت سے مجھے پیدا فرمایا اور اپنی روح مجھ میں پھونکی میں نے سر اُٹھا کر عرش اعظم کے پائیوں پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ لکھا دیکھا میں سمجھ گیا کہ تیرے نام مبارک کے ساتھ جو نام ہے وہ تجھے تمام مخلوق سے زیادہ محبوب ہے۔ فرمان الٰہی ہوا کہ تم نے سچ کہا اے آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو تم کو بھی پیدا نہ کرتا۔

(13) الخصائص الکبریٰ صفحہ نمبر ۷ سیدنا جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ

اخراج الحاکم وصححہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال اوحی اللہ تعالیٰ الی عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام امن بمحمد ﷺ و مرمن ادرکہ من امتک ان یومنو ابہ فلولا محمد ﷺ ماخلقت ادم علیہ السلام ولا الجنۃ والا النار ولقد خلقت العرش

علی الماء فضطرب فکتبت علیه لا اله الا الله محمد رسول الله ﷺ فسکن۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی فرمائی کہ حضرت محمدؐ پر ایمان لاؤ اور اپنی اُمت کو حکم فرماؤ کہ جواُن کا زمانہ پالے وہ بھی ان پر ایمان لائیں پس اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور نہ جنت کو نہ دوزخ کو پیدا فرماتا اور تحقیق جب میں عرش کو پانی پر پیدا فرمایا تو وہ جنبش میں آیا تو میں نے اس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ لکھا تو اس کو سکون ہو گیا۔

(14) امام ربانی مجدد الف ثانی الشیخ احمد سرهندی رحمة الله تعالیٰ علیه مکتوبات دفتر اول حصه دوم

لولاه لما خلق سبحانه الخلق ۔لماظهر الربوبية اگر وہ نہ ہوتے تو اللہ تبارک وتعالیٰ مخلوق کو پیدا نہ فرماتا اور نہ اس کی ربوبیت کا اظہار ہوتا برحاشیہ

(15) اشاره فی مار واه الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس رضی الله عنهما یقول الله تعالیٰ وعزتی وجلالی لولاک لما خلقت الدنیا ولولاک لما خلقت الجنة واودره فی المواهب معزیا ابن طربک بلفظ لولاه ماخلقتک خطابا لأدم علیه السلام ولا خلقت الجنة والنار ثم ویشهد لهذا ماروراه الحاکم وصیححة عن عمر رضی الله عنه انما أدم رای اسم مکتوبا علی العرش وان الله تعالیٰ قال لأدم

لولاه محمد ماخلقتک ۔قال زرقانی روی ابو الشیخ والحاکم عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما اوحی اللہ الٰی عیسٰی علیہ السلام اٰمن بمحمد ومرامتک ان یومنو ابہٖ فلولا محمدما خلقت ادم ولا الجنۃ ولا النار واقرہ لسبکی فی شفا السقام والبلقینی ومثلہ لایقال رایا وعندالدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما رفعہ اتانی جبریل علیہ السلام فقال ان اللہ تعالٰی یقول لولاک لما خلقت الجنۃ ولاالنار۔

ترجمہ حاشیہ: اسمیں جو کہ روایت کی دیلمی نے مسند فردوس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی سے اللہ تعالٰی فرماتا ہے کہ مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم اگر آپ نہ ہوتے تو میں دنیا کو پیدا نہ کرتا اور اگر آپ نہ ہوتے تو میں جنت کو پیدا نہ کرتا اور وہ وارد ہے مواہب (لدینہ) حضرت معزبن طربک سے ان الفاظ سے اگر وہ نہ ہوئے تو میں اے آدم علٰی نبینا وعلیہ السلام تم کو پیدا نہ کرتا اور نہ جنت نہ دوزخ کو پیدا کرتا پھر کہا کہ گواہ ہو جاؤ اس پر کہا اور جو حاکم نے روایت کی۔ اسکو صحیح کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ حضرت آدم علٰی نبینا وعلیہ السلام نے دیکھا کہ عرش پر یہ نام لکھا ہوا تھا اور تحقیق اللہ تبارک وتعالٰی نے حضرت آدم علٰی نبینا وعلیہ السلام کو فرمایا کہ اگر وہ محمدؐ نہ ہوتے تو تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔

زرقانی نے ابوالشیخ سے وحاکم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی

عنہما سے روایت کی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کی طرف وحی کی کہ حضرت محمد ﷺ پر ایمان لاؤ اور اپنی اُمت کو حکم دو کہ وہ بھی اُن پر ایمان لائیں پس اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام کو پیدا نہ کرتا اور نہ ہی جنت نہ دوزخ کو اور اس کا اقرار سبکی نے اپنی تصنیف شفاء السقام اور بلقینی نے اس کی مثل اور انہوں نے اپنی رائے نہ دی اور دیلمی کے نزدیک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت مرفوعا کی کہ فرمایا میرے پاس حضرت جبرئیل علیٰ نبینا وعلیہ السلام حاضر ہوئے پس کہا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اگر آپ نہ ہوتے تو میں جنت و دوزخ کو پیدا نہ کرتا۔

(16) امام ربانی مجدد الف ثانی الشیخ احمد سرھندی قدس سرہ مکتوبات

حصہ ششم

حدیث مگر بایں خصوصیات اشارت است کہ وارد شدہ است یا محمد ﷺ انا وانت وماسواک خلقتک لاجلک فقال محمدٌ اللھم انت وما انا وما سواک ترکت لاجلک۔

حدیث شریف یہ خصوصیت آپکی طرف اشارہ ہے کہ جو وارد ہوئی ہے اے محمد ﷺ میں اور آپ باقی جو تیرے سوا سب کچھ آپ کیلئے پیدا فرمایا تو نبی کریم ﷺ نے عرض کی اے میرے اللہ تعالیٰ تو اور میں باقی جو تیرے سوا ہر شیٔ کو میں نے چھوڑا

تیرے لئے۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں قادری قدس سرہٗ العزیز فرماتے ہیں۔ محمد برائے جناب الٰہی۔ جناب الٰہی برائے محمد ﷺ

برحاشیہ۔ اس حدیث قدسی کو علامہ بکری اپنی کتاب تاریخ خمیس میں واقعہ معراج شریف میں ذکر فرمایا۔

(17) مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی الشیخ احمد سرھندی فاروقی قدس سرہ العزیز دفتر سوم حصہ نہم مکتوب نمبر ۹۴

درحدیث قدسی آمدہ است درشان حبیب اللہ لولاک لما خلقت الافلاک ولما اظہرت الربوبیۃ

حدیث قدسی میں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب پاک ﷺ کی شان فرماتا ہے اگر آپ نہ ہوتے میں افلاک کو پیدا نہ فرماتا اور نہ اپنی ربوبیت ظاہر فرماتا۔

(18) مکتوبات دفتر سوم حصہ نہم مکتوب نمبر ۱۲۱

لولاہ لما خلق اللہ الخلق لما اظہر الربوبیۃ کماورد

چوں دیگراں ہمہ طفیلی اوباشند ومقصود واصلی ایں

(حاشیہ) امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی کا اعتراف دیوبندی وہابی غیر مقلد وہابی اور مودودی نے بھی اپنے رسالہ تجدید احیائے دین میں مجدد تسلیم کیا ہے۔ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی امام الطائفہ نے تاریخ اہل حدیث میں یوں لکھا آپ بلا اختلاف عالم باعمل عارف کامل جامع کمالات ظاہری وباطنی اور گیارہویں صدی کے مسلم مجدد ہیں مجددیت کا لقب سب سے پہلے آپ کو مولنا عبدالحکیم صاحب سیالکوٹی نے دیا کہ وہ بھی ملا کمال کشمیری ممدوح کے شاگرد تھے۔

دعوت بود علیه وآلہ الصلوٰۃ والسلام وبایں معنی اگر همه را آل او گویند گنجائش وارد علیه وآلہ الصلوٰۃ والسلام

اگر وہ نہ ہوتے تو اللہ تبارک وتعالیٰ مخلوق کو پیدا نہ فرماتا اور نہ ہی وہ ربوبیت کو ظاہر فرماتا جیسا کہ حدیث (قدسی) وارد ہے باقی تمام اُن کی طفیلی ہیں اور مقصود واصلی آپ کی ذات اور دعوت ہے اور اس معنی سے تمام مخلوق کو آپ کی آل کہنے کی گنجائش ہے۔

(19) مکتوبات دفتر سوم حصہ مکتوب نمبر ۱۲۲

حقیقت محمدی علیه الصلوٰۃ افضلها من التسلمات الامکها که ظهور اول وحقیقۃ الحقائق است باں معنی که حقائق دیگر حقائق انبیاء کرام وچه حقائق ملائکۃ عظام علیه وعلیهم الصلوٰۃ والسلام کا الظلال اند مراد او اصل حقائق است

نبی کریم ﷺ کی حقیقت سب سے پہلے آپ کا ظہور اور تمام حقیقتوں کی حقیقت ہیں اس معنی کے لحاظ سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی حقیقت اور کیا فرشتوں کی حقیقت آپ کے سایہ مبارک کی طرح ہے اور اصل ومراد آپ کی حقیقت ہے۔

(20) شیخ المحدثین شیخ محقق سیدنا عبدالحق دهلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیه مدارج النبوه جلد اول نمبر ۱۱۲

وانجمله آنست که ادم وعالم همه از بهر او پیدا کرده شدند مقصود اصلی از ایجاد عالم وجود اوست ونوشته شده اسم شریف

وی بر عرش و ابواب جنت وما فیها

اور آپ کی جملہ خصوصیات سے کہ حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام اور تمام جہاں آپ کے لئے ہی پیدا کیا گیا اور تمام جہاں کی ایجاد مقصود اصلی آپ کا وجود مبارک ہے اور آپ کا اسم مبارک عرش اور جنت کے دروازوں پر اور تمام اشیا (جنت) پر لکھا گیا۔

(21) مدارج النبوۃ (نمبر 1) شیخ المحدثین شیخ محقق عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جلد اول نمبر ۲۵۹ آپکے اسماء گرامی میں سے آپکا اسم مبارک حق بھی ہے۔

وبعضی از اشارت در قول سبحانہ وما خلقنا السمٰوٰت والارض وما بینہما الا بالحق گفتہ اندای بمحمد ﷺ از جہت حدیث جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ گفت اول ماخلق اللہ روح محمد ﷺ ثم خلق منہ العرش والکرسی والسماء والارض وجمیع الموجودات

بعض (علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ) نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے فرمان میں اشارہ کیا ہے۔

نمبر ا۔ دیوبندی، وہابی تو آپ کے علم وفضل کے معترف ہیں باقی غیر مقلد وہابی کے امام الطائفہ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی نے اپنی تصنیف تاریخ اہل حدیث میں آپ کے فضائل یوں بیان کئے۔ مجھ عاجز کو آپ کے علم وفضل اور خدمت علم حدیث اور صاحب کمالات ظاہر و باطنی ہونے کی وجہ سے حسن عقیدت ہے آپ کی کئی ایک تصانیف میرے پاس موجود ہیں جن سے بہت سے علمی فوائد حاصل کرتا رہتا ہوں۔ نواب صدیق حسن خاں بھوپالی امام الطائفہ وہابیہ نے اپنی خود نوشتہ سوانح حیات میں لکھا شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بطور محدث مشہور تھے لیکن محرر مذہب حنیفہ تھے اس کے باوجود ان کا علم وفضل اور تقویٰ میرے نزدیک مسلم ہے۔

وما خلقنا السموٰت والارض وما بینھما الا بالحق یعنی آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہم نے پیدا فرمایا تمام حق کے ساتھ پیدا کیا ہے انہوں نے کہا کہ حق سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث میں ہے اور سب سے پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی رُوح مبارک کو پیدا فرمایا پھر اس سے عرش کرسی آسمان اور تمام موجودات کو پیدا فرمایا۔

(22) مدارج النبوۃ شیخ محقق شیخ المحدثین عبدالحق محدث دھلوی علیہ الرحمۃ الباری جلد اول نمبر ۱۱۵

وفضیلت اعلیٰ واکمل ﷺ کہ پروردگار تعالیٰ اورا بیشتر ازارواح خلائق پیدا کردہ وارواح سائر سکنونات راازروح وی منشعب گرد ایند ھمہ را از نوروی آفریدہ وی ﷺ نبی بودو آدم ھنوز میان روح وجسد بود کما رواہ الترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ودردوعالم ارواح نیز فیض بارواح انبیاء از روح اور رسیدہ ۔اور آپ کی فضیلت اکمل واعلیٰ یہ بھی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کی روح مبارک کو تمام جہاں کی روحوں سے پہلے پیدا فرمایا اور تمام ارواح ممکنات کو آپ کی روح مبارک سے روشن فرمایا اور تمام کو آپ کے نور سے پیدا فرمایا آپ اس وقت بھی نبی تھے کہ آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام ابھی روح اور جسم میں تھے جیسا کہ امام ترمذی علیہ الرحمۃ نے سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرمائی اور دونوں جہاں

کے ارواح وانبیاء کرام علیھم السلام کے ارواح کو بھی آپ کی روح کا فیض پہنچتا ہے۔

(23) مدارج النبوة شیخ المحدثین شیخ عبدالحق محدث دهلوی رحمة الله تعالیٰ علیه جلد الثانی صفحه نمبر ٢

بدانکه اول مخلوقات واسطه صدور کائنات وواسطه خلق عالم وادم علیه السلام نور محمد است ﷺ چنانچه در حدیث صحیح واردشد که اول ماخلق الله نوری وسائر مکنونات علوی وسفلی ازاں نورواز اں جوهر پاک پیدا شده از ارواح واشباح وعرش وکرسی وقلم وبهشت ودوزخ وملک وفلک وانس وجن وآسمان وزمین وبحارو جبال واشجار وسائر مخلوقات ودر کیفیت صدور ایں کثرت ازاں وحدت وبروز وظهور مخلوقات ازاں جوهر عبارات وتعبیرات غریب آورده اند وحدیث اول ماخلق الله العقل نزد محققین ومحدثین بصحت نرسیده وحدیث اول ماخلق الله القلم نیز گفته اندکه مراد بعد العرش والماء که واقع شدو کان عرشه علی الماء ددربعضی احادیث بداں واقع شده است که آمده است خلق ماء پیشتر از عرش است که چوں خلق کرده شد قلم گفت بوی پروردگار تعالٰی وتقدس بنویس گفت چه نویستم گفت بنویس ماکان وما یکون الی الابدپس معلوم شد که پیش از خلق کاهنی

بوده است گفته اند که آں عرش و کرسی و ارواح است و خلق نورروی ﷺ ازاں سابق است بریں وجه که مراد از ماکان صفات واحوال آں بوده باشد که اول دراں عالم ثابت است از مایکون انچه در آخر ظاهر گردد در دنیا آنحضرت ثابت بود دراں عالم چنانچه فرمود کنت نبیاء آدم بین الروح والجسد ودرحدیث دیگر آمده انی عبدالله وخاتم النبین وآدم منجدل فی طینهٖ ومشهور در زبانها وآدم بین الماء والطین است اماگفته که ایں لفظ نزد محدیثن بصحت نرسیده فاما معنی یکی است وبر هر تقدیرمراد قبل تخلیق آدم است واگرچه در علم الٰهی نبوت تمامهء انبیاء ثابت وکائن بود لیکن نبوت آنحضرت ظاهرو معلوم بود میاں ملائکه وارواح ونبوت ایناں مکنون ومستوربود بلکه میگویندروح آنحضرت دراں عالم مربی ارواح انبیاء و مفیض علوم الٰهیه بود برایشاں۔

ترجمہ: جان لو کہ اول مخلوقات اور ساری کائنات کا ذریعہ اور تخلیق عالم وآدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام کا واسطہ نبی کریم ﷺ کا نور ہے جیسا کہ صحیح حدیث شریف وارد ہے اول ماخلق الله نوری سب سے پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا اور تمام مکنونات علوی وسفلی آپ کے ہی نور سے ہیں آپ کے ہی جوہر پاک سے جملہ ارواح واشباح عرش کرسی، لوح، قلم، جنت ودوزخ، ملک وفلک، انس وجنات، زمین

وآسمان، بحار وجبال اور تمام مخلوقات عالم ظہور میں آئی اور باعتبار تمام کثرتوں کا ظہور اسی وحدت سے ہے اور اسی جوہر پاک سے ساری مخلوقات کا ظہور و بروز ہے حقیقت کے اظہار و بیان میں اہل علم عجیب وغریب عبارات فرماتے ہیں۔حدیث اول ما خلق اللہ العقل اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے عقل کو پیدا فرمایا لیکن یہ حدیث محققین ومحدثین کے نزدیک مرتبہ صحت کو نہیں پہنچتی اور حدیث مبارک اول ما خلق اللہ القلم اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا فرمایا کے بارہ میں کہ مراد عرش اور پانی کے بعد ہے جیسا کہ ایک اور حدیث میں وکان عرشہ علی الماء اور اُس کا عرش پانی پر تھا اور بعض حدیث میں اسکی صراحت بھی آئی ہے کہ پانی کی تخلیق عرش سے پہلے ہے جس وقت قلم خلق کیا گیا تو اس کو فرمان الٰہی ہوا کہ لکھ تو قلم نے عرض کیا کیا لکھوں فرمایا لکھ ما کان ومایکون الی الابد یعنی جو کچھ ہوگیا اور جو کچھ آئندہ ابد تک ہوگا سب لکھ دو پس معلوم ہوا کہ قلم کی پیدائش سے پہلے بھی کچھ کائنات عالم وجود میں تھی علماء کہتے ہیں کہ عرش وکرسی اور ارواح کی تخلیق سے پہلے نبی کریم ﷺ کا نور مبارک عالم ظہور میں آیا ہے اس تقدیر پر ہوسکتا ہے کہ ما کان سے مراد نور مصطفےٰ ﷺ کے احوال وصفات ہوں کیونکہ سارے جہاں سے نور مصطفےٰ ﷺ کی اولیت ثابت ہے اور ما یکون سے مراد وہ کائنات ہیں جو دنیا میں بعد ظاہر ہوں اور اس عالم ظہور میں حضور نبی کریم ﷺ کی نبوت ثابت ہے جیسا کہ فرمایا کنت نبیاء وآدم بین الروح والجسد میں اس وقت بھی نبی تھا جب کہ آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام روح وجسم

کے درمیان تھے ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ انی عبداللہ و خاتم النبین و آدم المنجدل فی طینہ بیشک میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا اور آخری نبی تھا کہ آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام اپنے خمیر میں تھے اور لوگوں کی زبان پر یہ مشہور ہے کہ و آدم بین الماء و الطین یعنی آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام مٹی اور پانی کے درمیان تھے لیکن محدثین فرماتے ہیں یہ لفظ مرتبہ صحت کو نہیں پہنچے لیکن معنی ایک ہی ہیں اور اس تقدیر پر تخلیق آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام سے پہلے ہونا مراد ہے اگرچہ علم الٰہی میں تمام نبیوں کی نبوت ثابت و مسلم ہے لیکن نبی کریم ﷺ کی نبوت فرشتوں اور روحوں کے درمیان ظاہر و معلوم تھی دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوت مخفی و پوشیدہ تھی بلکہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی روح مبارک اس جہاں میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح کو تربیت فرمانے والی اور ان کو علوم الٰہیہ پہنچانے والی تھی۔

(24) مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ نمبر شیخ محقق شیخ المحدثین عبدالحق دھلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

چون خلق کردہ شد ادم علیٰ نبینا وعلیہ السلام حق تعالیٰ اورا ابو محمد کنیت نہادہ آوردہ اند کہ چون از آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام آں لغزش واقعہ شد گفت خداوندا اقالہ کن مرا ازیں لغزش بخدمت محمد ﷺ فرمود خدائے تعالیٰ کہ تو محمد ﷺ را کی شناختی آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام گفت آں زبان کہ خلق کردی

مرا نظر من بر عرش و ابواب بهشت افتاددرانجا نوشه دیدم لا ٰاله الا الله محمد رسول الله ﷺ دانستم که گرامی ترین خلائق نزد تو او خواجه بود که نام مبارک اورا قرین نام خود گردایند پس ندا آمد که وے آخر پیغمبراں از ذریت تست نام اد درآسمان احمد است ودرزمین محمد ﷺ اگراونمی بود پیدا نمیکردم آسمان وزمین راو ترا به طفیل اد آفریده ام ودرحدیث سلمان رضی الله عنه در فضل آنحضرت آمده که جبریل علیٰ نبینا وعلیه السلام فرآمد نزد آنحضرت وفرمود یا محمد ﷺ پر وردگار تو میگوید اگر من ابراهیم علیٰ نبینا وعلیه السلام را خلیل گر فتم ترا حبیب گرفتم وپیدا نه کردم ،هیچ آفریده را گرامی تر برخود از تو وپید نکردم اهل دنیا رامگر برائے آنکه بشا سانم ایشا نرا کرامت تو ومنزلت ومرتبت ترا نزد من اگر نمی بودی پیدا نمی کردم دنیارا پس نهاده شد نوری محمدی ﷺ درپیشانی آدم علیٰ نبینا وعلیه السلام در روایتی در پشت وے ومی درخشید از حسن وے پس ازاں نور سرائت کرد در تمام اعضائے دی وتعلیم کرد حق تعالیٰ ببرکت ایں نور آدم علیٰ نبینا وعلیه السلام را اسمائے جمیع مخلوقات وار ملائکه رابسجود وے ۔

ترجمہ: جب آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام کو پیدا کیا گیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُن کی کنیت ابو محمد ﷺ رکھی اور روایت میں آیا کہ آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام سے لغزش واقع ہوئی تو آپ نے عرض کی اے خداوند تعالیٰ میری عرض سن لے کہ میری لغزش حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے بخشش فرما تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ تو نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے پہچانا حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے عرض کی کہ جس وقت تو نے مجھے پیدا فرمایا میری نظر عرش اور جنت کے دروازوں پر پڑی اس جگہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ لکھا دیکھا میں سمجھ گیا کہ سب مخلوق سے افضل تیرے نزدیک اور بہتر کہ اُس کا نام مبارک تو نے اپنے نام مبارک کے ساتھ ملایا ہے پھر ندا آئی کہ وہ تمام پیغمبروں کے بعد تیری نسل سے ہوں گے اور اُس کا نام آسمان پر احمد اور زمین پر محمد ﷺ ہوگا اگر وہ نہ ہوتے تو میں زمین وآسمان کو پیدا نہ کرتا اور تجھے بھی ان کے طفیل پیدا فرمایا اور حدیث حضرت سلمان رضی اللہ عنہ میں آپ کے فضائل میں آیا ہے کہ حضرت جبرئیل علیٰ نبینا وعلیہ السلام آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے محمد ﷺ آپ کا پیدا فرمانے والا ارشاد فرماتا ہے اگرچہ میں ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا تو آپ کو اپنا حبیب بنایا میرے نزدیک آپ سے بڑھکر کوئی اتنا پیارا نہیں اور میں نے دنیا اور دنیا والوں کو پیدا کیا کہ وہ آپ کی عزت وکرامت وبندگی جو میرے نزدیک تمہاری وہ جان لیں اگر آپ نہ ہوتے تو میں دنیا کو پیدا نہ کرتا پس نور مصطفےٰ ﷺ آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام کی پیشانی میں، دوسری روایت میں آپ

کی پشت میں رکھا جس سے آپ کا حسن زیادہ روشن ہو گیا اور تمام جسم میں سرائت کر گیا اور اس نور کی برکت سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام کو تمام مخلوقات کے اسماء تعلیم فرمائے اور دو فرشتوں کو ان کی طرف سجدہ کرنے کا حکم ہوا۔

(25) شفاء السقام فی زیارہ خیر الانام امام الحدیث تقی الدین السبکی شافعی علیہ الرحمۃ صفحہ نمبر ۱۶۰ ما رواہ الحاکم ابو عبداللہ ابن البیع فی المستدرک علی الصحیحین او احد ھما قال حدثنا ابو سعید عمر وبن محمد بن منصور المعدل ثنا ابو الحسن محمدبن اسحٰق بن ابراھیم الحنظلی ثنا ابو الحارث عبداللہ بن مسلم الفھری ثنا اسماعیل بن مسلمہ انا عبدالرحمٰن بن زید ابن اسلم عن ابیہ عن جدہ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ لما اعترف آدم علیہ السلام یا الخطیئۃ قال یا رب اسالک بحق محمد ﷺ غفرت لی فقال اللہ یاٰدم (علیہ السلام) وکیف عرفت محمد ﷺ ولم اخلقہ قال یارب لانک لما خلقتنی بیدک ونفخت فی من روحک رفعت رانسی فرائیت علی قوانم العرش مکتوبا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ فعرفت انک لم تضف الی اسمک الاحب الخلق الیک فقال اللہ صدقت یاٰ دم (علیہ السلام) انہ لا حب الخلق الی اذ سالتنی بحقہ فقد غفرت لک ولولا

محمد ﷺ ما خلقتک قال الحاکم ھذا حدیث صحیح الاسناد وھو اول حدیث ذکر تہ لعبدالرحمٰن بن زید بن اسلم فی ھذا الکتاب ورواہ البھیقی ایضا فی دلائل النبوۃ وقال تفردبہ عبدالرحمن وذکرہ الطبرانی وزاد فیہ وھو آخر الانبیاء من ذریتک۔

ترجمہ(باسناد) سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرمایا کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے جب آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے اپنی خطا کا اعتراف فرمایا تو عرض کی اے میرے رب تعالیٰ میں تجھ سے حضرت محمد ﷺ کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ میری بخشش فرما تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام تو نے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو کیسے پہچانا ابھی اس کو میں نے پیدا نہیں کیا تو عرض کی اے میرے رب تعالیٰ جب تو نے مجھے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا اور اپنی روح مجھ میں پھونکی تو میں نے اپنا سر اُٹھا کر عرش کے پائیوں پر لکھا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ تو میں سمجھ گیا کہ اس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ ملایا وہ تجھے ساری مخلوق سے زیادہ محبوب ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا اے آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام تو نے سچ کہا بیشک وہ مجھے تمام مخلوق سے زیادہ محبوب ہے جبکہ تو نے اُس کے وسیلہ سے مجھ سے سوال کیا پس میں نے تیری بخشش فرمادی اور اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔حاکم نے کہا یہ حدیث اسناد کے لحاظ سے صحیح ہے اور وہ حدیث جو میں نے ذکر کیا۔عبدالرحمٰن بن اسلم سے اس کتاب میں اس کو روایت بیہقی نے بھی دلائل النبوۃ

میں کہا انہوں نے صرف عبدالرحمٰن ذکر کیا اس کو طبرانی نے بھی اور اس میں یہ بھی ذکر کیا وہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد تیری اولاد سے ہوگا۔

(26) شفا السقام فی زیارہ خیر الانام تقی الدین السبکی الشافعی رحمة الله علیه صفحه نمبر ۱۶۲ مکتبه نوریه رضویه

وذكر الحاكم مع هذا لحديث ايضا عن على بن الحمشاذ العدل ثنا هارون بن العباس الهاشمي ثنا جندل بن والق ثنا عمر وبن اويس الانصارى ثنا سعيد بن ابى عروبه عن قتاده عن سعيد بن المسيب عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال اوحى الله الى عيسىٰ علىٰ نبينا وعليه السلام ياعيسىٰ علىٰ نبينا وعليه السلام امن بمحمد ﷺ وامر من اوركه بن امتک ان يومنوا به فلولا محمد ﷺ ماخلقت ادم عليه السلام ولولاه ماخلقت الجنة ولاالنار ولقد خلقت العرش على الماء فاضطرب فكتبت عليه لا اله الا الله فسكن قال الحاكم هذا الحديث حسن صحيح الاسناد۔

اور ذکر کیا حاکم نے اس حدیث کو اس کے ساتھ، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کی طرف وحی کی کہ محمد ﷺ پر ایمان لاؤ اور حکم دو اپنی اُمت کو جو ان کو پائے وہ بھی ان پر ایمان لائے پس اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام کو

پیدا نہ کرتا اور اگر وہ نہ ہوتے تو میں نہ جنت کو اور نہ دوزخ کو پیدا کرتا بیشک جب عرش کو پانی پر پیدا کیا تو تو وہ کانپنے لگا میں نے اس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ لکھا تو وہ ساکن ہوگیا حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

(27) مطالع المسرات بجلاء دلائل الخیرات امام محمد مهدی الفاسی علیه الرحمة الباری

فقال الله تعالٰی(وما ارسلناک الا رحمةاللعالمین)وقال الشیخ سیدی ابو العباس المرسی رضی الله عنه جمیع الانبیاء خلقوا من الرحمة ونبینا ﷺ عین الرحمة قال الله تعالٰی (وما ارسلناک الارحمة اللعالمین)وقال شیخ سید عبدالجلیل القصری علی هذا الأیة فهو صلی الله تعالٰی علیه وآله وسلم المرحوم به العالم بنص هذه الأیة وان کل خیرونور وبرکة شاعت وظهرت فی الوجود ادتظهر من اول الایجاد الٰی آخرہ انما ذالک بسببه ﷺ

ترجمہ: فرمان الٰہی کہ ہم نے آپ کو تمام جہاں کی رحمت بنا کر بھیجا ہے حضرت ابوالعباس مرسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو رحمت سے پیدا فرمایا اور ہمارے نبی کریم ﷺ کو چشمہ رحمت بنایا۔ فرمان الٰہی وما ارسلناک الارحمةاللعالمین شیخ سیدی عبدالجلیل قصری فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی برکت سے ہی تمام جہاں کو رحمت ملتی ہے۔ اس نص قطعی سے ہر قسم کی بھلائی، نور اور

برکت جو بھی اول سے ظاہر ہوئی یا ہوگی اس کا سبب آپ کی ذات گرامی ہے۔

(28) مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات نمبر ۱۶۲ علامہ امام مہدی الفاسی علیہ الرحمۃ

آپکا اسم مبارک فاتح کی شرح میں فرماتے ہیں او فتح اللہ بہ باب الخلق فھو اول صادر عن اللہ ولو لا ھو لم یخلق شیأ او فتح اللہ النبوۃ فانہ اول الانبیاء او النور فاول ما خلق اللہ نورہ او فتح بہ ابواب الرحمۃ علٰی امتہ او باب الشفاعۃ او باب الجنۃ فلا تفتح لاحد قبلہ۔

ترجمہ: فاتح (کھولنے والا) کی شرح میں علامہ فاسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ فاتح کے معنی سے مراد اللہ تعالٰی نے آپ سے مخلوق کا دروازہ کھولا کہ آپ ہی اللہ تعالٰی سے اول صادر ہوئے اگر آپ نہ ہوتے تو کوئی شئی پیدا نہ ہوتی یا آپ سے ہی نبوت کھولی کیونکہ آپ اول انبیاء ہیں یا اول نور ہیں کہ سب سے اللہ تعالٰی نے آپ ہی کا نور پیدا فرمایا یا آپ کے ہی ذریعہ سے آپ کی اُمت پر رحمت کے دروازے کھلے یا شفاعت کا دروازہ کھولنے والے یا جنت کا دروازہ سب سے پہلے کھولنے والے جو آپ سے پہلے کسی پر نہ کھلے گا۔

(29) مطالع المسرات بجلاء دلائل الخیرات علامہ محمد مہدی الفاسی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ نمبر ۲۲۱

والخطاب جابر رضی اللہ عنہ ان اللہ خلق اول الاشیاء خلق

الاشیاء نور نبیک من نوره اخرجه عبدالرزاق وروی عنه ﷺ انه قال اول ماخلق الله نوری ومن نوری خلق کل شئی فهذه الاحادیث دالة علٰی اولیة ﷺ وتقدمه علٰی غیره من جمیع المخلوقات وانه سببها۔

اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ نے خطاب فرمایا تحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ نے سب اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا اور نبی کریم ﷺ سے روایت ہے فرمایا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا اور میرے نور سے تمام اشیاء کو پیدا فرمایا پس یہ احادیث آپکی اولیت وتقدیم آپ کے سواء تمام مخلوقات پر ثابت کرتی ہے اور وجہ تخلیق کائنات آپ کی ذات ہے۔

(30) مطالع المسرات بجلاء دلائل الخیرات صفحه نمبر ١٠١

امام مهدی الفاسی رحمة الله علیه

فی شرح مشارق الصاغانی علٰی قوله فی الحدیث نبی الرحمة لانه کان سبب الرحمة وهو الوجود لقوله لولاه ماخلقت الافلاک انتهی۔

ترجمہ: صاغانی اپنی شرح مشارق میں حدیث شریف نبی الرحمۃ کے متعلق لکھتے ہیں یہ اس لئے آپ کا وجود مبارک رحمت کا ذریعہ ہے جیسا کہ حدیث قدسی میں فرمان الٰہی ہے اگر وہ نہ ہوتے تو میں افلاک کو پیدا نہ کرتا۔

(31) نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض علیہ الرحمۃ صفحہ ۲۲۴

(ولولاہ ماخلقتک) کی شرح میں علامہ ملا علی قاری لکھتے ہیں یقرب منہ ماروی لولاک لما خلقت الافلاک۔ یعنی یہ فرمان اس حدیث قدسی جل علٰی کے مطابق ہے۔

(32) نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض علیہ الرحمۃ جلد الثالث

ملا علی قاری علیہ الرحمۃ آپ کے اسم مبارک فاتح کی شرح میں لکھتے ہیں۔

ولا یبعد ان یراد بالفتح الاسناد المجازی مشیر الی انہ الذی افتتح بہ الموجودات وابتدأی بہ الکائنات کما قال اول ماخلق اللہ روحی او نوری اولانہ کاالعلۃ الغایۃ فی ظھور المراتب الاسمائیۃ کما وردلولاک لما خلقت الافلاک ۔اورکوئی بعید نہیں فاتح سے مراد اسناد مجازی کی طرف اشارہ ہوا کہ ساری کائنات کی ابتداء اور جملہ موجودات اسی سے ہے جیسا کہ آپ کا فرمان ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میری روح یا میرا نور پیدا فرمایا آپ ہی مراتب اسماء کے ظہور کی علت نمائیہ یعنی سبب ظہور ہیں جیسا کہ حدیث میں وارد ہے لولاک لما خلقت الافلاک۔ اگر آپ نہ ہوتے تو میں افلاک کو پیدا نہ کرتا۔

(33) نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض علیہ الرحمۃ صفحہ نمبر ۱۸ جلد اول

(قولہ زکاۃ روحا وجسما) یعنی آپ کی روح مبارک وجسم مبارک پاکیزہ تھے

کی شرح میں ملا علی قاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کما قال ﷺ اول ما خلق اللہ روحی وسائر الارواح انما خلق ببرکۃ روحہ ونورہ وجودہ کما روی لولاک لما خلقت الافلاک فانہ صحیح معنیً ولو صنعف مبنی جیسا کہ آپ کا فرمان ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میری رُوح کو پیدا فرمایا اور تمام ارواح آپ کی روح کی برکت آپ کے نور آپ کے وجود مبارک کی برکت سے ہیں جیسا کہ حدیث میں روایت ہے لولاک لما خلقت الافلاک

اگر آپ نہ ہوتے تو میں افلاک کو پیدا نہ کرتا یہ حدیث معنی کے لحاظ سے صحیح ہے اگرچہ ضعیف بھی ہو۔

(34) نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض علیہ الرحمۃ صفحہ نمبر ۱۰۹

اللہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کی شرح میں علامہ علی قاری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں ان یقال المراد بالنور محمد ﷺ مثل نور اللہ الذی ھو مشرق ظھورہ ومظھر نورہ فی عالم الکون بحقلہ وامرہ حسب قضائہ وقدرہ کمشکاء الی آخرہ فان النور عبارۃ الظھور وقد انکشف بہ اشرفت الکائنات خرجت عن حیز الظلمات بہ فسر بعض المفسرین قولہ قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین ٥

مذکورہ آیہ کریمہ کی تفسیر میں ملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری لکھتے ہیں اس سے آپ ﷺ ہیں مثال نور اللہ کی جو سارے ظہور کو چمکانے اور اُس کے نور سے

عالم کون میں ان کی خلقت کا سبب ہے اور اسکے امر و قضاء و قدرت کا مظہر اتم ہے جیسا کہ مشکوٰۃ ہے پس نور عبادت ہوگی ظہور سے تحقیق اسی سے ظہور حقائق الٰہیہ کا اور اسرار احدیت کا اور بے نیازی کے راز کا اور اسی سے کائنات اندھیروں و پوشیدگیوں سے نکل کر منور ہوئی جیسا کہ بعض مفسرین نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے فرمان قد جاء کم من نور و کتاب مبین میں فرمایا۔

(35) نسیم الریاض جلد اول صفحہ نمبر ۱۰۵ شرح شفا قاضی عیاض علیہ الرحمۃ الباری

ملا علی قاری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں انہ لولاہ نور وجودہ وظہور کرمہ وجودہ لما خلق الافلاک ولا اوجد الاملاک فھو مظھر للرحمۃ الالھیۃ التی وسعت کل شئی من الحقائق الکونیۃ المحتاج الیٰ نعمۃ الایجاد۔

اگر اُن کے وجود کا نور اور اُن کے وجود کا کرم وسخاوت نہ ہوتی تو افلاک پیدا نہ ہوتا اور نہ ہی پائی جاتی املاک پس وہ رحمت الٰہی کے مظہر ہیں ایسی رحمت جو کہ ہر شئی حقائق کونیہ کو شامل اور ہر ایجاد اپنے موجد کی محتاج ہے۔

(36) معارج النبوۃ رکن اول صفحہ نمبر ۵۴ علامہ معین الدین ہروی کاشفی علیہ الرحمۃ

امیر المؤمنین وقدوۃ الاصحاب عمر بن الخطاب (رضی اللہ

تعالیٰ عنہ) نقل میکنداز حضرت رسالت ﷺ فرمودان ادم قال بحق محمد ﷺ ان تغفرلی ادم (علیہ السلام) گفت یا الٰھی بحرمت محمد ﷺ کہ ذلت مرابیا مرزی حق عزوجل فرمودای آدم (علیہ السلام) تو محمد ﷺ راز کجا شناختی گفت آنرور کہ مرا آفریدی وروح مرادربدن دمیدی چشم یکشا دم در ساق عرش نوشتہ دیدم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ دانستم کہ وی گرامی ترین خلق است نزد تو کہ نام اورا قرین نام بزرگوار خود گردایندہٗ فاوحی اللہ تعالیٰ الیہ وعزتی وجلالی انہ آخر النبیین من ذریتک لولاہ لما خلقتک یعنی سوگند بعزت وجلال من کہ اوآخرین پیغمبر انست از ذریت توست اگر نہ اوبود تیرا نیا فرید وبسبب ایں توسل زلتش مغفوروسیعش مشکو آمد۔

ترجمہ: سیدنا امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تحقیق آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے عرض کی کہ نبی کریم ﷺ کے وسیلہ سے میری بخشش فرما اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا اے آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام تو نے حضرت محمد ﷺ کو کیسے پہچانا تو عرض کی جس دن تو نے مجھے پیدا فرمایا اور میرے بدن میں اپنی رُوح پھونکی میں نے آنکھ کھولی تو عرش کے پایئے پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ لکھا دیکھا میں سمجھ گیا کہ وہ تیری مخلوق میں سب سے زیادہ بزرگ ہے جس

کا نام تو نے اپنے نام مبارک کے ساتھ لکھا ہوا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے وحی فرمائی کہ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم وہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد تمہاری اولاد سے ہوگا اگر وہ نہ ہوتے تو میں تم کو بھی پیدا نہ کرتا ان کے وسیلہ کے سبب تیری لغزش معاف کی اور تیری کوشش مشکور فرمائی۔

(37) معارج النبوۃ رکن دوم صفحہ نمبر ۱۱۱ اور مقدمہ معارج النبوۃ صفحہ نمبر ۱۲۱

علامہ کاشفی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ در تفسیر آنیہ کریمہ وما کنت بجانب الطور اذنا دینا روائت کند که چون موسیٰ علیه السلام باخذ الواح مشرف گشت از غائیت بهجت وسرور در زاویه طور بامالک غفور ایں مناجات معروض گردایند که خداوندا مرا بکرامتی مکرم گرادیندے که پیش از من هیچ کس رابا یں دولت مستور نساختی حق تعالیٰ وحی فرمود که اے موسیٰ (علیہ السلام) نظر در دلهای بندگان خود کردم هیچ دل را متواضع تراز دل تو نیا فتم ازیں جهت برسالت وبکلامت برگزیدم فخذ اٰتیتک وکن من الشاکرین ومت علی التوحید وعلی حب محمد صلی اللہ علیہ وسلم موسیٰ (علیہ السلام) گفت خداندا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیست که محبت او قرین توحید تو باید کرد در وقت مرگ فرمود که یا موسیٰ (علیہ السلام) بن عمران محمد صلی اللہ علیہ وسلم کسی است که نام او بر ساق نوشته ام از خلق آسمانها وزمینها به

دوهزار سال یا موسیٰ (علیہ السلام) میخواهی که تبو نزدیک ترباشم از سخن تو بزبان تو وازو سواس دل تو بدل تو وازروح تو بیدن تو واز نور دیدۂ تو بدیده تو واز شنوائی گوش تو بگوش تو از آب دهان توبدهان تو واز سیاهی چشم تو بسفیدی چشم تو گفت الٰهی آرزو من بحضرت تووتمنامن بجناب قدس تو همیں است حق تعالیٰ گفت ای موسیٰ صلوٰت بر محمد ﷺ بسیارفرست وبنی اسرائیل را پیغام رسان که هربمن ملاقات ودر دل اوانکار محمد ﷺ باشد زبانه دوزخ رابر مسلط گردانم واورابجا بها محبوب گرادنم تااز دولت دیدار من محروم گردد وبمرتبهء مردود گردد که هیچ ملک بروی رحم نکیند و هیچ پیغمبر بشفاعت وی قیام نماید وفرشتگان بروی در میکشند تا بآلش جهنم جاودانی محبوسش گردایند موسیٰ (علیہ السلام) گفت خداوندا میخواهم که بدانم که محمد ﷺ کیست که تقرب من بحضرت تومیسر نگرددبدرودبربوی فرمود یا موسیٰ (علیہ السلام) ولا محمد ﷺ وامته لما خلقت الجنة ولاالنار ولاالشمس ولاالقمر ولااللیل ولاالنهار ولاملکا مقرباولا نبیاو لا مرسلا ولاایاک اگرچه چنانچه اقرار نکنی بنبوت محمد ﷺ وبروی درود نفرستی ترا بآتش بسوزم اگرچه ابراهیم علیه السلام خلیل

باشی صلوٰة الله وسلام علیه موسٰی (علیہ السلام) خداوندا اقراء کردم
بنبوت او و گواهی دادم برفضل محمد ﷺ وقبول کردم که بروی
درود بسیار فرستم الٰهی سوال دارم میخواهم که آنرا جوابی کرم
فرمائی انا اجب الیک ام محمد ﷺ من دوست ترم نزد تو یامحمد
ﷺ فرمود یا موسٰی تو کلیم منی ومحمد ﷺ حبیب من ومقرر
است که حبیب دوست تراز کلیم موسٰی (علیہ السلام) گفت مرا کلیم
خواندی ومحمد ﷺ را حبیب چه فرق است میان کلیم وحبیب
فرمود یا موسٰی (علیہ السلام) کلیم کسی است که خدای را دوست
داردوهرچه کند برضای او کند وحبیب کسی است که خدای
اورادوست دارد انچه رضائی اوباشد الله تعالٰی بان کار کند ویا
موسٰی (علیہ السلام) کلیم کسی است که روز بصیام وشب بقیام
گذارند وچهل روز متصل روزه دارد وچهل شب متعاقب احیا کند
بعد ازان بطور سینا آید وبامن مناجات کند وحبیب کسی است که
برفرش خوددرخواب باشد من جبرائیل را بفرستم ازبرای اوتااورا
بکمترطرفة العینی حاضر گرداندواورا بجای رسانم که هیچ مخلوق
برانجا نرسیده باشد ای موسٰی (علیہ السلام) باتو سخن گفتم وتو در
طور سینا بودی وبا محمد ﷺ وسخن گونم واونزدیک بمن فوق

العرش من قاب قوسین او ادنی باشد۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وما کنت بجانب الطور اذنادینا کی تفسیر میں روایت فرماتے ہیں جب موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے توریت کی تختیاں حاصل کیں تو نہایت خوشی میں طور کے زاویہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے دربار میں عرض کی کہ مجھے جس عزت سے تو نے نوازا ہے ایسی دولت مجھ سے پہلے کسی اور کو عطا نہ فرمائی تو فرمان الٰہی ہوا اے موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام میں اپنے بندوں کے دلوں پر نظر فرمائی تو کوئی دل تجھ سے زیادہ متواضع نہ پایا اسی وجہ سے میں تجھ کو نبوت اور اپنے ساتھ کلام کا شرف عطا فرمایا فخذ ما اٰتینک وکن من الشاکرین ومت علی التوحید وعلی حب محمد ﷺ

پس پکڑ و جو میں تم کو عطا کرتا ہوں اور شکر کرنے والوں میں ہو جا اور تیرا انتقال توحید اور حضرت محمد ﷺ کی محبت پر ہو حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ محمد ﷺ کون ہیں کہ اُن کی محبت تیری توحید کے ساتھ موت کے وقت ضروری ہے تو فرمان الٰہی ہوا اے موسیٰ بن عمران علیہ السلام محمد ﷺ وہ ہیں زمینوں اور آسمانوں کی خلقت سے دو ہزار سال پہلے میں نے اُس کا نام عرش کے پایئے پر لکھا اور اے موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کیا تو چاہتا ہے کہ میں تیری زبان کے سخن اور تیرے دل کے وسواس سے اور تیرے بدن میں روح سے اور تیری آنکھوں کے دیکھنے سے اور تیرے کان کے سننے سے اور تیرے منہ کے پانی سے اور تیری آنکھ کی سیاہی سے

سفیدی سے بھی زیادہ نزدیک ہو جاؤں تو موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے عرض کی ہاں
میری تمنا اور آرزو تیرے دربار میں ایسی ہی ہے تو فرمان الٰہی ہوا کہ اے موسیٰ علیٰ نبینا
وعلیہ السلام تو محمد ﷺ پر کثرت سے درود پڑھا کرو اور بنی اسرائیل کو میرا یہ پیغام بھی
پہنچا دو کہ مجھ سے ملاقات پر تمہارے دل میں محمد ﷺ سے انکار ہو تو تم پر زبانیہ
دوزخ مسلط کرونگا اور اُن کو بے شمار حجابوں میں اپنے دیدار سے محروم رکھوں گا اور مرتبہ
مردود کر دونگا اور کوئی فرشتہ اُن پر رحم نہیں کرے گا اور کوئی نبی ان کی شفاعت کیلئے کھڑا
نہ ہوگا اور فرشتے اس کو کھینچ کر آتش دوزخ میں ہمیشہ کیلئے بند کر دیں گے تو موسیٰ علیٰ نبینا
وعلیہ السلام نے عرض کی میں چاہتا ہوں کہ میں جان لوں کہ مجھ سے زیادہ تیرے نزدیک
حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو تقرب کیوں زیادہ ہے تو فرمان الٰہی ہوا کہ اے موسیٰ علیٰ نبینا
وعلیہ السلام لولا محمد وامته لما خلقت الجنة ولا النار ولا الشمس
ولا القمر ولا الليل والنهار ولا ملكا ومقربا ولا نبياء مرسلا ولا اياك
اے محمد ﷺ وان کی اُمت نہ ہوتے تو میں جنت اور نہ دوزخ نہ سورج نہ چاند نہ
رات نہ دن نہ مقرب فرشتے نہ نبی مرسل اور نہ تجھے پیدا فرماتا اگر تم محمد ﷺ کی
نبوت کا اقرار نہ کرو گے اور ان پر درود شریف نہ پڑھو گے تو میں دوزخ کی آگ میں
جلاؤں گا اور اگر چہ حضرت ابراہیم علیہ السلام میرے خلیل بھی ہوں علیٰ نبینا وعلیہ السلام
حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے عرض کی میں اُن کی نبوت کا اقرار کرتا ہوں اور
حضرت محمد ﷺ کی فضیلت کی گواہی دیتا ہوں اور اُن پر کثرت سے درود شریف

پڑھوں گا اے اللہ تبارک وتعالیٰ ایک سوال عرض کرتا ہوں اُس کا جواب اپنے کرم سے عطا فرمائیں وہ یہ کہ میں تیرے نزدیک زیادہ پیارا ہوں یا حضرت محمد ﷺ فرمان الٰہی ہوا کہ تم میرے کلیم ہو اور محمد ﷺ میرے حبیب ہیں اور یہ امر مسلمہ ہے کہ حبیب زیادہ پیارا ہے کلیم سے موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے عرض کی کہ مجھے کلیم فرماتے اور محمد ﷺ کو حبیب تو کلیم اور حبیب میں کیا فرق ہے فرمان الٰہی ہوا کہ کلیم وہ ہوتا ہے جو خدا کو دوست رکھے اور جو کام کرے اس کی رضا کیلئے کرے حبیب وہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ خود اس کو دوست رکھے اور جو اس کی رضا ہو اللہ تعالیٰ ویسے ہی کرے اے موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کلیم وہ ہے جو دن کو روزہ رکھے اور ساری رات قیام کرے اور چالیس دن روزہ متواتر رکھے اور چالیس رات متواتر جاگے بعدہٗ طور سینا آئے میری بارگاہ میں مناجات کرے اور حبیب وہ ہے کہ اپنے بستر پر آرام فرما رہا ہو اور میں جبرائیل علیٰ نبینا وعلیہ السلام کو بھیجوں کہ آنکھ جھپکنے سے پہلے انہیں میرے پاس حاضر کرے اور اسے اس جگہ پہنچا دوں جہاں پر کوئی بھی مخلوق نہ پہنچ سکے اے موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام تمہارے ساتھ کلام تو طور میں ہوئی لیکن محمد ﷺ سے کلام کرونگا کہ وہ میرے نزدیک عرش کے اوپر دو کمانوں کے برابر بلکہ اسے سے بھی زیادہ قریب ہوں گے۔

(38) معارج النبوۃ رکن صفحہ نمبر ۱۲ مکتبہ نوریہ رضویہ و کنوریہ مارکیٹ سکھر پاکستان

نقل است کہ داود علیہ السلام مناجات کرد کہ خداوندا من

درزبور نوری مشاهده کرده ام ساطع که هر که بتلاوت آں مشغول میشوم محراب من در جنبش واهتزارمی آید دردل مرا روح وراحت فرد میگردووصومعه من منورمیگردو خداوندا آں چه نوراست حق تعالیٰ فرموٗد آں نور محمد است ﷺ لا جله خلقت الدنیاء والاخرة وادم علیه السلام وحوا والجنة والنار داود علیه السلام آواز بر آور نام محمد ﷺ برزبان راند وگفت محمد رسول ﷺ وبیکبار طیوروحوش وهوام وکوه ودشت وبیابان همه بجواب اودر آیندوزبان بگفتار قد صدقت یا داود علیه السلام بکشا دند فزالک قوله تعالیٰ ولقد اتینا داودمنا فضلا یا جبال اوبی معه والطیر بعدازاں دیگر هر بار که خواستی بتلاوت زبور اشتغال نمائید ابتداء کلمه لا اله الله محمد رسول الله ﷺ نمودی۔

ترجمہ: منقول ہے کہ حضرت داوٗد علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا کہ میں زبور شریف میں نور کا مشاہدہ کرتا ہوں جب اس کی تلاوت میں مشغول ہوتا ہوں تو میرا حجرہ جنبش میں آتا ہے اور میرے دل کو سکون وراحت ہوتی ہے اور میرا حجرہ نور سے منور ہو جاتا ہے الٰہی یہ نور کیا ہے فرمان الٰہی ہوا کہ وہ نور محمد ﷺ کا ہے جس کے لئے دنیا وآخرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام وحوا علیہما السلام وجنت ودوزخ کو پیدا کیا حضرت داوٗد علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے محمد ﷺ کا نام مبارک بلند

آواز سے زبان سے ادا کیا اور کہا محمد رسول اللہ ﷺ تو اسی وقت پرندے وحشی جانور ہرنیاں پہاڑ جنگل اور میدانوں تمام نے جواب میں فصیح آواز سے کہا قد صدقت یاداؤد علیٰ نبینا وعلیہ السلام اے داؤد علیٰ نبینا وعلیہ السلام آپ نے سچ فرمایا ایسے ہی فرمان الٰہی ہے ولقداتینا داؤد منا فضلا یا جبال اوبی معه الطیر اس کے بعد جب بھی آپ زبور شریف کی تلاوت فرماتے تو ابتداء میں کلمہ شریف لا اله الا الله محمد رسول الله ﷺ پڑھا کرتے۔

(39) معارج النبوة رکن دوم صفحہ نمبر۲امکتبه نوریه رضویه وکٹوریه مارکیٹ سکھر پاکستان

چنانچه در انجیل زبان عیسیٰ علیه السلام آورده است که فرمود که انی ذاهب الی ربی وربکم والفار قلیطا جاء هو الذی یشهد به الحق کما شهدت له باالحق وهو اندی یفسرلکم کل شئی ومراد از فارقلیطا پیعمبرما است ﷺ ومعنی آں بمعنی احمد نزدیک است وشهادت حضرت رسالت ﷺ درباره عیسیٰ علیه السلام آں بود که امم سابقه همواره تکذیب متابعان عیسیٰ علیه السلام میکردندویهود در میریاب در حق ایشاں بهتان میگفتاندتاآں زمان که حضرت رسالت ﷺ مبعوث شد برطبق قول ایشاں اداامی شهادت نمرود وکذب وبهتان ومعاندان تخصیص یهود اظهار

فرمود وازابن عباس رضی الله عنهما روائت است که حق تعالٰی وحی کرد به عیسٰی علیہ السلام که ایمان آر بمحمد ﷺ وامت خود بگوی تا ایمان آرند اگر نه محمد ﷺ بودی آدم علیه السلام رانیا فریدی اگر نه محمد ﷺ بودی بهشت ودوزخ رانیا فریدی وچوں عرش رابر آب نهادم وکان عرشه علی الماء مضطرب بود ودمیگر دید کلمه لااله الا الله محمد رسول ﷺ بروی نوشتم ببرکت نام من ونام حبیب من ساکن گشت=نکته اضطراب عرش ببرکت ایں کلمه تسکین می یا بداگر دل بندهٔ مومن بمقضائی اولئک کتب قلوبهم الایمان ازاضطراب خوف وقلق خشیت بسکون وایںت منتقل گردوالا بذکر الله تطمئن القلوب عجیب وغریب نه باشد۔

ترجمہ: چنانچہ انجیل شریف میں حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کی زبان کا فرمان آتا ہے کہ میں اپنے اور تمہارے رب کی طرف جاتا ہوں اور فارقلیطا آئے گا وہ حق کی گواہی دیگا جیسا کہ میں گواہی دی اور وہ ہر چیز کی وضاحت فرمائے گا۔ فارقلیطا سے مراد ہمارے نبی کریم ﷺ ہیں۔ فارقلیطا کا معنیٰ احمد ﷺ کے بالکل قریب ہے حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کے بارے میں آپ نبی کریم ﷺ کی گواہی یہ ہے کہ سابقہ اُمتوں کی طرح آپ کی تکذیب کی اور یہودیوں نے اُن پر بہتان باندھا

جس وقت آپ کی جلوہ گری ہوئی تو ان کی باتوں کی شہادت اور یہودیوں کے بہتان دشمنی جھوٹ کو زائل فرمایا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کو وحی فرمائی کہ حضرت محمد ﷺ پر ایمان لاؤ اور اپنی اُمت کو بھی حکم دو کہ اُن پر ایمان لائیں اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام نہ پیدا ہوتے اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو جنت ودوزخ نہ پیدا ہوتے جب میں نے عرش کو پانی پر رکھا **وکان عرشہ علی الماء** تو اُس کو جنبش ہوئی تو میں نے اُس پر کلمہ **لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ** لکھا پس میرے نام اور میرے حبیب کے نام کی برکت سے اس کو سکون ہوگیا۔

نکتہ: عرش کی جنبش کو اس کلمہ شریف سے تسکین ہوگئی اگر بندہ مومن **اولٰئک کتب فی قلوبھم الایمان** سے خوف قلق خشیت الٰہی سے سکون حاصل ہوجائے **الا بذکر اللہ تطمئن القلوب** تو کوئی عجیب بات نہیں۔

(40) مطالع المسرات بجلاء دلائل الخیرات صفحہ نمبر ۲۶۲

علامہ محمد مہدی الفاسی علیہ الرحمۃ (والسبب فی کل موجود) کی شرح میں فرماتے ہیں دلیل **ھذا حدیث جابر** رضی اللہ عنہ **عند عبدالرزاق ان الاشیاء کلھا مخلوقۃ من نورہ** ﷺ **ومثلہ حدیث ابی مروان الطبنی الذی اخرجہ فی فوائد عن ابن عباس** رضی اللہ تعالیٰ عنہما **وابن عمر وابی سعید الحذری** رضی اللہ تعالیٰ عنہما **وفی حدیث عمر ابن خطاب**

رضی اللہ عنہ، عند البیہقی فی دلائلہ والحاکم وصححہ وقول اللہ تبارک وتعالٰی لاٰدم علیہ السلام لو لا محمد ﷺ ماخلقت وروی فی حدیث آخر لولاہ ماخلقتک ولا خلقت سماء والارضا وفی الحدیث سلمان عندابن عساکر قال ھبط جبریل علیہ السلام علی النبی ﷺ فقال ان ربک یقول لک ان کنت اتخذت ابراھیم علیہ السلام خلیلا فقد اتخذتک حبیبا وما خلقت خلقا اکرم علٰی منک ولقد خلقت الدنیا واھلھا لاعرفھم کرامتک ومنزلتک عندی ولولاک لما خلقت الدنیاء قال البوصیری لولاک لم تخرج الدنیا من عدم۔

ترجمہ:(والسبب فی کل موجود) کی تشریح میں علامہ فاسی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اس کی دلیل وہ حدیث ہے جو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے جن کو امام عبدالرزاق (امام بخاری کے استاذ) نے فرمایا کہ تمام اشیاء نبی کریم ﷺ کے نور سے پیدا کی گئیں اس کی مثل ابومروان الطبنی نے فوائد میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما وابو سعید الخذری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے امام بیہقی نے اپنے دلائل میں اور حاکم نے اس کو صحیح کہا کہ اللہ تبارک وتعالٰی نے حضرت آدم علٰی نبینا وعلیہ السلام کو فرمایا اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تم کو بھی پیدا نہ

فرماتا۔ دوسری حدیث شریف میں ہے اگر وہ نہ ہوتے تو تم کو بھی پیدا نہ کرتا اور نہ میں آسمان اور نہ ہی زمین پیدا کرتا۔ حدیث سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ابن عساکر نے بیان کی کہ حضرت جبرائیل علیٰ نبینا وعلیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی آپ کا رب آپ سے فرماتا ہے اگر میں ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ السلام کو خلیل بنایا تو آپ کو اپنا حبیب بنایا ہے اور تمام مخلوق میں آپ سے زیادہ اکرام والا میرے نزدیک اور کوئی نہیں۔ بیشک میں نے دنیا اور تمام دنیا والے پیدا کئے تاکہ تیری عزت اور رفعت شان جو میرے نزدیک ہے وہ جان لے۔ اگر آپ نہ ہوتے تو میں دنیا کو پیدا نہ کرتا۔ امام شرف الدین بصیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپ نہ ہوتے تو دنیا عدم سے وجود میں نہ آتی۔

(41) اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام اہل سنت مولانا الشاہ احمد رضا خاں قدس سرہ نقل فرماتے ہیں۔

وحی اول: حاکم۔ بیہقی۔ طبرانی۔ آجری۔ ابونعیم۔ ابن عساکر امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہے کہ حضور سیّد المرسلین ﷺ فرماتے ہیں۔

لما اقترف ادم الخطئة قال رب اسئلک بحق محمد لما غفرت لی قال وکیف عرفت محمد ﷺ قال لانک لما خلقتنی بیدک ونفخت فی من روحک ورفعت رأسی فرأیت علی قوائم العرش مکتوبا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ فعلمت انک لم تضف

الی اسمک الا احب الخلق الیک قال صدقت یاٰدم ولو لا محمد ماخلقتک وفی روایۃ عندالحاکم فقال اللہ تعالٰی صدقت یاٰدم انہ لاحب الخلق الی اما اذا سئلتنی بحقہ فقد غفرت لک ولو لا محمد ﷺ ما غفرت وما خلقتک۔

ترجمہ: یعنی جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خطا کا ارتکاب کیا تو انہوں نے اپنے رب سے عرض کی اے رب (میرے) صدقہ محمد ﷺ کا میری مغفرت فرما۔ رب العالمین نے فرمایا تو نے محمد ﷺ کو کیونکر پہچانا۔ عرض کی جب تو نے مجھے اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی رُوح ڈالی میں نے سر اٹھایا تو عرش کے پایوں پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ لکھا پایا۔ جانا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ اس کا نام ملایا ہے جو تجھے تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہے۔ اللہ تعالٰی نے فرمایا اے آدم تو نے سچ کہا بیشک وہ مجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے۔ اب کہ تو نے اس کے حق کا وسیلہ کر کے مجھ سے مانگا تو میں تیری مغفرت کرتا ہوں اور اگر محمد ﷺ نہ ہوتا تو میں تیری مغفرت نہ کرتا اور نہ تجھے بناتا۔ فتاوٰی رضویہ شریف جلد نمبر ۳۰ صفحہ نمبر ۱۷۶

(42) فتاوٰی رضویہ شریف اعلٰی حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں قادری برکاتی قدس سرہ حاکم بافادہ تصحیح عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی۔

اوحی اللہ تعالٰی الی عیسٰی یا عیسٰی (علیہ السلام) امن بمحمد ﷺ وأمُرْ من ادرک من امتک ان یومنو ابہ فلو لا محمد

ﷺ ما خلقت آدم (علیه السلام) ولولا محمد ﷺ ماخلقت الجنة ولاالنار ولقد خلقت العرش علی الماء فاضطرب فکتبت علیه لا اله الا الله محمد رسول الله ﷺ فسکن

اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کو وحی فرمائی اے عیسیٰ (علیہ السلام) ایمان لا محمد ﷺ پر اور تیری اُمت سے جو لوگ اس کا زمانہ پائیں انہیں بھی حکم کر کہ اس پر ایمان لائیں کہ اگر محمد ﷺ نہ ہوتا تو میں آدم علیہ السلام کو پیدا نہ کرتا نہ جنت ودوزخ بناتا۔ جب میں نے عرش پانی پر بنایا اسے جنبش تھی میں نے اس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ لکھ دیا پس ٹھہر گیا۔ (فتاویٰ رضویہ جلد نمبر ۳۰ صفحہ نمبر ۱۸۸

(43) فتاویٰ رضویہ شریف جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۱۷۹ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں قادری برکاتی قدس سرہ ابن عساکر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور سید المرسلین ﷺ سے عرض کی گئی کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا عیسیٰ علیہ السلام کو رُوح القدس سے بنایا ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا آدم علیہ السلام کو برگزیدہ کیا حضور کو کیا فضل ملا فورا حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کی حضور کا رب ارشاد فرمایا ہے۔

ان اتخذت ابراهيم خليلا فقد اتخذ تک من قبل حبيبا وان كنت كلمت موسى في الارض تكليما فقد كلمتک في السماء وان كنت خلقت عيسى من رُوح القدس فقد خلقت اسمک من قبل ان

اخلق الخلق بالفی سنة ولقد وطئت فی السماء موطئًا لم یطاہ احد قبلک ولا یطاءَ احد بعدک ان کنت اصطفیت ادم فقد ختمت بک الانبیاء خلقت خلقا اکرم علی منک (وساق الحدیث الی ان قال) ظلّ عرشی فی القیامة علیک محدود تاج الحمد علٰی راسک معقود وقرنت اسمک مع اسمی فلا اذکر فی موضع حتی تذکر معی ولقد خلقت الدنیا واھلھا لاعرفھم کرامتک ومنزلتک عندی ولولاک ما خلقت الدنیا۔

ترجمہ: اگر میں نے ابراہیم (علیہ السلام) کو خلیل کیا تمہیں حبیب کیا اور اگر موسیٰ (علیہ السلام) سے زمین پر کلام کیا تم سے آسمان پر کلام کیا اگر عیسیٰ (علیہ السلام) کو رُوح القدس سے بنایا تو تمہارا نام آفرینش خلق سے دو ہزار برس پہلے پیدا کیا۔ بیشک تمہارے قدم آسمان میں پہنچے جہاں نہ تم سے پہلے کوئی گیا نہ تمہارے بعد کسی کو رسائی ہو۔ اگر میں نے آدم (علیہ السلام) کو برگزیدہ کیا تمہیں خاتم الانبیاء کیا اور تم سے زیادہ عزت وکرامت والا کسی کو نہ بنایا۔ قیامت میں میرے عرش کا سایہ تم پر گستردہ اور حمد کا تاج تمہارے سر پر آراستہ تمہارا نام میں نے اپنے نام کیساتھ ملایا کہ کہیں میری یاد نہ ہو جب تک تم میرے ساتھ یاد نہ کئے جاؤ اور بیشک میں نے دنیا واہل دنیا کو اس لئے بنایا کہ جو عزت ومنزلت تمہاری میرے نزدیک ہے ان پر ظاہر کر دوں اور اگر آپ نہ ہوتے تو میں دنیا کو نہ بناتا۔

(44) فتاویٰ رضویہ شریف (جلد نمبر۳ صفحہ نمبر ۱۸۹) اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں قادری برکاتی قدس سرہٗ

دیلمی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں اتانی جبریل (علیہ السلام) فقال اللہ یقول لولاک ماخلقت الجنۃ ولولاک ما خلقت النار۔

ترجمہ: میرے پاس جبرائیل (علیہ السلام) نے حاضر ہوکر عرض کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم نہ ہوتے تو میں جنت نہ بناتا اور اگر تم نہ ہوتے تو میں دوزخ کو نہ بناتا۔

(45) فتاویٰ رضویہ شریف (جلد نمبر۳ صفحہ نمبر ۱۹۵) اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں قادری برکاتی قدس سرہٗ

ترجمہ: امام قسطلانی مواھب لدنیہ ومنح محمدیہ میں رسالہ میلاد و امام علامہ ابن ظفر بک سے ناقل مروی ہوا کہ آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے عرض کی کیا کہ الٰہی تو نے میری کنیت ابومحمد (ﷺ) کس لئے رکھی۔ حکم ہوا اے آدم (علیہ السلام) اپنا سر اُٹھا آدم (علیہ السلام) نے سر اُٹھایا سراپردہ عرش میں محمد (ﷺ) کا نور نظر آیا۔ عرض کی! الٰہی یہ نور کیسا ہے۔ فرمایا ھذا نور نبی من ذریتک فی السماء احمد وفی الارض محمد (ﷺ) لولاہ وما خلقت ولا خلقت سماء والارض۔

یہ نور ایک نبی کا ہے تیری ذریت یعنی اولاد سے اس کا نام زمین میں محمد (ﷺ) اور

آسمان میں احمد ہوگا اگر وہ نہ ہوتا تو میں تجھے نہ بناتا اور نہ آسمان نہ زمین کو بناتا۔

(46) فتاوی رضویہ شریف (جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۱۹۵) اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام سیدنا احمد رضا خاں قادری برکاتی قدس سرہٗ

امام بن سبع وعلامہ غزنی سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے ناقل ان اللہ تعالیٰ قال لنبیہ من من اجلک اسطع البطحاء واموج الموج وارفع السماء واجعل الثواب والعقاب ذکرہ الزرقانی فی شرح۔

ترجمہ: یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے فرمایا کہ میں تیرے لئے بچھاتا ہوں زمین کو اور موجزن کرتا ہوں دریا اور بلند کرتا ہوں آسمان کو اور مقرر کرتا ہوں جزا وسزا کو۔ زرقانی علی المواہب للدینہ بحوالہ ابن سبع المقصد اول

(47) حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین علامہ یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمۃ صفحہ نمبر ۲۶ و صفحہ نمبر ۸۱۴

وحدیث قال ادم یارب اسالک بحق محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مما غفرت لی الحدیث وفیہ انہ تعالیٰ قال یاٰدم کیف عرفتہ ولم اخلقہ قال یا رب لما خلقتنی بیدک ای بقدرتک الباھرۃ ونفخت فی من روحک ای سرک العجب الذی لا یعلم حقیقۃ احد غیرک رفعت راسی فرائت علی قوائم العرش مکتوبا لا الہ الا اللہ محمد رسول

(صلی اللہ علیہ وسلم) فعلمت انک تضف الیٰ اسمک الا احب الخلق الیک قال اللہ تعالیٰ صدقت یاٰدم انہ لا حب الخلق الیّ واذا سالتنی بحق محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)فقد غفرت لک ولولا محمد(صلی اللہ علیہ وسلم)ماخلقتک صححہ الحاکم واعتراض لکن صح ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ولہ حکم المرفوع ولولا محمد(صلی اللہ علیہ وسلم) ماخلقت آدم (علیہ السلام)ولولا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)ماخلقت الجنۃ والنار ولقد خلقت العرش علی الماء فاضطرب فکتبت علیہ لا الہ الااللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) فسکن وفی روائت آخر لولاہ خلقت السماء والارض ولاالطول والاالعرض ولا ومنعت ثوابا وعقابا ولا خلقت جنۃ ولاالنار ولا شمسا ولا قمرا وصح انا اول من تشق عنہ الارض فابس الحلۃ من حلل الجنۃ ثم اقوم عن یمین العرش لیں احد من الملائکتہ یقوم ذالک المقام غیری وفی روایۃ ذکرھا السراج البلقینی فی فتا ویہ انہ تعالیٰ قال لہ قد مننت علیک بسبعۃ اشیاء اولھا انی لم اخلق فی السمٰوٰت والارض اکرم علی منک۔

ترجمہ:اور حدیث آدم علیہ السلام نے عرض کی اے میرے رب تعالیٰ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے وسیلہ سے میں تجھ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں اور اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم علیہ السلام تو نے ان کو کیسے پہچانا جن کی ابھی خلقت نہیں

ہوئی تو عرض کی اے میرے رب تعالیٰ جس وقت تو نے اپنے ہاتھ یعنی اپنی قدرت کاملہ سے مجھے بنایا اور اپنی رُوح مجھ میں پھونکی تیرا عجیب راز اُس کی حقیقت تیرے سوا کوئی نہیں جانتا میں نے اپنا سر اُٹھایا تو عرش کے پائیوں پر لا الـہ الا اللہ محـمـد رسول اللہ (ﷺ) لکھا دیکھا میں سمجھ گیا کہ جس کا نام تو نے اپنے نام کیساتھ ملایا وہ تجھے ساری مخلوق سے زیادہ پیارا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا اے آدم (علیہ السلام) تو نے سچ کہا کہ وہ مجھے تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہے جبکہ تو نے مجھ سے ان کے وسیلہ سے سوال کیا تو میں تیری مغفرت فرمادی اور محمد (ﷺ) نہ ہوتے تو میں تم کو بھی پیدا نہ کرتا حاکم نے اس کو صحیح کہا اور اعتراض بھی کیا لیکن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کو صحیح کہا اور کہا کہ وہ مرفوع کے حکم میں ہے اور اگر محمد (ﷺ) نہ ہوتے تو میں جنت و دوزخ کو نہ بناتا۔ بیشک جب میں عرش کو پانی پر بنایا تو اس کو جنبش ہوئی میں نے اس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (ﷺ) لکھا تو وہ ٹھہر گیا۔ دوسری روایت اگر وہ نہ ہوتے تو نہ آسمان نہ زمین نہ طول نہ عرض بناتا اور ثواب وعذاب وضع نہ کرتا اور نہ جنت نہ دوزخ نہ چاند نہ سورج بناتا اور یہ صحیح ہے میں سب سے اول زمین جس لئے شق ہوگی اور جنت کے حلوں میں سب سے پہلے مجھے حلہ پہنایا جائے گا پھر میں عرش کی داہنی طرف کھڑا ہونگا مجھ سے علاوہ کوئی فرشتہ بھی وہاں کھڑا نہ ہوگا۔ علامہ سراج بلقینی نے اپنے فتاویٰ میں ذکر کیا تحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ آپ سے فرماتا ہے البتہ میں نے تجھ کو سات اشیاء احسان فرمائیں۔ اُن میں

سے پہلا کہ زمین وآسمان میں تجھ سے زیادہ عزت میں پیدا ہی نہیں کیا۔

(48)(نمبرا) حجة الله على العالمين فى معجزات سيدا لمرسلين (صلی اللہ علیہ وسلم) صفحہ نمبر ۲۸ علامہ یوسف بن اسماعیل النبھانی علیہ الرحمۃ

عن جابر بن عبدالله رضى الله تعالىٰ عنهما قال قلت يارسول الله (صلی اللہ علیہ وسلم) بابى انت واى اخبرنى من اول شئى خلق الله تعالىٰ قبل الاشياء قال يا جابر (رضى الله عنه) ان الله تعالىٰ قبل الاشياء نور نبيک من نوره فجعل ذالک النوريدور بالقدرة حيث يشاء ولم يكن فى ذالک الوقت لوح ولا قلم ولاجنة ولانار ولا ملک ولا السماء ولاارض ولا الشمس ولا قمر ولا جن ولا انس فلمااراد الله ان يخلق الخلق قسم ذالک النور اربعه اجزاء مخلق من الجز الاول القلم ومن الثانى اللوح ومن الثالث العرش ثم قسم الجزء رابع اربعة اجزأ فخلق الجز الاول حمله العرش ومن الثانى الكرسى ومن الثالث باقى الملائكة ثم قسم الجزأ ارابع اربعة اجزاء فخلق من الاول السمٰوٰت ومن الثانى الارضين ومن الثالث الجنة والنار ثم قسم الربع اربعة اجزء فخلق من الاول ابصار المومنين ومن الثانى نور قلوبهم وهى معرفة باالله ومن الثالث نور

(حاشیہ نمبرا) جن کی ایک کتاب کا ترجمہ اشرفعلی تھانوی نے جمال الاولیاء کے نام سے شائع کیا۔

انسهم وهو التوحيد لا الـه الا الله محمد رسول الله (صلی اللہ علیہ وسلم) رواه عبدالرزاق۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا میں نے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان مجھے خبر دیجئے تمام مخلوق سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کونسی شئ پیدا فرمائی فرمایا اے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہر چیز سے پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ نے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا پھر وہ نور قدرت الٰہی سے جہاں چاہا دورہ کرتا رہا اس وقت نہ لوح وقلم نہ جنت ودوزخ نہ فرشتے نہ آسمان نہ زمین نہ سورج نہ چاند نہ جن اور نہ انسان تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمانے کا ارادہ کیا تو اس نے نور کے چار حصے کئے۔ پہلے حصہ سے قلم دوسرے حصہ سے لوح اور تیسرے سے عرش بنایا پھر چوتھے حصہ کے چار حصے کئے۔ پہلے سے عرش کو اٹھانے والے اور دوسرے سے کرسی تیسرے سے باقی فرشتے پھر چوتھے حصہ کے چار حصے کئے پہلے حصہ سے آسمان دوسرے حصہ سے زمینیں تیسرے حصہ سے جنت ودوزخ پھر چوتھے حصہ کے چار حصے کئے۔ پہلے سے مومنین کی آنکھیں دوسرے حصہ سے ان کے دلوں کا نور جو معرفت الٰہی ہے اور تیسرے حصہ سے اُنکا نور انس لا الـــــه الا الله محـمـد رسـول الله (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کو روایت امام عبدالرزاق نے جو کہ امام بخاری علیہ الرحمۃ کے استاذ تھے۔

علامہ یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمۃ

من سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ھبط جبرئیل (علیہ السلام) علی النبی ﷺ فقال ان ربک یقول ان کنت اتخذت ابراھیم خلیلا فقد اتخذتک حبیبا ماخلقت خلقا اکرم علی منک ولقد خلقت الانبیاء واھلھا الاعرفھم کرامتک ومنزلتک عندی ولولاک ماخلقت الدنیا رواہ ابن عساکر۔

ترجمہ: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں حضرت جبرائیل (علیہ السلام) نبی کریم (ﷺ) کے پاس حاضر ہوئے۔عرض کی آپ کا رب تعالیٰ فرماتا ہے اگر میں نے حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا پس البتہ آپ کو اپنا حبیب بنایا میرے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ عزت والے آپ ہی ہیں بیشک میں نے دنیا اور دنیا والوں کو پیدا کیا تاکہ تیری عزت اور کرامت جو میرے نزدیک ہے وہ جان لیں اور اگر آپ نہ ہوتے تو میں دنیا کو پیدا نہ کرتا روایت کیا اس کو ابن عساکر نے۔

اقتباس از شجرہ الکون

(50) شیخ اکبر محی الدین محمد بن علی طائی اندلسی المعروف ابن عربی قدس اللہ سرہٗ فرماتے ہیں۔شجرہ الکون جس کی اصل دانہ کن سے ہے اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلا کام یہ کیا اس کے عنصر کا جوہر نکال کر اسے اتنا خالص اور پاکیزہ کیا کہ وہ ہر قسم کی الائش

اور کدورت سے پاک ہو کر مزین ہو گیا اور پھر اس پر نور ہدایت مترشح فرمایا جس کی وجہ سے جوہر اصلی ہویدا ہو گیا اور پھر اسے رحمت کے سمندر میں غوطہ زن فرمایا تا کہ اسکی برکت عام ہو جائے پھر اس سے ہمارے نبی محمد (ﷺ) کا نور مبارک پیدا فرمایا۔ بعد ازاں ملاء اعلیٰ کے نور سے مزین فرما کر ضیاء رفعت بخشی اور اس نور مبارک کو ہر ایک نور کا اصل ٹھہرایا پس حضرت سرکار دو عالم (ﷺ) تحریر (تخلیق نور) میں سب سے اول اور ظہور میں سب سے آخر ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(51) شیخ اکبر محی الدین ابن عربی معراج محمدی (ﷺ) میں فرماتے ہیں آپ نے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا کہ اے جبرائیل بتائیے کہ میرے بلانے کا مقصد کیا ہے۔ جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ آپ ارادۂ الٰہی کی مراد اور مقصود مشیت ایزدی ہیں تمام عالم کون آپ کے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ آپ کی مراد ہیں آپ کائنات میں برگزیدہ شخصیت اور آپ جام محبت کی شراب طہورہ ہیں آپ دُرِ صدف ثمر شجر، شمس المصارف، بدر اللطائف ہیں صرف آپ کے رفعت مقام کی خاطر اس دار الدنیا کو بنایا گیا اور یہ جمال کائنات صرف آپ کے وصل کیلئے تیار کیا گیا اور جام محبت کو صرف آپ کے پینے کیلئے مزین کیا گیا۔۔۔۔۔۔۔

(حاشیہ): نواب صدیق حسن خاں بھوپالی نے اپنی خود نوشتہ سوانح حیات صفحہ نمبر ۲۵ پر شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ و شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھا۔ لیکن درحقیقت (یہ دونوں) متبع کتاب و سنت ہیں ان دونوں اماموں نے اپنے اجتہاد سے کوئی فقہ مدون نہیں فرمائی بلکہ وہ عمل بالحدیث کے قائل تھے اور یہی وہ بہترین راستہ ہے جس پر اہل اسلام کو رشک کرنا چاہیے۔ وباللہ التوفیق

(52) انجیل برناس صفحہ نمبر ۶۰

مرحبا ہے تجھ کو اے میرے بندے آدم اور میں تجھ سے کہتا کہ تو پہلا انسان ہے جس کو میں نے پیدا کیا اور یہ شخص جس کو تو نے دیکھا ہے تیرا ہی بیٹا ہے جو کہ اس وقت کے بہت سے سال بعد دنیا میں آئے گا اور وہ میرا ایسا رسول ہوگا کہ اس کے لئے میں نے سب چیزوں کو پیدا کیا ہے وہ رسول کہ جب آئے گا دنیا کو ایک روشنی بخشے گا یہ وہ نبی ہے کہ اس کی روح ایک آسمان روشنی میں ساٹھ ہزار سال قبل اس کے رکھی گئی تھی کہ میں کسی چیز کو پیدا کروں۔ پس آدم علیہ السلام نے بمنت یہ کہا کہ اے پروردگار یہ تحریر مجھے میرے ہاتھ کی انگلیوں کے ناخنوں پر عطا فرما۔ تب اللہ تعالیٰ نے پہلے انسان کو یہ تحریر اس کے دونوں انگوٹھوں پر عطا کی۔ داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر یہ عبارت لا الہ الا اللہ اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر یہ محمد رسول اللہ (ﷺ) تب پہلے انسان نے ان کلمات کو پدری محبت کے ساتھ بوسہ دیا اور اپنی دونوں آنکھوں سے مَلا۔

فصل دوم

ائمہ کرام وعلماء راسخین رحمھم اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی کا ترجمہ اپنے اشعار میں یوں کیا!

(53) سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ، جن کا قصیدہ النعمان شروع میں مکمل گذرا۔ تبرکاً شعر درج ذیل ہیں۔

انت الذی لولاک ماخلق اِمرا" ۔ کلّاولا خُلِقَ الوریٰ لولاک

اگر آپ نہ ہوتے تو پیدا نہ ہوتی کوئی شئے۔آپکے ہونے سے ہی گلشن وگلزار ہے

انت الذی من نورک البدر اکتسٰی ۔والشمس مشرقة بنور بھاک

آپ کے نور سے ہی شمس وقمر۔آپ کے ہی نور سے سارا عالم مطلع انوار ہے

(54) امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ مفتی حرم شریف اپنی تصنیف النعمۃ الکبریٰ میں عرض

کرتے ہیں۔واصل جمیع الوریٰ نقطة" ۔علٰی عین امنر بدت احرفا

تمام کائنات کی اصل ایک نقطہ تعین ہے ۔جس سے حروف کا ظہور ہوا

ھذا رسول اللہ ھذا محمد " ۔من قبل خلق الکون نبیا

وہ اللہ کے رسول وہ محمد (ﷺ)جو کائنات کی تخلیق سے پہلے نبی تھے

بعدہٗ لکھتے ہیں۔ان ادم وجمیع المخلوقات خلفو الاجلہٖ ۔

تحقیق آدم (علیہ السلام)اور تمام مخلوقات آپ ہی کے لئے پیدا کی گئی

(55) اخبار الاخیار مصنفہ شیخ المحدثین عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

بشناس ایں دقیقہ مزن دم بگفتگو ۔دراں عالم اول باعث عالم است

یہ دقیقہ سمجھ لو اور اس میں گفتگو نہ کرو کہ وہ تمام کائنات (کی تخلیق) کا ذریعہ ہیں

(حاشیہ):امام ابن حجر کے متعلق امام الطائفہ وہابیہ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی تاریخ اہل حدیث کے حاشیہ صفحہ نمبر ۳۹۲ میں لکھا: شیخ ابن حجر مکی مکہ شریف میں مفتی حجاز تھے جامع علوم ظاہری وباطنی تھے ان کی عمدہ تصانیف سے الصواعق المحرقہ ہے جو کہ خلافت راشدہ کے ثبوت اور ردِ شیعہ میں مقبول خاص وعام ہے آپ مکہ شریف میں ۹۷۳ھ میں فوت ہوئے رحمہ اللہ

شاہ رُسل شفیع امم خواجہ کون ۔نور ابدی حبیب خدا سید انام

تمام رسولوں کے بادشاہ تمام اُمتوں کی شفاعت فرمانے والے تمام کائنات کے بادشاہ اپنے رب تعالیٰ کے نور۔خدا تعالیٰ کے حبیب،تمام انسانوں کے سردار

مقصود ذات اوست دگر جملگی طفیل.منظور نور اوست دگر جملگی ظلام

مقصود انہیں کی ذات ہے باقی تمام طفیلی ہیں فقط انہی کا نور دکھائی دیتا ہے باقی سب تاریکیاں ہیں

ہر مرتبہ کے بود در امکان بروست تمام ۔ہر نعمتی کہ داشت خدا شد بروی تمام

ہر مرتبہ جو ممکن تھا آپ پر ختم کر دیا تمام نعمتیں جو کہ اللہ تعالیٰ کے پاس تھیں آپ پر مکمل کر دیں

عالم ظہور نور کمال محمد است ۔آدم مثال حسن و جمال محمد است

تمام عالم کا ظہور حضرت محمد مصطفےٰ (علیہ ﷺ) کے نور کا کمال ہے حضرت آدم علیہ السلام آپ کے حسن و جمال کے پرتو ہیں۔

(56) فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ہر دو گیتی از جودش نام یافت ۔عرش نیز از نام او آرام یافت

ہر دو عالم آپکی سخاوت سے ظاہر ہوئے عرش کو بھی سکون آپکے نام مبارک سے ملا

نور او مقصود مخلوقات ہست ۔اصل معلومات و موجودات است

تمام مخلوقات کا مقصد آپکے نور کا اظہار ہے اور وہ کچھ موجود ہے یا ہوگا اسکی اصل آپ ہیں

بهر خویش راحبزاد مقصود نیست ۔پاک دامن ترازو موجود نیست

اس ہستی کو صرف اپنے لئے پیدا فرمایا۔ان سے پاکیزہ ہستی موجود ہی نہیں

در پناہ اوست موجودیکہ ھست۔وزرضائے اوست مقصودیکہ ھست

انہی کی پناہ میں ہے جو کچھ موجود ہے اور انہی کی رضا اس کو مقصود ہے

(57) شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

کلیم چرخ فلک طور ادست ۔ھمہ نورھا پرتو نورادست

آپ ایسے کلیم ہیں کہ آسمان آپ کیلئے طور بنا۔تمام نور آپکے نور کے پرتو ہیں

محمد گر نہ بودے کس نہ بودے ۔بنودے ھر دوعالم راوجودے

اگر محمد مصطفےٰ (ﷺ) نہ ہوتے تو کوئی چیز نہ ہوتی اور دونوں عالم کا وجود نہ ہوتا

(58) شجرہ مبارکہ سلطانیہ باہو حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

تھے ختم الانبیاء جو شاہ لولاک

علی نے پہنا ان سے خرقہ پاک

سلطان العارفین سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ عین الفقر میں فرماتے ہیں

لولاک لما خلقت الافلاک

نہ بودے آدم وحوا نہ نوح موسیٰ نہ کوہ طور ۔نہ بودے انبیاء واولیاء

من بودم عین نور

نہ حضرت آدم (علیہ السلام) تھے نہ حوا تھیں اور نہ حضرت نوح نہ موسیٰ (علیہ السلام) نہ

کوہ طور تھا نہ انبیاء نہ اولیاء تھے کہ میں عین نور تھا (حدیث شریف کا ترجمہ فرمایا)

(59) مقدمہ معارج النبوۃ صفحہ نمبر ۵۷ علامہ معین الدین ہروی کاشفی رحمۃ اللہ علیہ

هر دو جهان پرتو نور وی است۔ کون ومکان بهر ظهور وی است
دونوں جہاں ان کے نور کا پرتو ہیں کون ومکاں کا ظہور انہی کیلئے ہوا

نور نبی لمعئہ نور خداست۔ لمعئہ ہر نور ازو کی جداست
نبی کریم (ﷺ) کا نور خدا تعالیٰ کے نور کا لمعہ ہے اور تمام نور آپکے نور کا چمکارا ہیں

نور خدا ظاہر ایں نور شد۔ ماتم ہر طالب ازیں سور شد
یہ نور اللہ تعالیٰ کے نور سے ظاہر ہوا اسی نور کے فیض سے ہی ہر طالب مکمل ہوا

ای سلطان وار ملک وجود۔ ہمہ عالم طفیل تو مقصود صفحہ نمبر ۲۰
اے تمام عالم کے بادشاہ تمام عالم آپ کی طفیل اور اصل مقصود تمہی ہو

مرکز ومحور وجود تونی۔ کہ بتو قائم است ہر موجود
تمام موجوات کا مرکز ومحور آپ ہیں کہ آپ سے ہی تمام موجودات قائم ہے

حکمت از ایجاد عالم چہ بود۔ تا بمحمد کند اظہار وجود صفحہ نمبر ۲۷
تمام جہاں کی پیدائش کی حکمت آپ ہیں اور ان جہان کا اظہار صرف محمد (ﷺ) ہیں

گر نہ کہ نورش زقدم تافتی ۔ زآدم وعالم کہ نشان یافتی
اگر آپ کا نور کا ظہور نہ ہوتا تو حضرت آدم (علیہ السلام) اور جہاں کا نشان بھی نہ ہوتا

(60) اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں قادری برکاتی قدس سرہٗ اپنے نعتیہ کلام حدائق بخشش شریف میں نبی کریم سرکار کائنات (ﷺ) کی شان میں حدیث قدسی لولاک لما خلقت الافلاک کی ترجمانی ان الفاظ میں عرض کرتے ہیں۔

زمین ودوماں تمہارے لئے مکین ومکاں تمہارے لئے
چنین وچناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے
دہن میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے اُٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے
فرشتے خِدم رسول حشم تمام اُمم غلام کرم
وجود وعدم حدوث وقدم جہاں میں عیاں تمہارے لئے
کلیم ونجی مسیح وصفی ورضی رسول ونبی
عتیق ووصی غنی وعلی ثنا کی زباں تمہارے لئے
اصالتِ کل امامتِ کل سیادتِ کل امارتِ کل
حکومتِ کل ولایتِ کل خدا کے یہاں تمہارے لئے
تمہاری چمک تمہاری دمک تمہاری جھلک تمہاری مہک
زمین وفلک سماک وسمک میں سکہ نشاں تمہارے لئے
وہ کنز نہاں یہ نور فشاں وہ کن سے عیاں یہ بزم فکاں
یہ ہر تن وجاں یہ باغ جناں یہ سارا سماں تمہارے لئے
ظہور نہاں قیام جہاں رکوع مہاں سجود وشہاں
نیازیں یہاں نمازیں وہاں یہ کس کیلئے ہاں تمہارے لئے
یہ شمس وقمر یہ شام وسحر یہ برگ وشجر یہ باغ وثمر
یہ تیغ وسپر یہ تاج وکمر یہ حکم رواں تمہارے لئے

یہ فیض دیئے وہ جود کئے نام لیئے زمانہ جنے
جہاں نے لئے تمہارے دیئے یہ اکرمیاں تمہارے لئے

سحاب کرم روانہ کئے کہ آبِ نِعَمُ زمانہ پئے
جو رکھتے تھے ہم وہ چاک سیئے یہ ستر بداں تمہارے لئے

ثناء کا نشاں وہ نور فشاں کہ مہر وشاں بآنہمہ شاں
بسایہ کشاں مواکب شاں یہ نام ونشان تمہارے لئے

عطائے ارب جلائے کرب فیوض عجب بغیر طلب
یہ رحمت رب ہے کس کے سبب برب جہاں تمہارے لئے

ذنوب فنا عیوب ہبا قلوب صفا خطوب روا
یہ خوب عطا کروب زوا پئے دل وجاں تمہارے لئے

جناں میں چمن چمن میں سمن سمن میں پھبن پھبن میں دُلہن
سزائے محن پہ ایسے منن یہ امن وامان تمہارے لئے

کمال مہان جلال شہاں جمال حساں میں تم ہو عیاں
کہ سارے جہاں میں بروز فکاں ظل آئینہ ساں تمہارے لئے

یہ طور کجا سپہر تو کیا کہ عرش عُلا بھی دور رہا
جہت سے ورا وصال ملا یہ رفعت شاں تمہارے لئے

خلیل ونجی مسیح وصفی سبھی سے کہی کہیں بھی بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھر کہاں سے کہاں تمہارے لئے

بغور صدا اسماں یہ بند ہا یہ سدرہ اٹھا وہ عرش جھکا
صفوف سما نے سجدہ کیا ہوئی جو اذاں تمہارے لئے

یہ مرحمتیں کہ کچی مقیں نچھوڑیں لتیں نہ اپنی گتیں
قصور کریں اور اُن سے بھریں قصور جناں تمہارے لئے

فنا بدرت بقا پرت زہر دو جہت بگر دِ سرت
ہے مرکزیت تمہارے صفت کہ دونوں کماں تمہارے لئے

اشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب وتواں تمہارے لئے

صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہوں بھلے
لوا کے تلے ثناء میں کھلے رضا کی زباں تمہارے لئے

ہے انہیں کے دم قدم سے باغ عالم میں بہار
وہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وہ نہ ہوں عالم نہیں

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہاں کی جان ہے تو جہان ہے

کعبہ بھی ہے انہی کی تجلی کا ایک ظل
روشن انہی کے عکس سے پتلی حجر کی ہے

ہوتے کہاں خلیل و بنا کعبہ و منیٰ
لولاک والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے

مقصود یہ ہیں آدم ونوح وخلیل سے
تخم کرم میں ساری کرامت ثمر کی ہے

مظہر حق ہو تمہیں مظہر حق ہو تمہیں
تم میں ہے ظاہر خدا تم پہ کروڑوں درود

غائت وعلت سبب بہر جہاں تم ہو سب
تم سے بنا تم سے بنا تم پہ کروڑوں درود

تم سے جہاں کی حیات تم سے جہاں کا ثبات
اصل سے ہے ظل بندھا تم پہ کروڑوں درود

تم ہے کھلا باب جود تم سے ہے سب کا وجود
تم سے سب کی بقا تم پہ کروڑوں درود

تم سے خدا کا ظہور اس سے تمہارا ظہور
لِمَ ہے یہ وہ اِن ہوا تم پہ کروڑوں درود

ہے انہیں کے نور سے سب عیاں ہے انہیں کے جلوہ میں سب نہاں
بنے صبح تابش مہر سے رہے پیش مہر یہ جاں نہیں

وہی نور حق وہی ظلِ رب ہے انہیں سے سب ہے انہیں کا سب
نہیں ان کی مِلک میں آسمان کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں

(61) مولانا عارف جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ

اوست ایجاد جہاں را واسطہ۔ درمیان خلق و خالق رابطہ

آپ ہی ایجاد جہاں کیلئے واسطہ ہیں اور خلق و خالق کے بھی درمیان واسطہ ہیں

شاہباز لامکانی جان او۔ رحمۃ للعالمین درشان او

آپ عالم لامکان کے شہباز ہیں رحمۃ للعالمین ہی آپکی شان میں ہے

عارف اطوار سر جز و کل۔ خلق اول رُوح اعظم، عقل کل

آپ ہی تمام کائنات کے اسرار واطوار کے عارف۔ آپ ہی خلق اول، روحِ اعظم اور عقل کل ہیں

علت غائی ز امر کن فکاں۔ نیست غیر از ذات آں صاحب قرآں

آپ ہی حکم کن فکاں کی علت زئی (سبب) آپ ہی صاحب قرآن آپکے علاوہ تخلیق کا سبب اور نہیں۔

(62) مولانا ظفر علی خاں کہتے ہیں۔

گر ارض وسما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو

یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں

سب کچھ تمہارے واسطے پیدا کیا گیا

سب غائتوں کی غائت اولیٰ تمہی تو ہو

(63) علامہ ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسیں وہی طٰہٰ

فصل سوم

(64) اکابرین دیوبند وہابیہ اور حدیث قدسی لولاک لما خلقت الافلاک کے تراجم

کلیات امدادیہ سے رسالہ ضیاء القلوب مصنفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی جو کہ اکابرین دیوبندیہ وہابیہ کے پیرو شیخ ہیں لکھتے ہیں۔

ہر شان کی نعمت ان محترم رسول (ﷺ) کے واسطے سے ہے جو دنیا کے وجود کا سبب اور خدا کے سچے قائمقام ہیں۔ (از ضیاء القلوب)

کلیات امدادیہ سے رسالہ جہاد اکبر مصنفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صفحہ نمبر ۸۰

محمد سا مخلوق میں کون ہے　　　اسی کی طفیل یہاں جون ہے

نہ پیدا ہوتا اگر احمد کا نور　　　نہ ہوتا دو عالم کا ہرگز ظہور

کلیات امدادیہ سے رسالہ مثنوی تحفۃ العشاق مصنفہ حاجی امداد اللہ صفحہ نمبر ۱۴۱

ہیں امین فخر لولاک وہ　　　تاجدار کشور لولاک وہ

باعث ایجاد عالم ہے تو ہی　　　موجب نبیاء و آدم ہے تو ہی

گر نہ پیدا ہوتا وہ شاہ نکو　　　یہ نہ ہوتا وہ نہ ہوتا میں نہ تو

ہے سرمایہ وجود کائنات　　　دونوں عالم سے مقصود ان کی ذات

ہے بیشک بالیقین تجلی وجود　　　اول و آخر وہی اصل وجود

کلیات امدادیہ سے رسالہ نالہ امداد غریب صفحہ نمبر ۹۱ مصنفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی

سب دیکھو نور محمد کا، ہیچ ظہور محمد کا　　　جبرئیل مقرب خادم ہے، سب جا مشہور محمد کا

مناجات دیگر میں حاجی امداد اللہ عرض کرتے ہیں۔

نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا یقین ہے ہوا ہے سب کچھ برائے محمد

خداوندا بحق شاہ لولاک مرا کن ازغم دنیا و دین پاک

(از گلزار معرفت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی)

(65) الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم صفحہ نمبر ۵۸

مصنفہ شیخ الدلائل شیخ عبدالحق الہ آبادی حسب الارشاد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کتاب

ہذا میں حاجی امداد اللہ کی تصدیق کے دستخط بھی موجود ہیں۔

گر نبودے ذات پاک را وجود۔ کن نہ گفتے خالق ارض وسما

اگر آپ کی ذات پاک وجود میں نہ آتی تو اللہ تبارک وتعالیٰ خالقِ زمین وآسمان کن نہ

فرماتا یعنی مخلوقات کو پیدا نہ فرماتا۔

(66) حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے مرید محمد قاسم نانوتوی بانیء دیوبند کی بھی سنیئے!

''قصائد قاسمی'' مصنف محمد قاسم نانوتوی

جو تو اسے نہ بناتا تو سارے عالم کو نصیب ہوتی نہ دولت وجود کی زنہار

طفیل آپ کے کائنات کی ہستی بجا ہے کہیئے اگر تم کو مبدأ الاثار

لگاتا ہاتھ نہ پتلے کو بوالبشر کے خدا اگر ظہور نہ ہوتا تمہارا آخر کار

حاشیہ: رسالہ قصائد قاسمی کی تعریف حسین احمد مدنی سے سنیئے الشہاب الثاقب صفحہ نمبر ۴۸ پر یوں لکھا۔

''فی الحقیقت یہ قصیدہ نہایت سچا اور پاکیزہ واقع ہوا ہے۔ جسکو دیکھتے ہی حرز جان کرنے کو بے اختیار جی چاہتا

ہے اور اسی قصیدہ کو مولوی زکریا نے تبلیغی جماعت رائیونڈ والی (بستر بند) جماعت فضائل درود شریف میں نہایت

اہتمام سے درج کیا ہے۔

(67) عطر الوردہ فی شرح قصیدہ بُردہ مولوی ذوالفقار علی دیوبندی والدشیخ الہند محمود الحسن دیوبندی مطبوعہ اعزاز یہ کتب خانہ دیوبند یو۔پی کے خطبہ میں یہ ''الفاظ''

قداشرقت السمٰوٰت والارض بنور محیاہ ونور العالم بنورہ وضیاہ وعطر الکون بلطیف ریاہ۔

ترجمہ: البتہ تحقیق چمکے یا منور ہوئے زمین وآسمان اُن کے نورِ حیات سے اور منور ہو گئی۔ مخلوقات ان کے نور اور روشنی سے اور ان کی لطیف خوشبو سے مخلوق معطر ہو گئی۔ پھر خطبہ میں لکھا۔ وھِیَ مدح سید الانبیاء الذی خلق لاجلہٖ الاَرْض وَالسمآء یہ ہے نبی کریم سرکار دوعالم (ﷺ) کی تعریف، جن کی خاطر زمین و آسمان پیدا کئے گئے۔

(68) عطر الوردہ فی شرح قصیدہ بُردہ مصنف مولوی ذوالفقار علی دیوبندی

وَکیف تدعوا الی الدنیا ضرورۃ من ۔ لولاہ لم تخرج الدنیا من العدم قولہ لولاہ اقتباس حدیث لولاکَ لما خلقت الافلاک ولولاک لما اظہرتُ ربوبیہ۔

ترجمہ: اور کس طرح بلاسکتی ہے دنیا کی طرف اس شخص مقدس کی ضرورت کہ اگر وہ نہ ہوتا تو دنیا خود عدم سے وجود کی طرف نہ آتی اور موجود نہ ہوتی۔

خلاصہ یہ ہے کہ خود دنیا کا وجود اُن کے طفیل سے ہے پھر کس طرح ہوسکتا ہے کہ دنیا کی ضرورتیں ان کو مجبور کریں یعنی دنیا ان کی محتاج ہے وہ محتاج الیہ۔ پس دنیا اگر حضرت کی محتاج الیہا ہو جاوے تو وہی صورت دور کی لازم آ جائے۔

(69) عطر الوردہ فی شرح قصیدہ بُردہ صفحہ نمبر۱۹

فاق النبیین فی خلق وفی خُلقٍ۔ولم یدانوہ فی علم ولا کرم

والخطاب لولاک والحدث کنت نبیاء وادم بین الماء والطین وانما

خُلقاً ولقولہ تعالیٰ انک لعلیٰ خلق عظیم ولقولہ علیہ السلام بعثت لا

تمم الاخلاق۔

ترجمہ:حضرت رسالت پناہ ﷺ حسن صورت وسیرت میں سب انبیاء علیہم السلام سے بڑھ کر ہیں اور وہ سب حضرات آپ سے علم وکرم میں یعنی جمیع صفات ظاہریہ وباطنیہ میں لگا نہیں کھاتے۔

(70) عطر الوردہ فی شرح قصیدہ بُردہ صفحہ نمبر۲۱

منزہ عن شریک فی محاسنہٖ ۔ فجوھر الحسن فیہ غیر منقسمٖ

یہ اشارہ اُس حدیث شریف کی طرف جو جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے آنحضرت (ﷺ) سے پوچھا کہ اول مخلوق کون ہے آپ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے اول تیرے نبی کا نور پیدا کیا اور پھر اُس نور کو پھیلایا اور اس سے لوح وقلم وعرش وکرسی وفلک وملک وملکوت وعالم وآدم پیدا کیا اور لفظ جوہر میں لطیف اشارہ ہے۔

(71) عطر الوردہ فی شرح قصیدہ بُردہ صفحہ نمبر۲۵

وکل ای اتی الرسل الکرام بھا۔فانما اتصلت من نورہ بھمٖ

اور ہر معجزہ جس کو رسولانِ کرام لائے سوائے اس کے نہیں کہ وہ معجزہ اُن کی صرف بدولت حضور پرنور پہنچا ہے کیونکہ آپ ہی باعث **ایجاد خلق** ہیں کہ اول ما

خلق اللہ نوری ۔وقال اللہ تعالٰی لِاٰدم علیہ السلام لولاہ ماخلقتک و
ورد ایضا لولاک لما خلقت الافلاک۔

(72) عِطر الوردہ فی شرح قصیدہ بُردہ صفحہ نمبر ۳۵

فانہ شمس فضلٍ ھم کواکبھا۔یظھرن انوارھا للناس فی الظلم

وجہ اتصال یہ ہے کہ آپ آفتاب فضل وکمال ہیں اورانبیاء کرام اس آفتاب کے اقمارو کواکب ہیں پس جیسے قمر بوقت **غیبوبیہ شمس استفادہ نورکا شمس سے کرکے شب تاریک کو روشن کرتا ھے اسی طرح تمام انبیاء** استفادۂ فیوض ظاہری وباطنی رُوح پرفتوح آنحضرت (ﷺ) سے کرکے قبل ظہور وجود باجود خلق کی رہنمائی کرتے رہے اور جب خود رونق بخش دنیا ہوئے تو سب چراغ پیش آفتاب ہوگئے۔

(73) عِطر الوردہ فی شرح قصیدہ بُردہ صفحہ نمبر ۳۶

کاالزھر فی ترف والبدر فی شرف۔والبحر فی کرم الدھر فی ھمم

ورنہ احوال عالم کو کیا نسبت ہوسکتی ہے اُس ذات مقدس کے کمالات سے جس کا وجود آپ کا طفیلی ہے۔چہ نسبت خاک رابعالم پاک

(74)فان من جودک الدنیاوضرتھا۔ومن علومک علم اللوح والقلم

مجھ سے محتاج کی شفاعت آپکو اس لئے دشوار نہیں کہ بیشک دنیا اوراس کی سوت جس کا دنیا کے ساتھ جمع ہونا محال ہے منجملہ آپ کی عطا کے ہے نہ آپ ہوتے نہ دنیا وآخرت پیدا ہوتی قال اللہ تعالٰی لولاک لما اظھرت الرلوبیۃ ولولاک لما

خلقت الافلاک اور منجملہ آپ کے علوم ومعلومات کے علم لوح وقلم ہے۔ جب آپ کی وسعت جاہ کا یہ حال ہے تو مجھ جیسے بے قدر کی شفاعت آپکو کیا دشوار ہے۔

(75) صفحہ نمبر ۶ نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب (ﷺ) تصنیف (نمبرا) اشرفعلی تھانوی میں پہلی روایت: عبدالرزاق نے سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کیا ہے کہ میں نے کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھ کو خبر دیجیے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کون سی چیز پیدا کی۔ آپ نے فرمایا! اے جابر اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے (نہ بایں معنی کہ نور الٰہی اس کا مادہ تھا بلکہ اپنے نور کے فیض سے) پیدا کیا پھر وہ نور قدرت الٰہیہ سے جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا سیر کرتا رہا اور اس وقت نہ زمین تھی اور نہ سورج تھا اور نہ چاند تھا اور نہ جن تھا اور نہ انسان تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اس نور کے چار حصے کئے اور ایک حصے سے قلم کو پیدا کیا اور دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش۔ آگے طویل حدیث ہے ف اس حدیث سے نور محمدی کا اول الخلق ہونا باولیت حقیقیہ ثابت ہوا کیونکہ جن جن اشیاء کی نسبت روایات میں اولیت کا حکم آیا ہے ان اشیاء کا نورِ محمدی سے متاخر ہونا اس حدیث سے منصوص ہے۔

(نمبرا): جو کہ تمام دیوبندیوں کے نزدیک حکیم الامت مسلّم ہے۔

نوٹ: (حاشیہ) عطر الوردہ فی شرح قصیدہ بردہ امام بوصیری علیہ الرحمۃ کے اشعار اور مولوی ذوالفقار علی دیوبندی کی تشریحات اشرفعلی تھانوی نے اپنی تصنیف نشر الطیب میں اکثر جگہ درج کی ہیں اور نواب صدیق حسن خاں بھوپالی نے بھی اپنی تصنیف الشمامة العنبریہ من مولد خیر البریہ نے امام بوصیری علیہ الرحمۃ کے اشعار درج کئے ہیں۔

(76) نشرالطیب صفحہ نمبر۸ پر حضرت علی بن الحسین (یعنی امام زین العابدینؒ) سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ امام حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) وہ ان کے جد امجد یعنی حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم (ﷺ) نے فرمایا کہ میں آدم (علیہ السلام) کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار برس پہلے اپنے پروردگار کے حضور ایک نور تھا۔

(77) نشرالطیب اشرفعلی تھانوی صفحہ نمبر۱۱

پہلی روایت: حاکم نے اپنے صحیح میں روایت کیا ہے کہ حضرت آدم (علیہ السلام) نے محمد (ﷺ) کا نام مبارک عرش پر لکھا دیکھا اور اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) سے فرمایا کہ اگر محمد (ﷺ) نہ ہوتے تو میں تم کو پیدا نہ کرتا ف اس سے آپؐ کی فضیلت کا اظہار آدم (علیہ السلام) کے سامنے ظاہر ہے۔

(78) نشرالطیب صفحہ نمبر۱۲۔۱۱

دوسری روایت: حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ جب آدم (علیہ السلام) سے خطا کا ارتکاب ہو گیا تو انہوں نے (جناب باری تعالیٰ میں) عرض کی کہ اے پروردگار میں آپ سے بواسطہ محمد (ﷺ) کے درخواست کرتا ہوں کہ میری مغفرت ہی کر دیجیے سو حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے آدم (علیہ السلام)! تم نے محمد (ﷺ) کو کیسے پہچانا حالانکہ ہنوز میں نے ان کو پیدا ابھی نہیں کیا۔ عرض کیا کہ اے رب میں نے اس طرح سے پہچانا کہ جب آپ نے مجھ کو

اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی (شرف دی ہوء) رُوح میرے اندر پھونکی تو میں سر جو اُٹھایا تو عرش کے پایوں پر لکھا ہوا یہ دیکھا لَا اِلٰہ اِلا اللہ محمد رسول اللہ (ﷺ) سو میں نے معلوم کرلیا کہ آپ نے اپنے نام پاک کے ساتھ ایسے ہی شخص کے نام کو ملایا ہوگا جو آپ کے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہوگا۔حق تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تم سچے ہو واقعی میں وہ میرے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ پیارے ہیں اور جب تم نے اُن کے واسطہ سے مجھ کو درخواست کی ہے تو میں نے تمہاری مغفرت کی اور اگر محمد (ﷺ) نہ ہوتے تو میں تم کو بھی پیدا نہ کرتا۔روایت کیا اسکو بیہقی نے اپنے دلائل میں عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کی روایت سے اور کہا کہ اس کے ساتھ عبدالرحمٰن منفرد ہیں اور روایت کیا اس کو حاکم نے اور اس کی تصحیح کی اور طبرانی نے بھی اس کو ذکر کیا ہے اور اتنا اور زیادہ ہے کہ (حق تعالیٰ نے فرمایا) کہ وہ تمہاری اولاد میں سب انبیاء سے آخری نبی ہیں ف یہاں بھی مثل فائدہ بالا کے سمجھنا چاہیئے۔

(79) نشر الطیب صفحہ نمبر ۱۷۴ اشرفعلی تھانوی

(۲)۔آپ افتتاح والے ہیں (کہ آپ کے نور سے خلق کا افتتاح ہوا)

(80) نشر الطیب صفحہ نمبر ۱۷۵۔۱۷۴

(۳) مثلاً سب سے اول آپ کے نور کا پیدا ہونا۔(۴) آپ کا نام مبارک عرش پر لکھا جانا۔(۵)۔خلق عالم سے آپ کا مقصود ہونا۔

(81) مولوی زکریا نے فضائل اعمال صفحہ نمبر ۴۸۱ فضائل ذکر میں لکھا اور یہ کتاب

رائیونڈ جماعت (بسترہ باندھنے والی جماعت) کا تبلیغی نصاب ہے۔

عن عمر قال قال رسول الله لما اذنب آدم الذنب الذی اذنبه رفع راسه الی السماء فقال انی اسألک بحق محمد الاغفرت لی فاوحی الله الیه من محمد فقال لما خلقتنی رفعت راسی الیٰ عرشک فاذا فیه مکتوب" لا اله الا الله محمد رسول الله فعلمت انه لیس احد" اعظم عندک قدرا عمن جعلت اسمه مع اسمک فاوحی الله الیه یا آدم انه اخر النبیین من ذریتک ولولا هو ماخلقتک۔

حضور اقدس (ﷺ) کا ارشاد ہے کہ حضرت آدم (علیہ السلام) سے جب گناہ صادر ہوگیا (جسکی وجہ سے جنت سے دنیا میں بھیج دیئے گئے تو ہر وقت روتے تھے اور دُعا واستغفار کرتے رہتے تھے ایک مرتبہ) آسمان کی طرف منہ کیا اور عرض کیا۔ یا اللہ! محمد (ﷺ) کے وسیلہ سے تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں۔ وحی نازل ہوئی کہ محمد کون ہیں جن کے واسطے سے تم نے استغفار کی عرض کی کہ جب آپ نے مجھے پیدا کیا تھا تو میں نے عرش پر لکھا ہوا دیکھا تھا **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** تو میں سمجھ گیا تھا کہ محمد (ﷺ) سے اونچی ہستی کوئی نہیں ہے جس کا نام تم نے اپنے نام کے ساتھ لکھا ہے وحی نازل ہوئی کہ وہ خاتم النبیین ہیں۔ تمہاری اولاد میں سے ہیں لیکن وہ نہ ہوتے تو تم کو بھی پیدا نہ کئے جاتے (بین السطور حاشیہ)

اخرجه الطبرانی فی الصغیر واطاکم وابو نعیم والبیهقی کلاهما فی

الدلائل وابن عساکر فی الدرفی مجمع الزوائد رواه الطبرانی فی الاوسط والصغیر وفیه من لم اعرفهم قلت ویوید الاخر الحدیث المشهور ولولاک لما خلقت الافلاک قال القاری فی الموضاعات الکبیر موضوع لکن معناه صحیح وفی التشرف معناه ثابت ویوید الاول ماوردفی غیر روایة من انه مکتوب علی العرش واوراق الجنة لا الٰه الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کما بہ بسط طرقه السیوطی فی مناقب اللالی فی غیر موضع وبسط له شواهد ایضا فی تفسیره فی سوره الم نشرح۔

فصل چھارم

غیر مقلدین وہابیہ نجدیہ بزعم خود اہل حدیث کے اکابرین کے حوالہ جات

(82) غیر مقلدین وہابیہ نجدیہ و دیوبندیہ وہابیہ کے مشترکہ امام نواب صدیق حسن خاں بھوپالی

حاشیہ نمبر ۱: الشمامة العنبریه من مولد خیر البریه صفحہ نمبر ۴۴ پر فصل بیان بعض خصائص آنحضرت و دلائل نبوت کے خصائص آپ کے آٹھ نوع میں منحصر ہیں ایک وہ جو مختص بذات شریف تھی دنیا میں آپ مخصوص تھے ساتھ اس بات کے کہ اول نبیین تھے خلق میں اور آپ کی نبوت متقدم تھی اور آدم اپنی طینت میں منجدل تھے۔

پیش از ہمہ شاہاں غیور آمدۂ　　　ہر چند کہ آخر بظہور آمدۂ
اے ختم رسل قرب تو معلوم شد　　　دیر آمدۂ ز راہ دور آمدۂ

اور سب سے پہلے آپ سے میثاق لیا گیا اور سب سے پہلے آپ ہی نے الست بربکم کے جواب بلیٰ کہا اور آدم و جمیع مخلوقات آپ کے لئے پیدا ہوئے اور آپ کا نام عرش پر لکھا گیا اور ہر آسمان و جنت میں بلکہ سائر ملکوت میں اور ملائکہ ہر ساعت آپ کا ذکر کرتے ہیں اور اذان میں ذکر اسم شریف کا ہوتا ہے۔

(83) تکریم المومنین بتقویم مناقب الخلفاء الرشیدین صفحہ نمبر ۱۱/۱۰ تصنیف نواب سید محمد صدیق حسن خاں

عمدۃ التحقیق میں بحوالہ بعض کتب لکھا ہے کہ ابوبکر زمانہ جاہلیت میں تاجر تھے ایک خواب میں دیکھا اور وہ شام میں تھے کہ چاند وسورج ان کی گود میں اُترے ہیں انہوں نے دونوں کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر اپنے سینے سے ملا کر ایک چادر سے چھپالیا جب جاگے تو پاس ایک راہب نصاریٰ کو جا کر اس خواب کی تعبیر پوچھی اس نے کہا تو کہاں کا ہے کہا مکہ کا، کہا کس قبیلے کا، کہا بنی تیم کہا تو کیا کرتا ہے، کہا تجارت، کہا تیرے زمانے میں ایک مرد نکلے گا جس کو محمد (ﷺ) کہیں گے وہ قبیلہ بنی ہاشم میں سے ہوگا اور تو اس کا تابع بنے گا وہ نبی آخرالزمان ہے اگر وہ نہ ہوتا تو اللہ آسمان وزمین ومافیہا کو اور آدم وجملہ انبیاء ورُسل کو پیدا نہ کرتا وہ سیّد الانبیاء وخاتم المرسلین ہے تو اس کے دین میں داخل ہوگا اور اس کا وزیر وخلیفہ بعد اس کے بنے گا میں نے اس کی نعت وصفت انجیل وزبور میں پائی ہے (آخرہ)

(84) سیرت مصطفیٰ (ﷺ) صفحہ نمبر ۱۳۶ امام الطائفہ محمد ابراہیم سیالکوٹی

میری یہ رائے محض حسنِ ظنی وخوش اعتقادی سے نہیں کہ وہ آنحضرت (ﷺ) کے آباواجداد ہیں بلکہ اس وجہ سے بھی ہے کہ وہ نبی کریم (ﷺ) کے آباؤ ہونے کے علاوہ ذاتی طور پر بھی قابل احترام ونامور ہستیاں تھیں ہاں یہ ضرور ہے کہ قدرت کی غیب بین نگاہ اور حکمت بین نظر نے ان کی تربیت ایسے رنگ میں اس لئے

کی تھی کہ خلاصہ موجودات فخر موجودات کی ذات بابرکات اصلاب وارحام طاہرہ

سے پیدا ہو۔

(85) مخزن احمدی مصنفہ سید محمد علی شاہ المعروف علی

یہ کتاب سید احمد دہلوی و محمد اسماعیل دہلوی کے سفر نامہ حج کے متعلق لکھی گئی کتاب کا

مصنف بھی سفرِ حج میں ان کے ہمراہ تھا۔ صفحہ نمبر ۳ پر نظم میں

پس از نور احمد ز ملک قدم۔ تو در ملک ہستی نہادی قدم

پس نبی کریم (ﷺ) کا نور ملک قدم سے اور دنیا جہاں کی ہستی کو آباد کیا

تو اول خدا را نمودی سجود۔ ز تو کائنات آمد اندر وجود

تو آپ نے ہی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کو سجدے کئے اور آپ ہی سے کائنات وجود

میں آئی۔

مخزن احمدی صفحہ نمبر ۱۴۰ مدینہ منورہ حاضری سرکار اعظم (ﷺ) کے موقعہ پر سلام عرض کیا

السلام اے باعث بود نبود. السلام اے دست تو دریائے جود

آپ پر سلام ہو جو ہوا اور جو ہوگا آپ اُس کے ذریعہ ہیں آپ پر سلام ہو کہ آپ کا

دست مبارک سخاوت میں دریا کی طرح ہے۔

السلام اے نور رب العالمین۔ السلام اے مہبط روح الامین

آپ پر سلام کہ آپ دونوں جہاں کے رب کے نور ہیں اور آپ پر سلام ہو کہ حضرت

جبرئیل علیہ السلام آپکی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوتے ہیں۔

السلام اے صدر بدر دو جہاں۔السلام اے فیض بخش انس و جان

آپ پر سلام کہ آپ دونوں جہاں کے صدر اور اُن کو روشن کرنے والے۔آپ پر سلام ہو کہ آپ انسانوں اور جنوں کو فیض بخشنے والے ہیں۔

السلام اے بادشاہ مرسلاں۔السلام اے قبلۂ صاحبدلاں

آپ پر سلام ہو کہ آپ تمام رسولوں کے بادشاہ ہیں۔آپ پر سلام کہ آپ روشن ضمیروں کے قبلہ ہیں۔

السلام اے روئیتو شمس الضحیٰ۔السلام اے موئیتو لیل الدجیٰ

آپ پر سلام ہو کہ آپ کا چہرہ مبارک شمس الضحیٰ۔آپ پر سلام ہو کہ آپ کے بال مبارک لیل الدجیٰ ہیں۔

السلام اے نائب پروردگار۔السلام اے قاسم جنات ونار

آپ پر سلام ہو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے نائب۔آپ پر سلام ہو کہ آپ جنت ودوزخ کے تقسیم کرنیوالے ہیں۔

(86) ہدیۃ المہدی مصنف وحید الزمان امام الوہابیہ صفحہ نمبر ۵۶ دیباچہ میں لکھا ہے یہ کتاب حضرت امام مہدی علیہ الرحمۃ کے حضور نذرانہ پیش کیا ہے۔

فصل بدأ اللہ سبحانہ الخلق بالنور المحمدی ثم بالماء ثم خلق العرش علی الماء ثم خلق الریح ثم خلق النون والقلم واللوح ثم خلق العقل فالنور المحمدی مادۃ اولیۃ لخلق السمٰوٰت والارض

وماقیها ثم خلق الارض ثم خلق مادہ السماء وھی دخان ثم دحا الارض وخلق الجنة ثم النار ثم خلق الملئکة ثم خلق الجان ثم خلق الارواح ثم خلق ادم ثم حواء وکتب فی اللوح بالقلم ماھو کائن فی علمه الی یوم القیٰمة من المقادیر والارزاق واصناف المخلوقات واجالھم واحوالھم واقوالھم۔(الیٰ خرہ)۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبی کریم (ﷺ) کے نور مبارک سے مخلوق کی ابتداء فرمائی اور اسی نور سے پانی پھر عرش کو پانی پر بنایا پھر ہوا کو بنایا پھر نون قلم اور لوح کو بنایا پھر عقل کو بنایا اور نبی کریم (ﷺ) کا نور مبارک تمام مخلوق سے اول مادہ ہے۔زمینوں وآسمانوں اور کچھ ان میں ہے تمام کا پھر زمین بنائی پھر آسمان کا مادہ دھواں بنایا پھر زمین کو پھیلایا اور پانی بنا کر چلایا جو کچھ اس کو قوت کے مطابق پھر آسمان کی طرف توجہ فرمائی کہ ٹھیک سات آسمان بنائے پھر جنت بنائی پھر دوزخ بنائی پھر فرشتے بنائے پھر جنات بنائے پھر ارواح پیدا کئے پھر آدم علیہ السلام بنایا پھر حواء علیہا السلام ولوح (محفوظ) میں قلم کے ساتھ جو کچھ قیامت تک ہونا مقدرات رزق ہر قسم کی مخلوق اُن کی اجل ان کے حالات،اُن کے اقوال لکھے۔(الیٰ آخرہ)

(87) تفسیر وحیدی پارہ نمبر ۹ رکوع نمبر ۹ صفحہ نمبر ۲۲۱ وحید الزمان امام الوہابیہ

الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونه مکتوبا عندھم فی التوراة والانجیل۔

ترجمہ: یہ لوگ وہ ہیں جو اس پیغمبران پڑھ نبی (یعنی حضرت محمد ﷺ) کی پیروی کرتے ہیں۔ جس کا ذکر اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں

حاشیہ لہ حالانکہ انجیل اس وقت تک نہیں اُتری تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا اس واسطے اس کا بھی ذکر کر دیا۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص نے کہا تورات میں آنحضرت (ﷺ) کی یہ صفت مذکور ہے۔ اے پیغمبر ہم نے تجھ کو گواہ بنا کر بھیجا اور خوش خبری دینے والا، ڈرانے والا بنا کر بھیجا تو بچاؤ ہے ان پڑھ لوگوں کا، تو میرا بندہ اور میرا رسول ہے۔ میں نے تیرا نام متوکل رکھا یعنی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنیوالا تو سخت زبان نہیں فحش کہنے والا نہیں، نہ بازاروں میں گشت لگانے والا تو برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دینے والا معاف کرے گا اور درگذر کرے گا۔ اللہ تعالیٰ تجھ کو دنیا سے نہ اُٹھائے گا۔ یہاں تک کہ تو ایک ٹیڑھے مذہب کو سیدھا نہ کرے اور لا الہ الا اللہ نہ کہلوا دے اور تیرے سبب سے اندھی آنکھیں، بہرے کام اور غافل دل کھل جائیں گے۔ بعضوں نے کہا آنحضرت (ﷺ) کا نام سریانی زبان میں المنحمنا تورات میں مذکور ہے۔ جس کے معنی وہی ہیں۔ جو محمد (ﷺ) کے ہیں اور انجیل میں آپ کا نام احمد موجود ہے۔ مگر نصاری نے اس انجیل کو چھپا ڈالا تھا۔ الحمد للہ کہ ہمارے زمانے میں یہ انجیل برناس اٹالیہ کے کتب خانہ سے ملی اس میں صاف صاف بشارتیں آنحضرتؐ کی موجود ہیں چنانچہ چالیسویں باب میں یہ ہے کہ حضرت آدم (علیہ السلام) نے اپنے پاؤں پر کھڑے ہوکر ہوا میں سورج کی طرف ایک منور نوشتہ دیکھا جس کا مضمون یہ تھا کہ

صرف ایک ہی خدا ہے اور محمد (ﷺ) اس کا رسول ہے اخیر تک ترتالیسویں باب میں یہ ہے کہ آدم (علیہ السلام) نے دروازہ جنت پر یہ لکھا دیکھا کہ خدا واحد ہے اور محمد رسول خدا ہے۔ ۴۷ باب میں بھی ہے کہ اے محمدؐ خدا تجھ کو تیری جوتی کا تسمہ کھولنے کے قابل کرے۔ ستاون باب میں ہے کہ قیامت کے دن خدا سب انبیاء کو زندگی بخشے گا جو یہ پکاریں گے محمد ہمیں یاد رکھو۔ ایک سو دو باب میں ہے عیسیٰ نے کہا محمدؐ کا نام بہت عجیب ہے کیونکہ جب خدا نے اس کی رُوح کو پیدا کیا اور آسمان جلال میں رکھا تو اس کو یہی نام دیا تھا اور خدا نے فرمایا تھا کہ محمد ٹھہریں میں تیرے لئے بہشت دنیا اور مخلوقات کی اژدحام کو پیدا کرتا ہوں۔ آخیر تک۔ ایک سو پچاس باب میں ہے جبرئیل فرشتہ دوزخ میں جائے گا اور دوزخیوں کو یہ کہتے سنے گا۔ اے محمدؐ تیرے وہ وعدے کہاں ہیں جو تو نے ہمارے ساتھ کئے تھے کہ تیرے بعد اور دوزخ میں زیادہ دن ٹھہریں گے۔ ایک سو اسی باب میں ہے۔ عیسیٰ نے دلی مسرت سے جواب دیا کہ یہ محمد رسول اللہ ہے۔ اخیر تک دو سو تین باب میں ہے۔ عیسیٰ نے فرمایا جب لوگوں نے مجھے خدا اور خدا کا بیٹا کہا تو خدا نے دنیا میں میرا تمسخر کرایا اور لوگوں کو یقین کرایا کہ میں صلیب پہ مرا ہوں اور یہ تمسخر محمدؐ کے آنے تک جاری رہے گا۔ جو خدا کا رسول ہوگا۔ جب وہ آئے گا تو اس غلطی کو ظاہر کرے گا۔

(88) مولوی عبدالستار اپنی تصنیف اکرام محمدی صفحہ نمبر ۹۴ عبدالستار امام الطائفہ وہابیہ نے لکھا۔ یہ فرزند اپنے نوں آدم ادبوں ذکر سنایا۔ لولاہ لما خلقتک جویں

خدا فرمایا غزل صفحہ نمبر ۲۵۹ : آ چکے سردار عالم رحمۃ اللعالمین جسکی خاطر عرش انبر کو خدانے پیدا کیا۔

فصل پنجم

در بیان اعتراضات وجوہات

سوال: علامہ ملا علی قاری (رحمۃ اللہ علیہ) نے موضات کبیر میں اس حدیث کو موضوع لکھا ہے۔ لہذا یہ حدیث شریف من گھڑت ہے۔ بعض دیوبندی وہابی وغیر مقلد وہابیہ نجدیہ جواب اس اعتراض کے متعدد جوابات ہیں۔

جواب اول: معترض نے موضات کبیر کا مطالعہ کیا ہی نہیں یا پھر دیدہ دانستہ حسب عادت ملا علی قاری (رحمۃ اللہ علیہ) پر بہتان باندھا ہے۔ جیسا کہ ان کے اکابرین میں خلیل احمد انبیٹھوی نے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ پر بہتان باندھا تھا۔ ذیل میں دونوں کتابوں کی عبارتیں اندراج کرتا ہوں تاکہ حق و باطن ظاہر ہو جائے۔

علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری کی موضات کبیر صفحہ نمبر ۱۰۲ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی کی اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

لولاک لما خلقت الافلاک قال الصغانی انه موضوع کذافی الخلاصه لکن معناه صحیح فقدر دی الدیلمی عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما مرفوعاً اتانی جبریل فقال یا محمد لولاک ما خلقت الجنة ولولاک ما خلقت النار وفی روایة ابن عساکر لولاک لما

خلقت الدنیا۔

ترجمہ:لولاک لما خلقت الافلاک صغانی نے کہا یہ موضوع ہے کہ خلاصہ میں ہے (ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری) فرماتے ہیں لیکن اس کا معنی صحیح ہے پس تحقیق دیلمی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ (نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا) کہ میرے پاس حضرت جبرائیل علیٰ نبینا وعلیہ السلام آئے عرض کی یا محمد (ﷺ) (فرمان الٰہی ہے) اگر آپ نہ ہوتے تو میں جنت کو پیدا نہ فرماتا اور اگر آپ نہ ہوتے تو دوزخ کو پیدا نہ کرتا اور ابن عساکر کی روایت میں ہے اگر آپ نہ ہوتے تو میں دنیا کو پیدا نہ کرتا۔

معترض ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ الرحمۃ الباری کا قول اس کا معنی صحیح بھی اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث مرفوعاً بھی اور ابن عساکر کی روایت بھی ہضم کر گیا۔صرف صاغانی کا قول نقل کر کے انتہائی خیانت کا مظاہرہ کیا۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ الرحمۃ مذکورہ عبارت علاوہ شرح الشفا قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ میں خوب وضاحت کے ساتھ اس حدیث شریف کے تحت لکھتے جیسا کہ حوالہ نمبر ۳۴ نمبر ۳۵۔۳۴ میں گذرا۔

دوسری خیانت: خلیل احمد انبیٹھوی نے براہین قاطعہ صفحہ نمبر ۵۱ مطبوعہ کتب خانہ امدادیہ دیوبند یو۔پی انڈیا پر لکھا۔

اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔

(جواب): شیخ محقق عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اصل عبارت ملاحظہ ہو۔ آپ کی تصنیف مدراج النبوۃ صفحہ نمبر ے مکتبہ نوریہ رضویہ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر پاکستان نبی کریم (ﷺ) کی بصر مبارک (نگاہ مبارک) کے ترجمہ میں مفصلاً فرماتے ہوئے آخر میں فرماتے ہیں کہ آپ کی نظر مبارک ایک وقت میں جہات ستہ (یعنی چھ اطراف آگے پیچھے دائیں بائیں اوپر نیچے کو جہات ستہ کہتے ہیں) کو ملاحظہ فرماتی تھیں واللہ اعلم پھر لکھتے ہیں ایں جا اشکال می آرند کہ در بعضی روایات آمدہ است کہ گفت آں حضرت ﷺ کہ من بندہ ام نمیدانم انچہ در پس ایں دیوار است جوابش آنست کہ ایں سخن اصلی ندارد وروائت بداں صحیح نشدہ است (الی آخرہ)۔

ترجمہ: اس جگہ اشکال آتا ہے کہ بعض روایات میں آتا ہے کہ آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ میں بندہ ہوں میں نہیں جانتا جو اس دیوار کے پیچھے ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اس بات کی کوئی اصل نہیں اور جان لو کہ یہ روایت صحیح نہیں۔

دیکھا آپ نے خلیل احمد دیوبندی نے شیخ محقق رحمۃ اللہ کی پہلی اور آخری دونوں عبارت چھوڑ کر درمیان سے ایک جملہ لکھ کر بددیانتی اور شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ پر عظیم بہتان لگایا۔

حالانکہ علامہ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری نے موضوعات کبیر صفحہ نمبر ۱۰۲ مطبوعہ اصح المطالع نور محمد کراچی پر نقل کیا۔ حدیث لولاک موضوع دیکھا لیکن یہ

روایت نہ دیکھی کہ فرمایا ما اعلم ما خلف جداری ھذا قال العسقلانی لا اصل لہ ترجمہ: میں نہیں جانتا جو اس دیوار کے پیچھے ہے امام عسقلانی نے کہا اس حدیث کی کوئی اصل نہیں یعنی من گھڑت ہے۔

لیکن افسوس صد افسوس دیوبندی خلیل احمد کی کھلی بددیانتی۔ جیسا کہ معترض نے کی جواب دوم علامہ القاسی دلائل الخیرات کی شرح مطالع المسیرات میں صاغانی کا قول شرح مشاروق سے نقل فرمایا جیسا کہ حوالہ نمبر ۳ میں گذرا۔

اب غیر مقلد وہابیہ نجدیہ کا اکابرین کی سنتے جایئے۔

مصنف حیات طیبہ محمد اسماعیل کے ترجمہ میں صفحہ نمبر ۳۲۵ پر لکھتا ہے۔

اگر خدانخواستہ وہ پیدا نہ ہوتا (یعنی اسماعیل) تو خبر نہیں مسلمانوں کی کیا حالت ہوتی اور دینِ خدا میں کہاں تک رخنہ ڈالتے۔

(دیکھا آپ نے اسماعیل کی پیدائش ان کے نزدیک)

اور پھر کتاب تقویۃ الایمان جس میں اسماعیل نے انبیاء کرام و اولیاء کرام کی جی بھر کر گستاخیاں کیں۔ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت امام احمد رضا قدس سرہٗ نے اس کی تردید میں الکوکبۃ الشہابیۃ فی کفریات ابی الوہابیہ تحریر فرمائی اور آپ نے اس میں ان کے ستر (70) کفریات بیان فرمائے ہیں۔

علامہ نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مفسر قرآن مجید نے تقویۃ الایمان کی تردید میں لفظ بلفظ تردید فرمائی۔ جس کا نام اطیب البیان فی رد تقویۃ

الایمان ہے۔

کتاب حیات طیبہ صفحہ نمبر ۳۵۲ پر یوں لکھا اگر تقویۃ الایمان نہ ہوتی تو جو اصلاح مسلمانوں کی معاشرانہ زندگی میں ہوئی ہے کبھی نہ ہوتی اور خبر نہیں مسلمانوں پر کتنی آفتیں نازل ہوتی اور کیا کیا غضب الٰہی اُن پر اُترتا۔ جو کچھ روشنی اس وقت ہندوستان میں دکھائی دیتی ہے اور جس سے اسلام اسلام معلوم ہوتا ہے سب اسی ہی کتاب کا صدقہ ہے۔

نعوذ باللہ۔ افسوس صد افسوس۔ قرآن مجید و احادیث کا ذخیرہ کا تذکرہ نہیں کیا بلکہ یہ اہمیت تقویۃ الایمان کو دی۔ پسند اپنی اپنی خیال اپنا اپنا۔

ہاں تو میں حدیث قدسی لو لاک لما خلقت الافلاک. کا بیان کر رہا تھا ضمناً کچھ اور ذکر آ گیا۔ نواب صدیق حسن خاں بھوپالی کا حوالہ نمبر ۸۳/۸۲ پر اور سیرت مصطفےٰ ابراہیم میر سیالکوٹی کا حوالہ نمبر ۸۴ محمد علی شاہ کا حوالہ نمبر ۸۵ امام الطائفہ وحید الزمان کا حوالہ نمبر ۸۶ حوالہ نمبر ۸۷ عبد الستار مدفون فیروز وٹوان کا حوالہ نمبر ۸۸ گذرے انہوں نے بھی لو لاک لما خلقت الافلاک کے تحت اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا لیکن ضد کا علاج ممکن نہیں۔

(شائد کہ تیرے دل میں اُتر جائے)

فصل ششم

در بیان فیوض و برکات حضور سیدنا محدث اعظم نائب اعلیٰ حضرت قبلہ وکعبہ سیدی ومرشدی ابوالفضل محمد سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابدا

آپ کی سوانح حیات کے متعلق سینکڑوں کتب ورسائل شائع ہو چکے ہیں جن کی تفصیل تذکرہ محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ وحیات محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ میں ملاحظہ ہوسکتی ہے۔آپ کے تلامذہ شیخ الحدیث، مفسر قرآن مجید، مفتی، مدرس، مقرر، مناظر سینکڑوں کی تعداد میں ہر علاقے، ہر شہر، ہر قریہ بلکہ بیرون ملک تمام عالم میں خدمت دین کا فریضہ خوش اسلوبی سے ادا کر رہے ہیں بلکہ تعمیر مساجد ومدارس دینیہ میں بھی آپ نے نمایاں خدمات سرانجام دیں۔علاوہ ازیں روحانی فیوض وبرکات سلسلہ قادریہ رضویہ وسلسلہ چشتیہ صابریہ سے ہزاروں تشنگان سے اپنی اپنی پیاس بجھائیں اور یہ سلسلہ بھی آپ کی وساطت سے انشاء اللہ العزیز حضور قبلہ صاحبزادہ محمد فضل رسول زادمجدہٗ سے ہمیشہ جاری وساری رہے گا۔

دورہ حدیث شریف کی خصوصیات: حضور قبلہ محدث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما دورۂ حدیث شریف میں سر مبارک پر عمامہ شریف تن مبارک جبہ شریف میں ملبوس جلوہ افروز ہوئے تشریف لاتے تھیں سلام مسنون کے بعد قصیدہ بردہ شریف کا ورد فرماتے آپ کی آنکھیں مبارک پُرنم ہوتیں ایسا معلوم ہوتا کہ نور کی بارش ہو رہی ہے بعدہ دورہ حدیث شریف فرماتے حدیث شریف کی ایک کتاب کے بعد دوسری شروع

فرماتے تو درمیان میں حضور امام اہل سنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام احمد قدس سرہٗ کی نعتیہ کلام بھی سنتے اور ساتھ مشکل الفاظ کی وضاحت بھی فرماتے۔

طلباء کرام دورہ حدیث کو ضروری ھدایات: فرمایا کرتے کہ دیکھو آپ پر دین کی اہم ذمہ داری ہوگی۔ عنقریب آپ کو دستارِ فضیلت واسناد سے نوازا جائے گا اور تم فارغ التحصیل ہوکر اپنے علاقہ یا جہاں بھی تمہاری تقرری ہو جائے جاؤ گے تو تمہارا مقصد صرف اور صرف دین حقہ کی تبلیغ ہو دنیاوی لالچ نہ ہو اگر تم خلوص سے خدمت اسلام کرو گے تو دیکھنا اللہ ورسول (ﷺ) کی نظر رحمت آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوگی۔ جب اللہ ورسول (ﷺ) کی نظر کرم ہوگی تو کوئی بھی کمی نہیں رہے گی۔ مجالس میلاد شریف ودیگر مجالس وعظ میں حاضری کا موقع ملے تو بانی محافل سے کسی قسم کا معاوضہ وغیرہ مقرر نہ کرنا صرف اللہ اور رسول اللہ (ﷺ) کے ذکر مبارک کی حاضری کی نیت ہو کتنی خوش نصیبی ہے کہ انہوں نے تمہارے لئے کھانا وغیرہ اور ذکر مبارک کے لئے تمہارا انتخاب کیا۔ یہ بھی میرے آقا (ﷺ) کی نظر رحمت ہے۔ پھر سرکار محدث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنا واقع بیان فرمایا کہ کھڑ ریانوالہ کے نزدیک ایک گاؤں والوں نے بار بار اصرار کیا وہاں فقیر کو محفل میلاد شریف میں حاضری کا موقع ملا۔ واپسی پر صبح جلدی روانگی ہوئی تا کہ دورہ حدیث شریف سے دیر نہ ہو۔ بانی محفل نے چپکے سے میری جیب میں کچھ نقدی ڈال دی جو کہ صرف شہر آنے کا کرایہ تھا لیکن بحمد اللہ میرا دل مطمئن تھا کہ وہاں ذکر پاک کی حاضری ہوئی۔ دورہ حدیث

شریف کے اسباق سے فراغت پر ایک حاجی صاحب جو کہ میرے متعلقین میں تھے آئے تو کہنے لگا کہ حضور میری بیٹی کا آج نکاح ہے جو کہ آپ سے ہی پڑھوانا ہوگا۔ براہ مہربانی عرض منظور فرمائیں تو بندہ نے عرض کیا کہ حاجی صاحب میں شادی وغیرہ میں اس لئے نہیں جاتا کہ وہاں غیر شرعی حرکات اور عورتیں بے حجاب ہوتی ہیں کسی اور استاذ کو کہہ دیتا ہوں کہ وہ آپ کے ساتھ جا کر نکاح پڑھا دے گا۔ حاجی صاحب بضد ہوئے کہ نکاح آپ ہی پڑھائیں گے ورنہ میں کسی دیوبندی سے پڑھوالوں گا فرمایا استغفر اللہ کیا حاجی صاحب آپ کے خیال میں یہ ہے تو میں ضرور جاؤنگا لیکن شرط یہ ہے کہ وہاں غیر شرعی حرکات اور بے حجاب عورتیں نہ ہوں تو حاجی صاحب نے پختہ وعدہ کرلیا اُن کے ساتھ جانا ہوا تو حسب وعدہ حاجی صاحب نے ہر قسم کی پابندی کی۔ واپسی پر حاجی صاحب نے میری جیب میں ہاتھ ڈالا گھر آ کر معلوم ہوا کہ وہ مبلغ پانچ صد روپیہ تھا (یہ اس وقت کی بات ہے جبکہ گندم کا نرخ بارہ (۱۲) روپیہ فی من تھا) فرمایا دیکھو وہاں محفل میلاد شریف سے صرف کرایہ ہی ملا۔ اُسی ہی دن میرے آقا و مولیٰ مدینہ کے تاجدار (ﷺ) کی نظر رحمت نے حاجی صاحب کے دل میں میری خدمت کیلئے ڈال دیا کہ جاؤ ان کو نذرانہ پیش کرو اگر میں بانی محفل میلاد شریف کو تنگ کرتا تو وہ آئندہ محفل کا انعقاد بھی نہ کرتا اور علماء کرام سے بدظن ہو جاتا۔ یاد رکھو! ہمیشہ دین کی خدمت کا جذبہ ہو جو کہ علماء پر اہم فریضہ ہے۔

طلباء پر شفقت: اکثر فرمایا کرتے کہ طلباء سے پیار کیا کرو۔ ماں، باپ، بہن

، بھائیوں اور گھروں کو چھوڑ کر صرف دین کی تعلیم کے لئے آئے ہوئے ہیں انشاء العزیز مستقبل میں تعلیم دین سے بہرہ ور ہو کر عالم دین بنیں گے۔ یہ خود بھی خوش قسمت اور ان کے والدین بھی خوش قسمت ان کے معلمین بھی خوش قسمت ہیں پہلے دن داخلہ لینے والے طلباء کو مولانا کہہ کر مخاطب فرماتے اگر کسی طالب علم سے غلطی سرزد ہوتی تو نازیبا الفاظ استعمال نہ کرتے بلکہ صرف یوں فرماتے ارے بندۂ خدا ایسا نہیں کرتے یا ایسا کیوں ہوا اور فرماتے کہ بازار میں بلا ضرورت گھومنا اچھا نہیں ضرورت پر جاؤ لیکن دیکھنا بازار میں ننگے سر نہیں جانا بلکہ سر پر ٹوپی یا رومال ضرور ہونا چاہئے۔

کرامات: علامہ میانوالی سے مولانا غلام فرید ہمارے ہم سبق اور ہمارے ہی ساتھ فارغ التحصیل ہوئے تھے۔ آپ کے وصال شریف کے بعد پہلے عرس مبارک پر ملاقات ہوئی تو حلفاً بیان کیا۔ میں نے بھی حضور محدث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بیعت کی تھی۔ سرکار کی نظر ولائت سے بہت بڑے گناہ سے تائب ہوا کہ میں ایک گنونے جرم کا ارتکاب کرنے والا ہی تھا کہ عین موقع پر مجھے سیدی محدث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آواز سنائی دی ہوش کر دشرم کرو میں خوف زدہ ہو کر ادھر ادھر دیکھا بعدہٗ پھر ارادہ جرم ہوا تو میرے شانوں کے درمیان زوردار تھپڑ پڑا اور آواز آئی بچ جاؤ ہٹ جاؤ بس پھر کیا تھا سارا جنون جاتا رہا اور میرے جسم پر کپکپی سی طاری ہوگئی کافی دیر روتا رہا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ میرے پیر ومرشد نے مجھے جرم عظیم سے بچالیا۔

دوسری کرامت: میرے برادر حقیقی مولانا ابوالصوفی رحمت علی چشتی صابری جن کی وساطت سے مجھے اور میرے بھانجے مولانا ابوالمقبول غلام رسول صابری کو جامعہ رضویہ میں داخلہ کی سعادت حاصل ہوئی۔ فرماتے ہیں کہ حضور محدث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کرامت وفراست دیکھی تھی کسی کتاب یا رسالہ میں ذکر کر دیتا کہ میں اکثر حزب الاحناف مرکزی دارالعلوم لاہور جایا کرتا تو بعد از نماز فجر سید احمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قرآن مجید کا درس دیا کرتے تھے یہاں جامعہ رضویہ حاضری ہوئی تو دل میں خیال آیا کہ یہاں بعد از نماز فجر درس قرآن مجید نہیں دیا جاتا۔ اسی خیال میں محدث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں حاضر تھا نور فراست سے میرے دل کے ارادہ کو جان کر مجھے مخاطب کر کے فرمایا مولانا الحمد للہ آج تک میں نے بغیر مطالعہ درس حدیث شریف نہیں دیا رات کو مطالعہ کرتا ہوں صبح دورہ حدیث شریف ہوتا ہے بعد از نماز ظہر فتاویٰ نویسی اور بعد از نماز عصر ملاقاتی احباب سے واسطہ ہوتا ہے بدیں وجہ درس قرآن مجید کی حاضری کی سعادت حاصل نہیں ہو سکتی۔

تیسری کرامت: گوجرانوالہ سے مولانا ابوداؤد محمد صادق مجاہد اہل سنت پاسبان مسلک امام احمد رضا قدس سرہٗ سید محدث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حاضری کیلئے تشریف لائے بعد از نماز عصر واپسی کی اجازت لی اور فرمایا مولانا ابھی ٹھہرو کچھ دیر بعد پھر اجازت چاہی تو فرمایا ٹھہرو۔ معاً عرض کی کہ آخری بس تو نکل جائے گی۔ کافی دیر بعد فرمایا الحمد للہ ہاں اب جا سکتے ہو۔ ایک طالب علم کو فرمایا کہ مولانا کے ساتھ جا کر

لاری اڈہ چھوڑ آؤ۔ لاری اڈہ اس وقت کچہری بازار کے باہر جہاں حبیب بنک کی بلند وبالا بلڈنگ ہے وہاں تھا لاری تو نکل چکی تھی غالباً مولانا بذریعہ ٹرین گوجرانوالہ پہنچے۔ دوسرے دن معلوم ہوا کہ جس لاری پر مولانا نے روانہ ہونا تھا اسے راستہ میں حادثہ ہوا کافی نقصان بھی ہوا اور سواریوں کو بہت زیادہ چوٹیں بھی آئیں۔ سیدی محدث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر بصیرت سے مولانا بفضل تعالیٰ اس حادثہ سے محفوظ رہے اور گوجرانوالہ بھی پہنچ گئے۔ نبی کریم رؤف رحیم (ﷺ) کا فرمان اتقوا بفراسة المومن فانه بنظر بنور الله ۔کہ مومن کی فراست سے بچو وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔

تقویٰ: علاقہ جھنگ سے ایک رئیس آدمی حاضر ہوا۔ دورہ حدیث کے بعد عرض کرتا ہے کہ میرا کسی پارٹی سے جھگڑا چل رہا ہے۔ ہم فریقین نے آپ کو ثالث مقرر کیا ہے ساتھ ہی پانچصد روپیہ پیش کرتے ہوئے عرض کی میرا خیال فرمائیں سید محدث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو گیا اور فرمایا کہ تم لوگ علماء کو کیا سمجھتے ہو کہ وہ دنیاوی عدالتوں کی طرح رشوت لیتے ہیں۔ نکل جاؤ یہاں سے رئیس آدمی نے ہاتھ جوڑ کر بار بار معافی مانگی۔ اتنے میں دوسری پارٹی بھی آ گئی فرمایا جاؤ اپنے مسئلہ کو لکھ کر دونوں فریقین دستخط کر کے لاؤ۔ جب سوال پیش ہوا شرعی احکام کے مطابق پہلے آدمی کے حق میں فیصلہ ہوا۔ تو اس نے عرض کی حضور اب یہ پانچ صد روپے مدرسہ کے ہی خرچ و اخراجات کیلئے قبول فرمالیں فرمایا اب مدرسہ کیلئے بھی نہیں لوں گا۔ پھر کسی موقعہ

پڑھ کر مدرسہ کے دفتر میں جمع کروا کر رسید حاصل کر لینا۔

دورہ حدیث کے طلباء کو نصیحت: ایسے ہی ضلع جھنگ سے ایک بڑا زمیندار شرعی مسئلہ کے سلسلہ میں حاضر ہوا۔ آپ کو دیکھتے ہی پنجابی زبان میں یوں کہا ایہہ تے دین دا قبہ بیٹھا ہویا اے (یعنی بہت بڑا دین کا عالم) مسئلہ پوچھ کر واپس ہوا تو طلباء کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا ارے دین کا قبہ کیا ہوتا ہے دیکھا آپ نے سیدھے سادے لوگ اپنی پنجابی زبان میں اپنی عقیدت کا اظہار یوں بھی کر دیتے ہیں۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ لوگوں کو ہر قسم کے لوگوں سے واسطہ ہو گا لیکن کسی سادہ گفتگو سے رنجیدہ دل نہیں ہونا بلکہ محبت و پیار سے پیش آنا۔

تلفظ کی اصلاح: میرے بڑے بھائی ابوالصوفی رحمت علی چشتی صابری علاقہ منڈی چشتیاں شریف خطابت وامامت کے سلسلہ میں متعین تھے۔ بذریعہ خط وکتابت مجھے بار بار اپنے ہاں آنے کو کہا سید محدث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حضور حاضر ہوا عرض کی مجھے ایک ہفتہ کی رخصت عطا فرمائیں۔ وہاں بھائی سے ملنے جانا ہے۔ فرمایا ایک ہفتہ تو بہت زیادہ ہے تمہارے اسباق ضائع ہوں گے۔ تین دن کی رخصت پر جا سکتے ہو معاً فرمایا کہ کرایہ کتنا خرچ ہوتا ہے۔ میں نے عرض کی پانچ چار روپیہ فرمایا پانچ چار تو نو روپیہ ہوتے ہیں بلکہ یوں کہو چار یا پانچ اور ساتھ دس روپے عطا فرمائے کہ یہ دونوں طرف کا کرایہ ہے جلدی واپس آنا آج کل وہاں جانے آنے کا کرایہ تقریباً چھ سات صد روپیہ ہے۔

ذرہ نوازی: جملہ تلاندہ سے پوری محبت وشفقت سے پیش آتے ہر طالب علم کے ذہن میں یہی ہوتا کہ سیدی محدث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجھ سے ہی زیادہ محبت فرماتے ہیں۔قاری غلام نبی صاحب جو کہ آپ کے گاؤں کے تھے صرف ان کو گھر جانے کی اجازت تھی ہمارا حجرہ بھی سرکار کے حجرہ شریف کے بیرونی دروازہ کے ساتھ ہی تھا گاہے بگاہے بازار سے ضرورت کی اشیاء لانے کی خدمت کا موقع مل جاتا تھا اور کئی دفعہ فخر المشائخ صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی کو کمیٹی والہ سکول بیگ اُٹھا کر چھوڑنے کی بھی سعادت حاصل ہوتی رہی اور حضور قبلہ محدث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سر مبارک پر تیل مالش کی سعادت بھی حاصل ہوتی رہی۔فارغ التحصیل ہوتے ہی فقیر پُر تقصیر کے استدعا پر سیدی محدث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی بیعت میں لے کر اپنے غلاموں میں شامل فرمایا۔

سنی رضوی مرکزی جامع مسجد کا سنگ بنیاد بھی اپنے دست مبارک سے رکھا اور پہلی چھت کا لنٹر بیم بھرنے میں فقیر کو جملہ طلباء کے معیت میں تعمیر مسجد کی خدمت کا موقع ملا

انجمن فدایان رسول (ﷺ) کا قیام: سید محدث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی زندگی میں ہی انجمن فدایان رسول (ﷺ) کو تشکیل دیا۔انجمن کا صدر محترم ومکرم حافظ محمد شفیع رضوی کو مقرر فرمایا۔آج تک بفضلہٖ تعالیٰ انجمن آپ کی صدارت میں پوری محنت سے سنی رضوی مرکزی جامع جامع مسجد کی تعمیر وتکمیل ودیگر محافل ذکر کا اہتمام کرتے آئے ہیں یہ بھی آپ کی نظر کامل کا ثمرہ ہے۔

صاحبزادگان کی دینی وروحانی وسیاسی خدمات:(۱) خلف اکبر فخر المشائخ قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی سجادہ نشین دربار عالیہ و مہتمم مرکزی سنی رضوی جامع مسجد کی سعی بلیغ سے بلند وبالا عمارت مسجد و دربار شریف پایہ تکمیل ہوئی اور درجہ حفظ کے طلباء کیلئے دربار شریف پر اہتمام فرمایا اور غریب ونادار عوام کیلئے فری ڈسپنسری کا قیام بھی فرمایا تحریک نظام مصطفےٰ (ﷺ) میں بھرپور حصہ لیا۔ ماضی قریب میں حضور قبلہ پیر طریقت صاحبزادہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے چنیوٹ کے قریب اسلامک یونیورسٹی جامعہ محدث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بہت بڑا منصوبہ جو کہ حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اشارہ کے مطابق تقریباً 5 کروڑ روپیہ زر کثیر اپنی جیب مبارک سے ہی مکمل فرمایا۔ انشاء اللہ العزیز جامعہ محدث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تا قیام قیامت دین وملت کی تعمیر فرماتا رہے گا۔

(۲) خلف الرشید حضور صاحبزادہ غازی محمد فضل احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپکی نرینہ اولاد نہ تھی۔ روحانی سلسلہ کے شیخ طریقت بھی تھے آپ نے گلستان کالونی میں مدرسۃ البنات کا اجراء فرمایا۔ انتقال کے بعد آپ کی نیک اختر دختر پوری جانفشانی سے اپنے والد مرحوم کا دینی مشن جاری وساری رکھے ہوئے ہے۔

(۳) مجاہد ملت شیر اہل سنت محرک تحریک نظام مصطفےٰ (ﷺ) حضور صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم زاد مجدہٗ آپ ہی مرکزی دار العلوم جامعہ رضویہ مظہر الاسلام قائم کردہ حضور سیدی محدث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مہتمم ہیں اور دار العلوم کو نئے سرے

سے جدید تقاضوں کے مطابق تعمیر فرمایا۔ اُسی شان وشوکت سے عرس محدث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے موقع پر سینکڑوں علماء کرام فارغ التحصیل ہوکر دین حقہ کی تبلیغ وخدمات میں مصروف عمل ہوتے ہیں۔

شاہی مسجد کوزمین دوز اور وسیع فرمایا اور مقدس حجرہ خاص سیدی محدث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کوبھی مسجد شریف میں شامل فرمادیا۔ آپ ہی کی ہمت وتدبر سے ٹوبہ ٹیک سنگھ (دارالاسلام) میں سنی کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ یہ عظیم اجتماع مسلک حق اہل سنت وجماعت کی طاقت کا مظہر ثابت ہوا۔

سیاسی خدمات صاحبزادہ حاجی فضل کریم زادمجدہٗ سیاسی میدان میں بحمداللہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ دو دفعہ صوبائی اسمبلی کے ممبر کی حیثیت سے وزیر اوقاف مذہبی اُمور کی خدمات پر مامور رہے اور دو دفعہ قومی اسمبلی کے رُکن منتخب ہوئے یہ بھی قبلہ محدث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر کرم کا نتیجہ ہے۔

ملک وملت کو دہشت گردی کے بڑھتے ہوئے خطرات کے پیش نظر حضور قبلہ صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم زادمجدہٗ نے 17 مئی 2009ء کو اسلام آباد کل پاکستان مشائخ وعلماء کنونشن منعقد فرمایا۔ جس میں ملک بھر کے مشائخ وعلماء کرام کے خطاب کے بعد آپ نے خطاب فرمایا کہ پاکستان مشائخ وعلماء اہل سنت نے بنایا اور یہ حضرات ہم سب ملکر پاکستان کو ہر خطرات سے بچا بھی سکتے ہیں اور حفاظت کرنا بھی جانتے ہیں۔ انشاء اللہ یہ کنونشن استحکام پاکستان تاریخ پاکستان میں سنگ میل ثابت

ہوگا جو کہ آپ کی جرات مندہ قیادت کا ثمرہ ہے۔

آپ کے لخت جگر حضرت علامہ حامد رضا زادعلمہ دین سے فراغت پا کر اپنے جدامجد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مشن جاری رکھے ہوئے ہیں۔اُمید واثق ہے کہ آپ علمی مسند حضور قبلہ محدث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اُجاگر فرمائیں گے۔

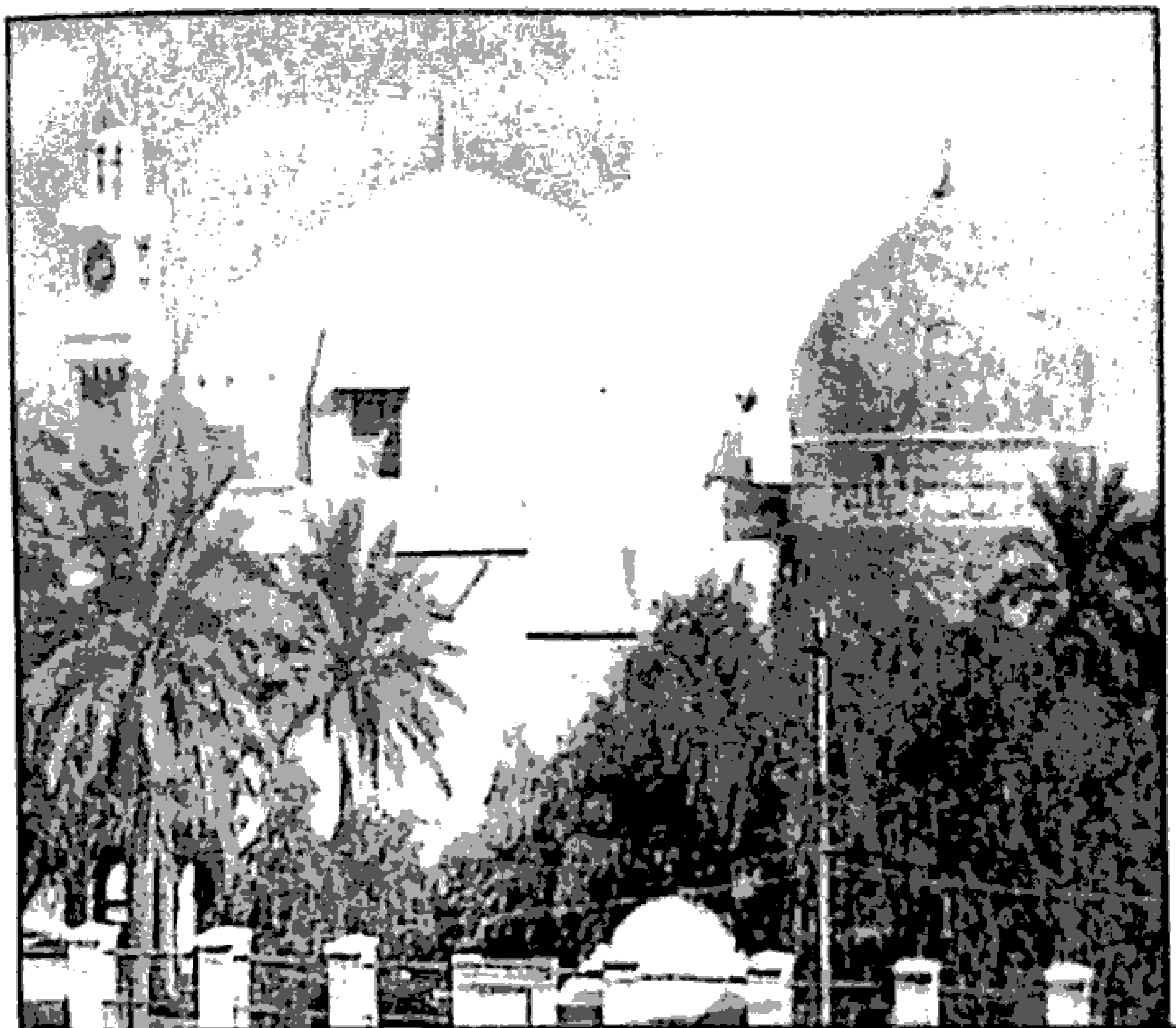
دُعا ہے کہ یہ گلستان محدث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تا قیامت قائم ودائم رہے آپ کی غلامی ونسبت کی بدولت میرا خاتم ایمان پر فرمائے اور خدا آباد رکھے یہ چمن سیدی محدث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا۔آمین ثم آمین

نیازمند وطالب دُعا

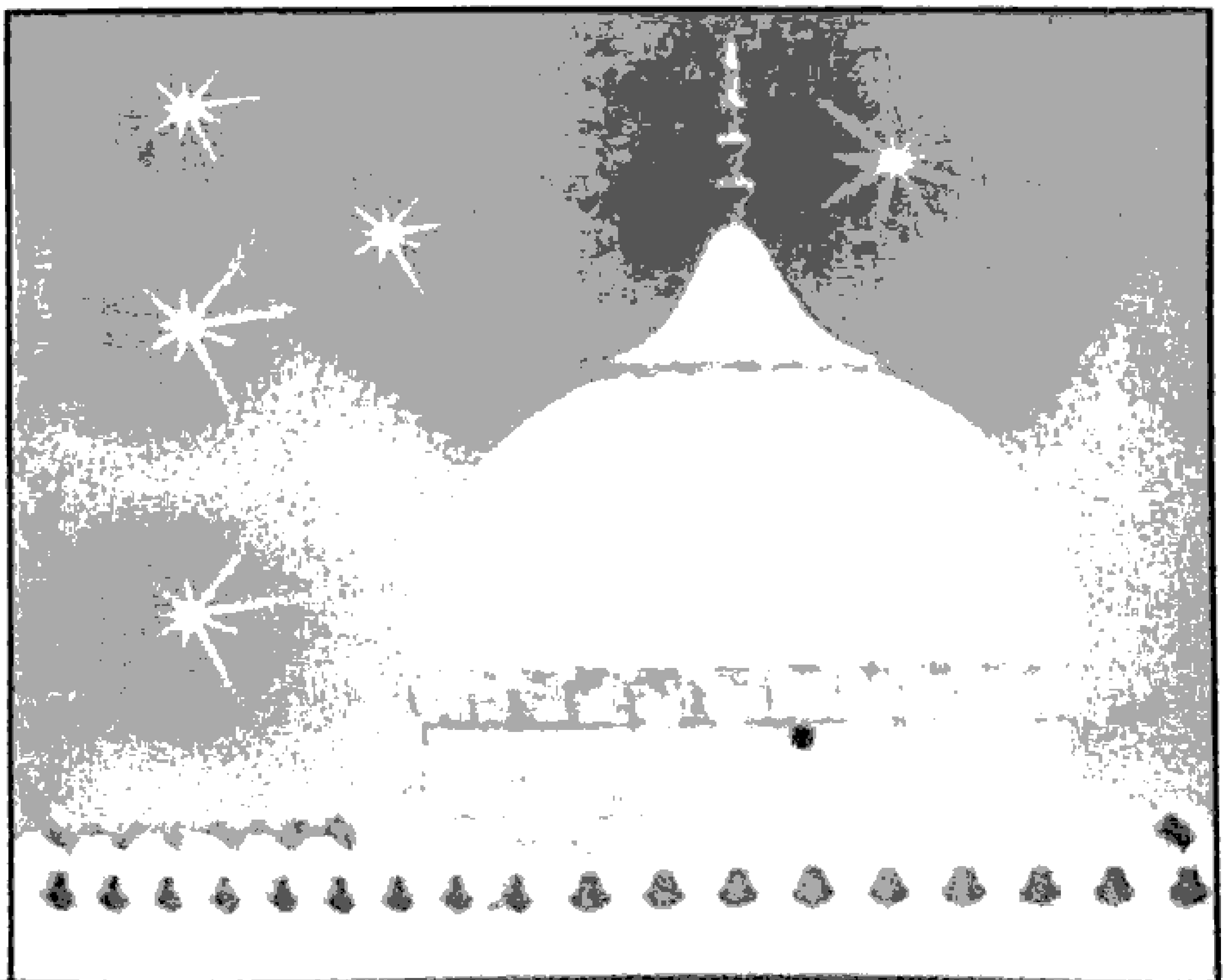
الفقیر ابوالطاہر محمد شفیع قادری رضوی عفی عنہ،

خطیب سنی رضوی مرکزی جامع مسجد

اڈا پنواں ضلع ننکانہ صاحب



روضہ پُر انوار سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ



روضہ پُر انوار سیدنا محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ